صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 08 ستمبر 2020ء بمطابق 19 محرم الحرام 1442 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحمٰنُ O عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ O خَلَقَ الْاِنْسَانَ O عَلَّمَهُ الْبَیانَ O اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ O وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ O اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ O وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ O وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ O فِیْهَا فَاکِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔ اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیم۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ 'کوئسچنز آور': کوئسچن نمبر 7042، محترمہ شاہدہ صاحبہ۔
نہیں ہیں جی، نہیں، پوائنٹ آف آرڈر نہیں، پہلے کوئسچنز آور پہلے آرڈر آف دی ڈے کو ہم کمپلیٹ کریں گے پھر اور جو چیزیں ہیں۔ شاہدہ صاحبہ نہیں ہیں، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 6973، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 6973 _ جناب عنایت اللہ: کیاوزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا میں رائٹ ٹوپبلک سروسز ایکٹ 2014 کا قانون پاس ہوا ہے؛
(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو اس قانون کے نفاذ کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں، نیز مذکورہ ایکٹ کے تحت کتنے لوگوں کو ریلیف ملا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وزیر اعلیٰ (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔
(ب) صوبائی اسمبلی نے آر ٹی ایس کا قانون 2014 میں پاس کیا جس کے تحت رائٹ ٹوپبلک سروسز کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ کمیشن کے لئے صوبائی ہیڈ کوارٹر اور ضلعی دفاتر کا کام ابتدائی آیام میں GPP-PCNA (Governance Policy Project Post Crises Need Assessment) کے تعاون سے عارضی طور پر شروع کیا گیا اور ساتھ ساتھ محکمہ انتظامیہ کی مشاورت سے عملہ کی بھرتی کے اقدامات شروع کئے گئے۔ بوجہ قانونی و دفتری ضروریات مثلاً اشتہار کے پی ایٹا ٹیسٹ اور دیگر امور کی تکمیل کرتے ہوئے ستمبر 2016 میں عملہ کی تعیناتی مکمل ہوئی۔ اس وقت 25 اضلاع میں سے 14 اضلاع میں ڈی ایم او (ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسر) اور 8 اضلاع میں Interns کے ذریعے خدمات کی نگرانی کی جارہی ہے، ہر ضلع میں ایک ڈی ایم او اور ایک اسسٹنٹ کی منظوری دی جا چکی ہے۔
(ii) خالی آسامیوں پر بھرتی کے لئے دوبارہ اشتہار بذریعہ کے پی ایٹا دیا گیا کارروائی نگران حکومت اور الیکشن کی پابندیوں کی وجہ سے بھرتیوں میں تاخیر ہوئی، تاہم خالی آسامیوں پر انٹرویوز مکمل ہو چکے ہیں۔
2۔ کمیشن نے 2014 میں 6 خدمات کی نگرانی کے کام سے آغاز کیا۔ جو کہ 2019 میں 23 خدمات تک بڑھائی ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

3۔ کسی بھی خدمت کی منظوری کے لئے متعلقہ محکمہ سے مشاورت، اخبارات میں تشہیر اور حکومت کی منظوری درکار ہوتی ہے۔ کمیشن نے مزید خدمات کی شمولیت کا عمل تقریباً مکمل کر لیا ہے جس کے لئے اخبار میں وقتاً فوقتاً اشتہارات دیئے ہیں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) ان خدمات کی شمولیت سے کل خدمات کی تعداد اب 23 ہے۔

4۔آر ٹی ایس کمیشن کے نفاذ کے لئے 2018 میں ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

(i) کمیشن کے رولز میں ترمیم کے لئے سمری کی منظوری ہو چکی ہے۔

(ii) کمیشن کے کام کو بہتر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل ریگولیشنز پاس کئے گئے ہیں۔

KP, RTPS Conduct of Business Regulation, 2018،اس کا مقصد کمیشن کے کام، شکایات کے ازالے اور اپیل کی جلد نمٹانے میں بہتری لانا ہے۔

(ب) کمیشن کے جملہ عملہ کو ایڈہاک /کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا ہے جس کے لئے قانونی شکل دینے کے لئے RTPS, Terms and Condition of Service Regulation, 2018 پاس کر دیا گیا ہے۔

(ج) یہ بھی محسوس کیا گیا ہے کہ ضلع میں ایک نئے اور نسبتاً جونیئر آفیسر زیادہ موثر نہیں ہو سکتے، لہذا ضلعی اور ڈویژن کی سطح پر انتظامی کمیٹیوں کی منظوری لی گئی۔ ضلعی کمیٹی کے سربراہ ڈپٹی کمشنر اور ڈویژنل کمیٹی کی سربراہی متعلقہ کمشنر کر رہے ہیں۔ ضلعی کمیٹی میں جملہ متعلقہ افسران شامل ہیں۔ جبکہ ڈویژنل کمیٹی میں کمشنر ڈی سی، ممبر اور Officer Nominated by Divisional Commissioners بطور سیکرٹریز شامل ہیں۔ ان کمیٹیوں میں مزید افسران بھی شامل کئے جا سکتے ہیں۔ ان کمیٹیوں کو قانونی شکل دینے کے لئے کمیشن نے حکومت سٹیرنگ کمیٹی کے Regulations کے نفاذ کو Notify کیا ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) F/A ضلع دویژنل کمیٹیوں کے متعدد اجلاس ہو چکے ہیں جس میں کمشنرز اور چیف کمیشنر نے بھی شرکت کی ہے اور خدمات کی نگرانی اور قانون کی نفاذ میں مزید بہتری آئی ہے۔

5۔ یہ محسوس کیا گیا ہے کہ کمیشن کو ڈویژنل اور ضلعی سطح پر کل وقتی رابطہ کے لئے ضلعی، ڈویژنل اور صوبائی محکمانہ سطح پر Focal Persons کی ضرورت ہے کیونکہ مجاز افسران دیگر مصروفیت کی وجہ سے

ہمہ وقت دستیاب نہیں ہو سکتے۔ لہذا تمام اضلاع، ڈویژنز اور متعلقہ صوبائی محکمہ جات کے توسط سے Focal Persons مقرر کر دیئے گئے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) F/A۔

6۔ دفاتر کا قیام: کمیشن کے عملہ کو آغاز میں ڈی سی کے دفتر میں دیگر عملہ کے ساتھ جگہ فراہم کی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے عوام کو رسائی اور معلومات حاصل کرنے میں دشواری کا سامنا تھا اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈی سی کے تعاون سے کمیشن کے لئے علیحدہ دفاتر کا قیام میں لایا گیا۔

7۔ عوامی سہولت مرکز کا قیام: GPP-KP (Governance Policy Project-KP) کے تعاون سے تین اضلاع لکی مروت، مردان اور مانسہرہ میں CFC (Citizen Facilitation Center) تشکیل دیئے گئے ہیں جن میں عوام کو RTS قانون خدمات کی آگاہی دی جا چکی ہے اس کے ساتھ ہی تمام اضلاع میں ڈی سی اور اے سی صاحبان کی سربراہی میں ضلعی و تحصیل رسائی فورمز کے قیام GPP-KP کے تعاون سے قائم کئے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے عوامی رابطہ موثر ہونے کے ساتھ ساتھ معلومات کی سہولت بھی دستیاب ہو رہی ہے۔ جس اضلاع میں ان فورمز کا قیام عمل لایا گیا ہے۔ ان میں مقامی حکومتوں کے منتخب نمائندے، مشران، خواتین و اقلیت شامل ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) F/E تاکہ عوام کو خدمات کی آگاہی، قانون کا نفاذ اور خدمات کی نگرانی موثر طریقے سے ہو سکے۔

8۔ عملہ کی تربیت: جملہ سٹاف نیا بھرتی کیا گیا ہے کمیشن کے قیام کے مقاصد اور کام کی نوعیت بذات خود پاکستان میں پہلا تجربہ ہے۔ لہذا عملہ کی دو بار پشاور اور ایبٹ آباد میں تربیتی ورکشاپ منعقد کی گئی ہے۔ اور ایک عدد تربیتی کتابچے ورلڈ بینک کے تعاون سے (Administration Public Services) اور (Strategic Action Plan) تحریر کئے گئے ہے۔ جو کہ ویب سائٹ پر موجود ہیں۔

9۔ UAN-1800 عوام کی سہولت کی خاطر عام موبائل کے ذریعے رسائی کو ممکن بنانے کے لئے UAN-1800 کا افتتاح جناب شوکت یوسفزئی وزیر اطلاعات نے فروری 2019 میں کیا اور چند ہی دن بعد محترم وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایات کے مطابق UAN-1800 کی سہولت وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کو بھی مہیا کر دی گئی اور ساتھ ٹرینڈ سٹاف (GPP-KP(Governance and Policy Project Khyber Pakhtunkhwa) کے تعاون سے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کو مہیا کیا گیا تاکہ عوام کی رسائی وزیر اعلیٰ ہاؤس تک ممکن ہو کر بروقت شکایات کا ازالہ ہو سکے۔ اسی سہولت کی بدولت جون 2019 سے اگست 2020 تک کل 928 شکایات کا ازالہ کیا گیا۔۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) -COVID

(F/F)-19 کی وجہ سے مارچ سے جون 2020 تک شکایات اور ازالہ میں کمی آئی ہے جو کہ اب رفتہ رفتہ بڑھ رہی ہے۔

11۔ کمیشن اپنی نوعیت کا ایک نیا ادارہ ہے۔ لہذا عوام میں اور متعلقہ محکموں میں آگاہی کے لئے ایک حکمت عملی تیار کی گئی ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

(i) ایک لاکھ اوپن لیٹر۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) (F/G) برائے سینیٹرز MPA,s/MNA,s ضلعی افسران اور منتخب مقامی حکومتوں کے نمائندے۔

(ii) اشتہارات۔

(iii) ڈسٹرکٹ بورڈز۔

(iv) Brochures۔

(v) جملہ اضلاع میں لوکل لیول پر آگاہی مہم کا آغاز

(vi) DSC s (District and Divisional Steering Committees) کا ماہانہ اجلاس۔

(vii) ضلعی و تحصیل رسائی فورمز کا انعقاد۔

12۔ بروقت، شفاف اور معیاری خدمات کی عدم فراہمی کی صورت میں سائل متعلقہ ضلع میں موجود جائے اپیل سے رابطہ کرنے کا مجاز ہے۔ ازالہ نہ ہونے کی صورت میں چیف کمشنر آر ٹی ایس کمیشن کو حتمی اپیل کی جا سکتی ہے۔

13۔ ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ عوام کو تاخیر کی صورت میں بھی جائے اپیل یا چیف کمشنر RTS Commission سے رابطہ نہیں کر سکتے۔ لہذا اس مشکل کو حل کرنے کئے کمیشن کے جملہ DMOs اضلاع کی سطح پر مجاز بنایا ہے۔ کہ وہ کمیشن کی طرف سے بھی اپیل اور شکایات سائلین سے ضلعی سطح پر وصول کر کے آر ٹی آیس کمیشن کو ارسال کر دیں۔ قانون کے مطابق کسی بھی شکایت کی صورت میں RTS Act کے شق نمبر 19 اور 24 کے مطابق متعلقہ محکموں کو ہدایات جاری کرنے کا مجاز ہے۔

14۔ قانون کے نفاذ اور خدمات کی نگرانی کی سالانہ کارکردگی کی یہ رپورٹ ظاہر کر رہی ہے کہ خدمات کی نگرانی کی وجہ سے بروقت فراہمی میں بہتری آئی ہے اور 95.729 فی صد خدمات بروقت مہیا کی جا رہی ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) (F/H 2014-2020) ۔

15۔ بیرون ملک سے تعلق رکھنے والے خیبر پختونخوا کے عوام کے سہولت کے لئے Overseas Pakistanis Foundation سے MoU لیا گیا ہے تاکہ بیرون ملک کے عوام کی شکایات کے ازالہ اور راہنمائی کی جا سکے۔ جون 2019 سے 213 کل شکایات موصول ہو چکی ہیں۔ جس میں سے 140 شکایات کا ازالہ ہو چکا ہے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) F/1۔

16۔ پاکستان سٹیزن پورٹل PMDU سے Rights لئے گئے ہیں تاکہ اس کے ذریعے بھی کمیشن خدمات مہیا کر سکے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) F/J۔

17۔ ضلعی ہیڈ کوارٹر کی سطح پر کمیشن شکایات کا ازالہ اور راہنمائی کر رہا ہے کل 4187 شکایات میں سے 4179 کا ازالہ ہو چکا ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) F/K۔ Statistical Analysis سے ظاہر ہوتا ہے کہ کمیشن کے قیام سے خدمات کی فراہمی میں بہتری آئی ہے۔ جو کہ 95.729 فی صد خدمات بروقت فراہم کی گئیں ہیں 2014-2020 F/H) (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) ۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں نے رائیٹ ٹو پبلک سروسز ایکٹ کے حوالے سے سوال کیا تھا جو کہ 2014 میں پاس ہوا ہے اور میں یہ جاننا چاہتا تھا کہ اس کی Implementation ہوئی ہے کہ نہیں ہوئی ہے؟ رائیٹ ٹو سروسز ایکٹ کے اندر جو اقدامات لینے تھے اور اس کے لئے سٹاف بھرتی کرنا تھا اور پھر میں نے آگے یہ پوچھا ہے کہ لوگوں کو کتنا ریلیف ملا ہے؟ تو 2014 میں یہ Establish ہوا ہے اور 2020 تک انہوں نے جو پرفارمنس کی ڈیٹیل دی ہوئی ہے اس میں جو کمپلینٹس Dispose off ہوئی ہیں اور جو جس پہ ایکشن ہوا ہے تو سچی بات یہ ہے کہ بہت زیادہ کم ہیں، یعنی اس میں سروسز جو شامل ہیں، وہ سروسز بھی بڑی معمولی نیچر کی سروسز شامل ہیں اور وہ اپنے ڈیپارٹمنٹل لیول پہ بھی Dispose off ہو سکتی ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب یہ بتائیں کہ اس پہ ابھی تک 2014 سے 2020 تک اس کے Establishment Charges کیا ہیں، یعنی کتنے پیسے اس پہ حکومت کے خرچ ہو رہے ہیں؟ اور کمپلینٹس انہوں نے جو Dispose off کی ہیں، ابھی تک اس کی تعداد کیا ہے، ٹوٹل کمپلینٹس 2019 میں کتنی Dispose off کیں اور 2020 میں، اور Collectively کتنی کمپلینٹس جو ہیں انہوں نے Dispose off کی ہیں، Resolve کئے ہیں انہوں نے لوگوں کے مسائل، کیا جو کمپلینٹس اس ڈیپارٹمنٹ، یہ جو ادارہ ہے، اس نے Dispose off

کئے ہیں، کیا وہ اس پہ جو خرچہ آرہا ہے، اس خرچے کے برابر ہیں، یہ خرچہ Justify کرتا ہے کہ اتنا خرچہ اس پہ ہو رہا ہے؟ میں اس کے ذریعے سے مطلب ایک یہ ڈیبیٹ جنریٹ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو ہم ادارے Establish کر رہے ہیں، اس کی پرفارمنس کے حوالے سے بھی سوالات ہوں اور ہم دیکھیں کہ اس کو ہم Improve کر سکتے ہیں کہ نہیں کر سکتے ہیں؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل لاء منسٹر۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر، جیسا کہ عنایت اللہ صاحب نے خود بھی فرما دیا ہے اپنے سپلیمنٹری کوسچن میں کہ جو سوال انہوں نے کیا ہے، دو حصے ہیں اس کے، تو ایک بہت ڈیٹیل قسم کا جواب رائیٹ ٹو پبلک سروسز کمیشن کی طرف سے محکمہ انتظامیہ کی طرف سے وہ آیا ہے، اس کی تفصیل میں، ظاہر ہے وہ In writing تمام ممبران کے پاس بھی موجود ہے اور عنایت اللہ صاحب کے پاس بھی موجود ہے اور انہوں نے پڑھا ہوا بھی ہے تو اس کی تفصیل میں جائے بغیر کہ 2014 کے بعد کیا ہوا ہے؟ یعنی میں تین چار موٹے موٹے پوائنٹس بتا دیتا ہوں کہ کس طرح پہلے یہ ایک پراجیکٹ کی شکل میں اس نے کام شروع کیا، اس کے بعد اب یہ 25 اضلاع جو ہیں، وہاں پہ ڈی ایم اوز ابھی کام کر رہے ہیں، باقی جو آٹھ اضلاع میں ابھی ڈی ایم اوز نہیں ہیں تو وہ جناب سپیکر، وہ ضم شدہ اضلاع ہیں تو اس میں بھی عنقریب وہاں پہ بھی ڈی ایم اوز ڈسٹرکٹ مانیٹرنگ آفیسرز آجائیں گے۔ اس نے جناب سپیکر، اس نے 6 خدمات سے سٹارٹ لیا اس کمیشن نے اور اس وقت یہ 23 خدمات اس کے زمرے میں آتے ہیں اور اس کے لئے ایک پروسیجر ہے، اس میں ایڈورٹائزمنٹ کرنا پڑتی ہے، ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ بیٹھنا پڑتا ہے اور اس کو اور بھی وسیع کرنے کا، آگے اس کے اوپر کمیشن کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ سر، جو رولز اور ریگولیشنز بنے ہیں اس کی بھی ساری ڈیٹیلز دی گئی ہیں، یہ بھی کہا ہے کہ جہاں جہاں مشکلات پیش آئیں یعنی ڈی سیز کے ساتھ، چونکہ ان کے اوپر کام کا پریشر زیادہ ہوتا ہے تو ان کے ساتھ اگر ہم رابطہ اس طریقے سے نہ رکھ سکے تو وہاں پر فوکل پرسن ابھی اپوائنٹ ہو گئے ہیں، ان کے ساتھ رابطہ رہتا ہے، دفاتر قائم ہو گئے ہیں Citizens Facilitation Centers قائم ہو گئے ہیں، عملے کی تربیت شروع ہے اس وقت اور ہو بھی گئے ہیں بہت Universal Access No. 1800 جو ہے وہ Establish ہو گیا ہے جی۔ اس کے علاوہ جو اس میں اس کی جو ایڈورٹائزمنٹ ہے یا اس کے بارے میں جو Awareness ہے لوگوں میں پیدا کرنے کے لئے، اس کے لئے اقدامات یعنی اشتہارات، جو Elected Members ہیں، ان کے ساتھ

اور دیگر چار پانچ جو Activities ہیں وہ کی گئی ہیں۔ اب سر، میں آخر میں جو انہوں نے Interaction ایک دو چیزیں یہاں پر اٹھائی ہیں کہ کتنی کمپلینٹس اس میں آئی ہیں، کتنی کمپلینٹس ان کے اوپر وہ نمٹا دی گئیں اور ایک دوسرا انہوں نے پوچھا کہ اس کے اوپر خرچہ ابھی تک کتنا آیا ہے؟ تو سر، کمپلینٹس کا تو اگر عنایت اللہ صاحب بالکل End میں اس کا جواب پڑھیں تو وہاں پر تو اس کی ساری ڈیٹیلز دی گئی ہیں کہ 4 ہزار 187 کمپلینٹس آئی ہیں اور ان میں سے 4179 وہ نمٹا بھی دی گئی ہیں تو یہ تو 95.7 پرسنٹ اس کے نمٹانے کا ریٹ ہے، تو میرے خیال میں جو چیزیں اچھی ہو رہی ہیں، اگر رائیٹ ٹو پبلک سروسز کمیشن اگر اچھا کام کر رہا ہے، 95 پرسنٹ سے اوپر انہوں نے کمپلینٹس نمٹا دی ہیں تو میرے خیال میں They should be appreciated اور ہمیشہ، تو Obviously, as public representative ہمارا تو کام یہی ہوتا ہے کہ خامیوں کو ہم ڈھونڈیں لیکن کبھی کبھار اگر کوئی ڈیپارٹمنٹ اچھا کام کر لیتا ہے تو میرے خیال میں اس کو Appreciate بھی کرنا چاہئیے کہ انہوں نے ایک اچھا کام کیا ہے۔ جو خرچے کا انہوں نے کہا ہے، چونکہ سر، یہ بالکل ایک الگ تھلگ سوال ہے جو اس کے دونوں حصوں میں اس کا اوریجنل سوال ہے، اس میں کہیں پہ انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ کتنا خرچہ آیا ہے؟ تو میں ان سے یہی ریکویسٹ کروں گا کہ دو طریقے ہو سکتے ہیں، یا تو رائیٹ ٹو پبلک سروسز کا جو کمیشن ہے، ان کے لوگ یہاں پہ بیٹھے ہیں، یا تو میں ان سے کہہ دیتا ہوں، 2014 سے ابھی تک یہ میں نے جتنی Activities بتائی ہیں، ان ساروں کے اوپر جتنا خرچہ آیا ہے تو میں ان کو ان سے ڈیٹیلز منگوا کے ان کو دے دیتا ہوں ورنہ اگر وہ اچھا سمجھتے ہیں سر، تو نیا سوال پھر جمع کر دیں، جس طرح بھی ان کو مناسب لگتا ہے، خرچے کی ڈیٹیل ہم دے سکتے ہیں، اس میں تھی نہیں اس لئے نیا سوال ہوگا جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: دیکھئے منسٹر صاحب کی بات درست ہے کہ جو خرچے کی میں نے تفصیل مانگی ہے، وہ نیا فریش کوسچن ہے لیکن میں نے وہ سوچ سمجھ کے پوچھا ہے کیونکہ جو میں نے یہ سوال پوچھا ہے کہ اس نے اب تک اسٹیبلشمنٹ کے بعد کتنی کمپلینٹس کی Disposal کی ہے؟ تو End میں ان کی ٹوٹل کمپلینٹس جو ان کو Receive ہوئی ہیں چار پانچ سالوں کے دوران، تو 4187 کمپلینٹس ہیں، ظاہر ہے جو انہوں نے دی ہوئی ہے، وہ دو سالوں کی Backup ادھر دی ہوئی ہے وہ بہت کم ہے، یعنی Backup اگر یہ دیکھیں تو فارن کمپلینٹس انہوں نے 270 receive کی ہیں 213 receive کی ہیں، 140

کمپلینٹس Around کے 400 کوئی 2019 کے دوران کوئی Resolve ہوئی ہیں اور ایک جگہ پہ کوئی 2019 کے دوران کوئی 400 کے Around کمپلینٹس Receive کی ہیں اور 2020 کے دوران کوئی 700 پلس کمپلینٹس Receive کی ہیں۔ اب جناب سپیکر صاحب، میں ایک سوال منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک بہت بڑا ادارہ بنا ہے، بہت بڑی Hope اور امید کے ساتھ بنا تھا اور میں اس کا حصہ تھا، میں اس پہ سچی بات یہ ہے کہ میں Appreciate کرتا ہوں، میں اس کا حصہ تھا، I was part of this full process لیکن وہ پورے صوبے کے اندر اتنی کمپلینٹس ایک چھوٹے سے ادارے کو بھی مل جاتی ہیں، یعنی آپ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو دیکھیں تو لوکل گورنمنٹ کو اس سے زیادہ کمپلینٹس ملیں گی، لوکل گورنمنٹ کی ایک سیکشن کو دیکھیں، اس سے زیادہ کمپلینٹس ملیں گے وہ میری بات کو سمجھ گئے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ 'انڈر پرفارم' کر رہے ہیں اور اس کی پرفارمنس کی بہت بڑی گنجائش موجود ہے اس لئے میں تو یہ چاہوں گا کہ اس کو اسمبلی کے اندر سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کی جائے اور سٹینڈنگ کمیٹی میں اس پہ Presentation دی جائے اور Pre performance audit کیا جائے تاکہ اس کی پرفارمنس بہتر ہو جائے، یعنی میں تو سچی بات ہے اسی کے لئے کر رہا ہوں کہ اس کی پرفامنس بہتر ہو، میں اس ادارے کا مخالف نہیں ہوں، میں اس کو Appreciate کرتا ہوں لیکن میرا خیال ہے کہ جو ان کا جواب آیا ہے تو منسٹر صاحب کو یہ ایڈمٹ کرنا پڑے گا کہ یہ 'انڈر پرفارم' کر رہا ہے اور اس کی پرفارمنس میں بہت زیادہ بہتری کی گنجائش موجود ہے اور حکومت اس کے لئے Steps لے کہ اس کو مزید بہتر بنائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب، کہتے ہیں کمیٹی کو ریفر کریں۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ Appreciate کرنا چاہیئے، اگر ممبر زاتنی انٹرسٹ لیتے ہیں ایک ادارے میں لیکن ابھی اگر کمپلینٹس کم آئی ہیں تو میرے خیال میں وہ تو، ابھی وہ اگر سمجھتے ہیں کہ کمپلینٹس زیادہ آنی چاہئیں تو وہ تو اگر ان کے پاس 4179 کمپلینٹس آئی ہیں، انہوں نے تو 95.5 پرسنٹ ان کو حل بھی کروا دیا ہے تو اگر وہ سمجھتے ہیں کہ کمپلینٹس زیادہ آنی چاہیئے تھیں تو وہ تو خیر ان کی اپنی وہ ہے، میرے خیال میں اگر کم ہیں تو اچھی بات ہے، کمپلینٹس کم ہیں لیکن سر، میں ضرور یہ اگر مسائل کم ہیں اور کمپلینٹس کم آرہی ہیں تو ان کو خوش ہونا چاہیئے، اگر وہ چاہتے ہیں کہ مسائل زیادہ ہوں اور زیادہ کمپلینٹس ہوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: مطلب یہ کہ ادارے پرفارم کر رہے ہیں اور کمپلینٹس کم ہیں، اس کا یہ مطلب ہوا۔

وزیر قانون: تو سر، یہ تو میں نے پرفارمنس، یہ تو کہہ رہے ہیں 'انڈر پرفارم' کر رہے ہیں 'انڈر پرفارم' تو بالکل بھی نہیں کر رہے، اگر کمپلینٹس پہنچ رہی ہیں، ان کا 95 پرسنٹ Disposal ہو رہا ہے لیکن میرے خیال میں ان کا نکتہ یہ ہے کہ کمپلینٹس جمع کرنے کا طریقہ کار، ہو سکتا ہے اس میں بہتری کی گنجائش ہو کہ یہ ساری کمپلینٹس نہیں پہنچ پا رہی ہیں، تو سر، میں بالکل ادھر کوئی، یہاں پر کوئی ضد یا انا کی بات نہیں ہے، اگر وہ سمجھتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں، سٹینڈنگ کمیٹیوں کا کام ہی یہی ہے سر، اس کے اندر ہم بیٹھ کے اس کے اوپر تجاویز دے سکتے ہیں، بحث کر سکتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ کو تو بھیج دیں، بے شک وہاں پر بھیج دیں، ڈسکس کر لیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 6973 may be referred to the concerned Standing Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 6973 is referred to the concerned Committee. Janab Inayatullah Khan Sahib, Question No. 6970.

* _ 6970 Mr. Inayatullah: Will the Minister for Social Welfare state that:

(a) Who selected the Chairperson of BOG of Zamung Kor and what special qualification the Chairperson has to deserve the said position, please provide detail;
(b) What privileges the Chairperson have, please provide the details?

Mr. Hashaam Inamullah Khan (Minister for Social Welfare): The Khyber Pakhtunkhwa Child Protection and Welfare Rules, 2016. Section 32 (4), the Chairperson shall be elected by the non-official member through voting from amongst themselves.

Qualification Notification No. SO.(III) (SWD) 14-48/Amendments/2018/PC/661-702, dated 04-04-2019 (copy attached), qualifications for members are:

(a) Be a bonafide resident of the Province;
(b) Not be more than sixty five (65) years of age;
(c) Have at least master degree from a recognized university and at least five years experience in a

Public or Private Sector Institute or agency dealing with the issues connected with protection and welfare of children; and

(d) Not be employed in a government or Semi Government organization.

Under Children Protection and Welfare Rules, 2016, Section 33 (7): "No remuneration or Honoraria shall be given to the Chairperson and members of the Committee".

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، اس پہ تو جو جواب انہوں نے دیا ہے وہ تو میں نے چیک کیا ہے، وہ جواب تو ٹھیک ہے، درست ہے۔ اس سے پہلے اس ادارے کے حوالے سے میرے دو تین اور سوالات تھے اور میں Remind کرانا چاہتا ہوں، تھوڑا اسمبلی کے ریکارڈ کو چیک کرلیں، وہ اس ادارے کی پرفارمنس کے حوالے سے میں پوچھنا چاہتا تھا، میں نے پورے سیریز آف کوئسچنز اس ادارے کے اوپر کئے ہیں کیونکہ اس کی اسٹیبلشمنٹ کے اوپر بہت زیادہ کاسٹ آئی ہے، خرچہ آیا ہے، یہ بہت بڑی Facility ہے لیکن سچی بات یہ ہے کہ اس طرح پرفارم نہیں کر رہا ہے، تو میں نے اس پہ ریکویسٹ کی تھی کہ تھوڑا اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر ڈسکس کیا جائے، وہ کوئسچنز سٹینڈگ کمیٹی کو ریفر ہوئے تھے، آپ نے بھی ریفر کئے تھے، ایوان نے بھی، اس میں کوئی ایک میٹنگ بھی نہیں ہو سکی ہے، میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں ضمنی طور پہ کہ ریکارڈ چیک کیا جائے کہ وہ کوئسچنز اگر سٹینڈنگ کمیٹی میں ریفر ہوئے ہیں اور سٹینڈنگ کمیٹی کی اس پہ میٹنگز نہیں ہوئی ہیں تو کیا اس پہ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگز بلائی جائیں گی؟ اور اس پہ کام بہت پہلے مطلب کوئی سات آٹھ مہینے پہلے اس کے سیریز آف کوئسچنز تھے تو اس میں دو کوئسچنز اس کے آئے تھے۔

جناب سپیکر: تو یہ تو سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کو یہ میٹنگ کال کرنی چاہیئے جس میں یہ کوئسچنز گئے ہوئے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: تو میں پوچھ رہا ہوں، منسٹر صاحب کو معلوم ہوگا کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر ڈسکس ہوئے ہیں کہ نہیں؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، جناب ہشام انعام اللہ صاحب۔

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر برائے سماجی بہبود): تھینک یو جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ معزز ممبر صاحب نے ابھی بات کی تھی، مجھے تو Criteria کا پتہ تھا کہ Criteria کا انہوں نے پوچھا ہے کہ جو چیئرمین ہے، 'زمونبر کور' کا یہ کیسے منتخب ہوتا ہے؟ تو ابھی انہوں نے یہ سٹینڈنگ کمیٹی کی بات کی

ہےI will make sure کہWe follow up on it اوران کے جو تحفظات ہیں وہ سٹینڈنگ کمیٹی میں ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ٹھیک ہے عنایت صاحب؟

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 7122، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 7122 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر سوشل ویلفئیر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مختلف محکموں میں معذور افراد کے لئے مخصوص کوٹہ پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے جرمانہ وصول کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ جرمانوں کا استعمال کیا ہے اور ٹوٹل اب تک کتنے جرمانے اور کن محکموں سے وصول کئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر برائے سماجی بہبود): (الف) مختلف محکموں میں معذور افراد کے لئے مخصوص کوٹہ پر عمل درآمد نہ ہونے کی وجہ سے 7000 روپے ماہانہ فی آسامی کے حساب سے Remittance وصول کیا جاتا ہے۔

(ب) وصول شدہ رقم (Remittance) کا استعمال قانون کے مطابق معذور افراد کی فلاح و بہبود اور ان کے لئے امدادی اشیاء کی فراہمی پر خرچ کیا جاتا ہے۔ مختلف محکموں کو خطوط کے ذریعے آگاہ کیا گیا ہے لیکن اب تک کسی محکمے نے کوئی Remittance جمع نہیں کیا۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب، میں نے معذور افراد کے کوٹے کے متعلق کوئسچن کیا تھا کہ اکثر ہمارے کوئسچنز لوگوں کے آتے رہتے ہیں کہ مخصوص کوٹے پر آسامیاں خالی ہیں، تو جو نہیں ہوتے ان کوٹوں پر تو ان کے لئے ان کا جواب ہے کہ سات ہزار فی آسامی کے حساب سے Monthly انہوں نے Remittance جمع کرانا ہوتا ہے لیکن یہ دوسرے پارٹ میں ان کا جو جواب ہے وہ بہت ہی افسوسناک ہے کہ ابھی تک یہ Remittances کسی ڈیپارٹمنٹ نے جمع نہیں کئے ہیں، انہوں نے صرف لیٹر بھیجے ہیں لیکن ابھی تک یہ Remittances کسی نے بھی جمع نہیں کئے ہیں، یہ رقم معذوروں کی فلاح و بہبود پر خرچ ہونی تھی تو اس کے بارے میں مجھے اس کی تفصیل بھی نہیں دی گئی کہ یہ کون کونسے

ڈیپارٹمنٹس ہیں جنھوں نے اس کوٹے پر عمل درآمد نہیں کیا جن کے ذمے یہ رقم لاگو ہے، اس رقم کی تفصیل ملنی چاہیئے، یہ کون کونسے ڈیپارٹمنٹس ہیں جنھوں نے یہ رقم دینی ہے؟

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> سپیکر صاحب۔

<u>میاں نثار گل:</u> سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے آپ کر لیں پھر حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> سپیکر صاحب! میرا یہ پوچھنا ہے کہ آیا محکمے نے خطوط لکھے ہیں تو اب محکمہ نے مزید کیا اقدامات کئے؟ آیا صرف خطوط لکھ کر بس وہ خاموش بیٹھ کر ان کا انتظار کر رہا ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی نثار گل صاحب، سپلیمنٹری پلیز۔

<u>میاں نثار گل:</u> سپیکر صاحب، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آبادی کے لحاظ سے معذور افراد کا کوٹہ غالباً دو پرسنٹ ہے اور یہ لوگ آپ کو پتہ ہے کہ کوئی اور روزگار بھی نہیں کر سکتے، میرا اس پر ضمنی سوال ہے کہ حکومت اگر اس کوٹے کو بڑھا لے دو پرسنٹ سے چار پانچ پرسنٹ پر، پھر اس میں میرے خیال میں ان کے لئے بھی کچھ نہ کچھ ہو گا، روزگار کے ذرائع آئیں گے اور ساتھ ساتھ ان کے مسائل بھی حل ہونگے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر فار سوشل ویلفیئر، ہشام انعام اللہ خان۔

<u>وزیر برائے سماجی بہبود:</u> یہ جناب سپیکر صاحب، ان کی جو بات ہے بالکل، وہ بالکل ٹھیک ہے، یہ جتنے ڈیپارٹمنٹس میں جتنی Vacancies ایڈورٹائز ہوتی ہیں اس کا دو پرسنٹ کوٹہ Disable افراد کو دینا چاہیئے اور ان کو میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ جو معزز ہمارے چیف منسٹر صاحب ہیں، انہوں نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ اس کو بڑھایا جائے گا پانچ پرسنٹ تک اور ان شاء اللہ اس پر بھی کام ہو رہا ہے۔ جو ڈیپارٹمنٹ اس کوٹے پر کوئی عمل نہیں کرتا اور جتنی ویکنسیز Disable افراد کے لئے وہاں پر ہونی چاہئیں اگر وہ ویکنسیز ان Disable افراد کو نہ دیں تو فی آسامی سات ہزار روپے ماہانہ ان کو دینا پڑے گا، یہ Remittance جو ہے یہ کافی وقت سے ہمیں نہیں ملا اور اتفاق کی بات ہے کہ انہوں نے یہ سوال بھی ابھی اٹھایا ہے اور We are following up on it with all the departments, unfortunately ڈیپارٹمنٹس کی طرف سے کوئی ریسپانس ابھی تک نہیں آیا لیکن ان شاء اللہ In the next cabinet meeting میں یہ سوچ رہا ہوں، کیونکہ وہاں پر سارے منسٹر صاحبان بھی ہونگے، چیف منسٹر صاحب بھی ہونگے، میں

ان کو یہ ریکویسٹ کروں کہ جو ہمارے Remaining remittances ہیں وہ بھی ہمیں دیئے جائیں اور اس کے بعد اس پالیسی پر Strictly عمل کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب، Remittance is not that much important، فائن کرنا یا جرمانہ، Important چیز یہ ہے کہ یہ Ensure کرائیں کہ یہ جو کوٹہ ہے کہ اس کو Observe کریں کہ لوگوں کو روزگار ملے، پہلے ہی وہ Special people ہم ان کو کہتے ہیں اور اس کے لئے میں سمجھتا ہوں آپ کو Through Cabinet لیجسلیشن لانی چاہیئے، یہ سات ہزار تو کم از کم پچاس ہزار کریں، پھر کوئی بھی آفیسر ان کے کوٹے کو ہضم نہیں کرے گا تاکہ جو معذور افراد ہیں ان کو نوکریاں مل سکیں، سات ہزار آپ کی ریکوری نہیں ہوتی تو جب آپ پچاس ہزار کر کے ساتھ کچھ اور بھی Penalty ڈالیں جو اس کی سروس کو Affect کر رہی ہو تو ان شاء اللہ یہ پھر Ensure ہو جائے گا، اس پر ہمیں ضرور سوچنا چاہیئے، یہ ہمارے معاشرے کا حصہ ہیں اور ہم ان کے لئے جو بھی کر سکتے ہیں ہمیں کرنا چاہیئے، This is my suggestion

<u>وزیر برائے سماجی بہبود</u>: جی جناب سپیکر صاحب، ان شاء اللہ ہماری یہی کوشش ہے اور ہم اس پر Follow up کریں گے کہ یہ جتنی بھی یہ Remittance ہے اس کو بڑھایا بھی جائے پہلے سے یہ Ensure کریں گے کہ Disabled افراد کو ان کے مطابق Job opportunities دیئے جائیں لیکن اگر خدانخواستہ اس کے علاوہ بھی اس پر عمل نہ کیا جائے تو At least اگر یہ فنڈز ہمیں ملیں تو اس پر ہم Income generating sources create کر سکتے ہیں ان کے لئے جس سے وہ خود آمدن کما سکتے ہیں لیکن جیسے آپ نے کہا ان شاء اللہ ہم اس پر پوری کوشش کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو کیبنیٹ میں ڈسکس کریں Because actually legislation ہو جائے ایک دفعہ فائن بڑھادیں اور ساتھ اس آفیسر کو ٹرانسفر ہی کر دیں تو بھی وہ سیدھے ہو جائیں گے اور معذور افراد کو ان کا کوٹہ ملنا شروع ہو جائے گا۔ جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جناب، میری تو التجاء ہے کہ یہ کمیٹی میں ریفر کریں کہ ہمیں بھی معلوم ہو کہ یہ کتنے، ہمیں لسٹ کا پتہ چلے کہ کتنے معذور افراد ابھی رہتے ہیں ان کی آسامیاں اور یہ جو رقم، Remittance کی بات ہے، یہ بھی ان کی ویلفیئر پر خرچ ہونی ہے تو اگر کمیٹی سے بھی سفارشات جائیں گی کیبنیٹ میں تو یہ اچھی بات ہو گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ جو لیجسلیشن والی بات ہوئی ہے، یہی اس کا حل ہے، اب سات ہزار جرمانہ اس بات پر کر دینا کہ معذور افراد کو نوکری نہیں ملی، اس کو نوکری ملنی چاہئیے تاکہ اس کا Future safe and secure ہو جائے، تو اس کے لئے کیبنٹ کو بھی اور اس ہاؤس کو کام کرنا چاہئیے۔

محترمہ حمیرا خاتون: ٹھیک ہے جی، پہلی Priority تو نوکری کی ہے، اگر نہیں ہے تو یہ جو دوسرے جو فلاح و بہبود والے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، لفظ ہونا ہی نہیں چاہئیے، Question is this, when the government has decided that the two percent quota for the special people تو۔۔۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: تو یہ Surety دیں، منسٹر صاحب نے یہ خود اناؤنس کیا کہ 5 پرسنٹ تو 5 پرسنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، اس کو آپ نے Ensure کرانا ہے 2 پرسنٹ کوٹے کو This is the responsibility of your department اور یہ فائن کو بڑھائیں اور پھر ہمیں بتائیں کچھ وقت میں کہ آپ اس کے اوپر ڈیپارٹمنٹ کے تھرو یا کیبنیٹ کے تھرو کیا کر سکتے ہیں، ان کی نوکریاں ہمیں چاہئیں، روزگار چاہئیے۔ جی نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: سر، میں نے جو بات کی تھی کہ اس کوٹے کو 2 پرسنٹ سے بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ اس کا اعلان ہوا ہے، ورکنگ ہو رہی ہے۔

میاں نثار گل: نہیں، منسٹر صاحب نے کہہ دیا کہ اس پر کام ہو رہا ہے تو کام کو جلدی ہونا چاہئیے کیونکہ جتنا بھی جلد ہو سکے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب، 2 پرسنٹ بھی Ensure ہو جائے تو بڑے لوگ بھرتی ہو جائیں گے، تو یہ ڈیپارٹمنٹس جو ہیں یہ زیادتی کر رہے ہیں۔

میاں نثار گل: سر، بہت سے معذور افراد آپ نے ایبٹ آباد میں دیکھے ہونگے، جگہ جگہ ہیں۔

جناب سپیکر: ایسا ہی ہے۔

میاں نثار گل: ان کا کچھ بھی روزگار نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک کہتے ہیں آپ۔

میاں نثار گل: ان کو اپنا حق ملنا چاہئیے۔

جناب سپیکر: بالکل صحیح کہتے ہیں۔کوئسچن نمبر 7174، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 7174 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ رواں مالی سال 2019-20 کے لئے اراکین صوبائی اسمبلی کو ترقیاتی فنڈز جاری کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران جن جن ممبران کو ترقیاتی فنڈز جاری کئے گئے ہیں اس کی حلقہ اور ممبر وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ عرصہ کے دوران صوبے میں ضم شدہ (سابقہ قبائلی) اضلاع کے ممبران کو فی ممبر کتنے ترقیاتی فنڈز جاری کئے گئے ہیں، ہر ممبر کو جاری شدہ فنڈز کی الگ الگ مالیت بتائی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): جی نہیں، روالی مالی سال 2019-20 کے لئے اراکین صوبائی اسمبلی کو کوئی ترقیاتی فنڈز جاری نہیں کئے گئے، فنڈز ان منصوبوں کو دیئے گئے ہیں جو اے ڈی پی 2019-20 میں صوبائی اسمبلی نے منظور کئے یا دوسرے منصوبے غیر اے ڈی پی جو مجاز اتھارٹی نے منظور کئے۔

(ب) ایضاً

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب، میرے سوال کے ساتھ تو یہ مسئلہ ہوا ہے کہ یہ میں نے جو سوال پوچھا تھا، یہ تھا مالی سال 2019-20 میں، میں نے یہ سوال پوچھا تھا جبکہ جواب جو آیا ہے وہ ہے 2020-21 کا، اس کا بھی یہ تیسرا مہینہ گزر رہا ہے اور دوسری اس میں اہم بات یہ ہے کہ میں نے یہاں پر ان سے پوچھا تھا کہ کن کن ممبران کو کتنے کتنے فنڈز کس ضلع میں ملے ہیں، اس کی مجھے تفصیل فراہم کی جائے؟ اب اسی میں جو جواب آیا ہے، اس میں یہ تو کسی حد تک مانا گیا ہے کہ اس میں فنڈز تو دیئے گئے ہیں لیکن اب یہ ناموں کا نہیں پتہ چل رہا، تو اصل میں اس سوال میں مقصد یہی تھا کہ یہ پتہ چل جائے کہ جیسے ہمیں بھی ملا ہے، میں یہ نہیں کہہ رہی اس میں محکمے نے حکومت کو بھی جو ہے تھوڑا سا اس کو یعنی اس میں ڈال دیا ہے، اس میں Totally جواب غلط ہے یہ غلط اس لئے ہے کہ ہمیں بھی فنڈ ملا ہے، مجھے فنڈ ملا ہے، میں نے استعمال کیا ہے، تو آیا کیوں اس کی لسٹ فراہم نہیں ہو سکتی؟

Mr. Speaker: Ji, Law Minister Sahib, respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، یہ-----

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سر، یہ جو 20-2019 کی اے ڈی پی میں منصوبوں کے لئے فنڈز دیئے گئے ہیں، میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے، کیا جو منصوبے منظور ہوئے ہیں، چاہے وہ ہزارہ سے ہیں یا پشاور سے ہیں، کیا ان کو برابری کی سطح پر فنڈ دیا گیا ہے یا منظور نظر منصوبوں کو زیادہ فنڈ دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، دو پوائنٹس کو ریسپانڈ کرنا یہاں پر ضروری ہے، ایک تو آنربیل ممبر حمیرا خاتون صاحبہ نے جو سوال کیا ہے کہ اس میں وہ ڈیٹیل نہیں ہے کہ کس ممبر کو یا کس حلقے کو کتنے فنڈز دیئے گئے ہیں؟ تو سر، میری ریکویسٹ یہی ہے کہ چونکہ اس کے اوپر بہت زیادہ تنازعات اور Disputes اور عدالتی Disputes اور حکومت کے اندر اس کے اوپر بحث مباحثے اور یہ سارا پراسیس جب کمپلیٹ ہوا تو ایک وقت تھا جناب سپیکر، جب سی ایم ڈائریکٹوز ایشوز ہوتے تھے اور سیدھا ایک ممبر By name اس کے لئے فنڈز ایشو ہوتے تھے، پہلے سے چلا آ رہا ہے یہ سلسلہ اس حکومت میں نہیں، پہلے بھی، لیکن جب یہ عدالتوں میں کیسز گئے اور اس کے بعد عدالتوں کی طرف سے احکامات بھی آئے اور یہاں پر حکومت کے اندر بھی اس کے اندر کیبنٹ کی سطح پر بھی ڈسکشن ہوئی تو پھر پی اینڈ ڈیپارٹمنٹ نے عدالتی احکامات کی روشنی میں گائیڈ لائن اور رولز بنائے اور اس میں سے وہ چیز وہ Discretionary جو ایک ممبر کے نام پر وہ فنڈز ریلیز ہوتے ہیں، وہ چیز ابھی Illegal بھی ہے، چونکہ وہ ہو بھی نہیں سکتی ہے تو اس لئے یہ 20-2019 میں انہوں نے جو سوال پوچھا ہے کہ ممبران کو کتنے فنڈز ملے ہیں؟ یہ فنانس منسٹر صاحب بھی آ گئے ہیں۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر وزیر خزانہ، جناب تیمور سلیم جھگڑا ایوان میں تشریف لے آئے)

وزیر قانون: تو یہ میرے خیال میں سوال ٹھیک نہیں ہے، اگر یہ سوال پوچھ لیتی کہ کس ڈسٹرکٹ کو کتنے پیسے ملے ہیں یا کتنی سکیمز ملی ہیں یا کتنا فنڈ ملا ہے؟ کیونکہ ابھی تو وہ Illegal ہے کہ کسی ممبر کو By name آپ فنڈ دیں یہ گائیڈ لائن کے خلاف بھی ہے اور عدالتی فیصلوں کے خلاف بھی ہے، تو اس لئے وہ ڈیٹیلز یہاں پر چونکہ ہیں نہیں تو وہ ڈیپارٹمنٹ نے دی نہیں ہیں۔ میرے خیال میں میرا تو ان کو مشورہ یہی ہوگا کہ وہ ایک نیا سوال، اگر وہ یہ ڈیٹیلز چاہتی ہیں تو وہ یونین کونسل کی سطح پر اور ڈسٹرکٹ کی سطح پر اگر ڈیٹیلز مانگیں تو وہ زیادہ بہتر ہوگا۔ دوسرا سر، نلوٹھا صاحب نے ایک ضمنی سوال پوچھا ہے کہ یہ کوئی زیادہ جو 'فیورٹ' حلقے ہیں، وہاں پر ہی زیادہ پیسے دیئے گئے ہیں، سر، اے ڈی پی یہی اسمبلی پاس کرتی ہے، Annual development، اے ڈی پی جو ہے وہ اسی اسمبلی سے پاس ہوتی ہے اور اسی اسمبلی میں وہ Approved

ہوتی ہے اور ایلوکیشن بھی اس کے اندر Mentioned ہوتی ہے، یہ نہیں ہوتا ہے کہ ایلوکیشن بعد میں کی جاتی ہے، اگر ایک سکیم کی پوری کاسٹ بھی ہوتی ہے، اس کے اندر پھر اس کی ایلوکیشن بھی ہوتی ہے اور وہی ایلوکیشن اور وہی کاسٹ اس اسمبلی سے سارے ممبران، آپ سب نے اور ہم نے اس کو پاس کیا ہے، تو اس میں ایسی کوئی Discrimination کی بات نہیں ہے، رہ گئی بات سر، ریلیز کی، تو ہر Quarter میں ریلیز ہوتی ہے، یہ پہلا Quarter ابھی، مثلاً ابھی اس سال کا پہلے Quarter کی 25 پرسنٹ ریلیز ہوئی ہے اور فنانس ڈیپارٹمنٹ مجھے پتہ ہے کہ انہوں نے Across the board وہ Quarter پرسنٹ ہر ایک سیکٹر میں دے دیا ہے تاکہ کام شروع ہو۔ آخری سر، میں فنانس منسٹر صاحب آگئے ہیں باقی وہ Handle کریں گے ان سوالات کو، آخر میں یہ ضرور بات کرنا چاہونگا کہ چیف منسٹر صاحب کی ایک Expressed instruction کے اوپر، اس دن ہم ایک میٹنگ میں بیٹھے ہوئے تھے، فنانس منسٹر صاحب بھی تھے کہ اس دفعہ ہم فوکس کر رہے ہیں Ongoing schemes کے اوپر، Ongoing schemes کی Completions کے اوپر، دوسرا یہ جو پراسیس ہوتا ہے نا سر، جو شروع ہوتا ہے اے ڈی پی کے پاس ہونے سے، اور پھر پی سی ون اور پھر ڈی ڈی ڈبلیو پی اور پھر پی ڈی ڈبلیو پی اور پھر Administrative approval اور پھر ٹینڈر، تو 31 اکتوبر کی سر، آخری سی ایم صاحب نے ڈیڈ لائن دی ہے کہ 31 اکتوبر تک ساری سکیمز Approve کروائیں، ان کے ٹینڈرز پھر لگوائیں تاکہ ان کے اوپر ریلیز ٹائم پر ہوں اور ان کے اوپر کام ہو سکے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> تھینک یو مسٹر سپیکر۔ یہ ابھی سلطان محمد صاحب نے یہ فرمایا، حوالہ دیا سپریم کورٹ کی Judgment کا، ایک Judgment جو اس پر ہے وہ 2016/331 ہے اور یہ سابق ایکس پرائم منسٹر پرویز اشرف صاحب کا کیس ہے اس میں اور دوسرا ابھی یہ ہمارے جو اکرم درانی صاحب کی Judgment ہے، میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ اس Judgment میں تو یہ لکھا گیا ہے کہ آپ تمام ایم پی ایز سے، ان کی جو ڈیمانڈز ہیں، جو ان کے پرابلمز ہیں، جو ان کے ترقیاتی کام ان کے حلقوں کی ضرورت ہوتی ہے تو آپ ان سے لیں گے اور آپ اس کو پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو بھیجیں گے، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ پھر کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ کر اس کو دیکھے گا کہ آیا یہ فیزیبل ہے یا نہیں ہے؟ تو آپ نے مطلب ہے اس 20-2019 اور 21-2020 میں آیا آپ نے کن کن ایم پی ایز سے یہ ڈیمانڈ کی ہے، کن

کن ایم پی ایز سے آپ نے لی ہے؟ ہم سے تو کسی نے نہیں لی ہے، تو کیا یہ Violation نہیں ہے، کیا مطلب ہے یہ ان دونوں Judgments کی Violation نہیں ہے، Is it not amounting to contempt of the court? کیونکہ اس میں سر، اس میں بالکل ڈائریکٹ یہ لکھا گیا ہے کہ آپ یہ اپنی Discretion کو استعمال نہیں کر سکتے، نہ چیف منسٹر کر سکتا ہے، نہ پرائم منسٹر کر سکتا ہے، نہ Notable، یہ بھی لکھا گیا ہے کہ کوئی نہیں کر سکتا۔ دوسرا اس میں یہ لکھا ہے کہ آپ کسی ایم این اے کو فنڈ نہیں دے سکتے، آپ کسی پارٹی کے عہدیدار کو فنڈ نہیں دے سکتے، یہ صرف ایم پی اے کو آپ دے سکتے ہیں، اس کے حلقے کے بارے میں دے سکتے ہیں اور اس پر ایک قانون سازی ہو چکی تھی، In the year 1989 جس کی ڈیڈک کمیٹی ہوتی ہے، اس کو آپ دینگے، تو یہ سارے Violation کرتے ہیں، اس Judgment کو انہوں نے Implement نہیں کیا ہے سر، تو یہ ذرا بتادیں کہ آپ نے اس کو بند کیوں کیا ہے؟

Mr. Speaker: Minister Finance, respond please.

جناب فضل الہیٰ: جناب سپیکر، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری ہے آپ کا، فضل الہی صاحب۔

جناب فضل الہیٰ: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، صرف اس میں جو خوشدل خان صاحب نے بات کی ہے کہ اس میں کس کس علاقے کو یا کس کس ضلع کو یا کسی ضلع میں ایم پی ایز کو فنڈ ایشو ہوا ہے؟ تو اس میں میں آپ کی وساطت سے یہ بھی کوئسچن ذرا کروں گا کہ کیا یہ صرف ضلع پشاور میں Irregularities ہوئی ہیں یا صرف پشاور کے بعض ہمارے اراکین اسمبلی جو ہیں، پشاور کے فنڈز کے اوپر Stay لیا ہوا ہے؟ تو اس پر بھی ذرا منسٹر صاحب سے میں بات کروں گا کہ کیا یہ صرف پشاور میں یہ ہوا کہ پشاور کو کسی خاص چیز کی سزا دی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، جواب تو لے لیں ناں، آپ بھی کر لیں چلیں، آپ تو وہ ہے ناں، کوئسچن ہی آپ کا ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب، میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ آپ دیکھیں نا، آپ اس سوال کو دیکھیں اور اس جواب میں بہت زیادہ Contradiction ہے، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ ڈسٹرکٹس کا پوچھیں، میں نے حلقے کا پوچھا ہے، حلقے کا مطلب اس پی کے سے متعلق ہوتا ہے۔ دوسرا میرا، اس میں میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ چلیں ہم منسٹر صاحب کی بات مانتے ہیں کہ فنڈز خرچ ہو گئے ہیں، جو بھی ہے، وہ

اب نہیں بتا سکتے، یا جو بھی ہے، اب میرا سوال یہ ہے کہ آیا جو فنڈز خرچ ہوئے ہیں تو آیا اس میں متعلقہ ایم پی اے کو شامل مشورہ رکھا گیا ہے کہ نہیں، وہ حکومت نے اپنی مرضی سے خرچ کئے ہیں؟ اس لئے کہ اس میں متعلقہ ایم پی اے کا شامل مشورہ رہنا بہت ضروری ہے، وہ مسائل اور وہ جو اس علاقے کے ہیں، وہ اسی متعلقہ ایم پی اے کو پتہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر فار فنانس، جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، یہ جو ایشو ہے، اس پر منسٹر لاء Already کافی تفصیل سے بولے ہیں، میں دو تین چیزوں کی وضاحت کرنا چاہونگا، یہ ایک Important issue ہے جو کہ اپوزیشن بار بار Misconstrue کرتی ہے۔ پہلی چیز جو آنریبل اپوزیشن ممبر خوشدل خان صاحب نے کہا، انہوں نے دو Judgments کا حوالہ بھی دیا، پھر اس کے بعد یہ بھی کہا کہ ایم این ایز کو فنڈز ملتے ہیں یا نہیں ملتے ہیں؟ اگر Judgments ہو گئے ہیں جو انہوں نے خود کہا تو پھر His own statement is a contradiction in terms یہ تو منسٹر لاء نے پہلے واضح کر دیا کہ There are no funds either in the name of any MPA or in the name of any MNA یہ وہ ٹریڈیشنل سیاست جس پر پرانی حکومتوں میں جب اپوزیشن پارٹی کے آنریبل ممبرز جو ٹریژری میں ہوتے تھے تو جب وہ فنڈز کو اپنا ذاتی رائٹ سمجھتے تھے، شاید اس وقت کی Legacy ہے لیکن ایسے نہیں ہے۔ پہلی چیز، اس کے ثبوت بھی، جو بڑی سکیمز ابھی ہم نے ڈیویلپمنٹ نان ڈیویلپمنٹ، آپ نے صحت انصاف کارڈ کو دیکھا جو کہ ہر شہری کو، ہر حلقے کو، ہر ضلع میں جا رہا ہے، آپ نے احساس پروگرام کو دیکھا، تو پہلی چیز تو یہ، دوسری چیز یہ کہ آیا ایم پی ایز سے مشاورت ہوئی؟ جناب سپیکر، صرف ایم پی ایز سے نہیں جو Annual Development Programme ہے، وہ تمام سیٹیزن کے لئے بھی کھلا ہے، میں یہ گزارش کرونگا، اپوزیشن کے ایم پی ایز کو کہ اے ڈی پی پالیسی لیں جو کہ بنائی گئی تھی تاکہ انہی Judgments کو مدنظر رکھتے ہوئے جو ڈیویلپمنٹ فنڈز ہوتے ہیں، ان کو استعمال کرنے کا ایک سٹرکچر بنایا جائے۔ تیسری چیز جو اس میں تھی، وہ یہی ہے کہ اگر یہ بات ہے تو بالکل اس میں ضرور بہت سی Improvement کی گنجائش ہو گی، کبھی کوئی بھی پلان Perfect نہیں ہوتا، اس میں کچھ Improvement جو ہے، وہ Human capability کی وجہ سے ہو گی۔ کچھ ایک چیز، میں فضل الٰہی صاحب کے سوال پر بھی آتا ہوں، کچھ ہے، ہم جب بھی اے ڈی پی کو As a singular document دیکھتے ہیں اور میں نے

دیکھا ہے کہ اس کو بار بار اور اپوزیشن کے بڑے Experienced Members ہیں، بلکہ میرے خیال میں اگر آپ گورنمنٹ کی سائیڈ کی Age دیکھ لیں اور اپوزیشن کی سائیڈ کی Age دیکھ لیں تو اوسطاً ان کا Experience زیادہ ہی ہے۔ ایک سال کی ایک اے ڈی پی آپ نہیں لے سکتے کیونکہ جب آپ سال کی ایک اے ڈی پی لیتے ہیں تو آپ اس میں یہ بھی پھر Consider نہیں کرتے کہ کرنٹ بجٹ سے کیا فنڈنگ کسی علاقے میں ہو رہی ہے؟ آپ یہ بھی نہیں Consider کر سکتے کہ پچھلے سالوں میں مخصوص علاقوں میں کیا فنڈنگ ہوئی یا اگلے سال گورنمنٹ کا کیا پلان ہے؟ یہ ایک اور بڑی ضروری چیز کو Lead کرتا ہے جو میرے آنریبل کولیگ فضل الٰہی صاحب نے کہا، میرے خیال میں غلطیاں ہو سکتی ہیں، میرے خیال میں Improvement کی Potential ہو سکتی ہے، اگر اس ایوان میں لوگوں کو اس صوبے کی ڈیویلپمنٹ عزیز ہے تو میرے خیال میں ممبرز کو، چاہے وہ ٹریژری کے ہوں یا اپوزیشن کے ہوں، یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ جو ڈیویلپمنٹ فنڈنگ ہے وہ ایک ایسی چیز ہے جو کورٹ میں بار بار چیلنج کرکے اس کا کسی کو فائدہ نہیں ہوگا، بہت سے طریقے ہیں، To make sure کہ کہاں پر فنڈنگ کم ہے یا کوئی ضرورت ہے، اس کے لئے فنڈنگ دی جائے لیکن جس بات کا اشارہ کر رہے تھے، یاد رہے ایک جو Plea کورٹ میں لی گئی تھی، وہ یہی تھی کہ اپوزیشن کے حلقوں کو فنڈنگ پشاور میں نہیں جارہی ہے جبکہ جو کیس ہوا، بلکہ جس آنریبل ممبر نے کیس کیا، اس کے اپنے پارٹی ممبرز کے جو پشاور کے پسماندہ علاقوں میں، ابھی یہاں بھی تھے، وہاں پر اپنے ممبرز کی جو ترقیاتی سکیمز تھیں جو وہاں پر ان کے علاقوں میں ہونی تھیں، ان کو روکا، Improvement کی گنجائش ہے، کسی بھی دن ہم 2008 سے 2013 کی بھی اے ڈی پیز نکال سکتے ہیں، 2002 سے 2007 کی بھی نکال سکتے ہیں کہ ڈسٹری بیوشن کیسی تھی، اس کی ڈسٹری بیوشن، اس کی Fairness اس کا Impact ایک Continuous process ہے جو کہ بہتر ہو سکتا ہے لیکن یہ اصول (A) کہ فنڈ نہ ایم پی اے کا ہے نہ ایم این اے کا ہے، فنڈ کا رائٹ پبلک کا ہے، (B) کہ فنڈ گورنمنٹ استعمال کرتی ہے اور (C) یہ کہ میرے خیال میں اور بڑی Strong Judgment جو پشاور کے یہ سارے ایم پی ایز کہیں گے، پچھلے چند مہینوں میں پشاور میں زیادہ تر ڈیویلپمنٹ صرف اسی لئے وہ Hostage کر دی گئی کیونکہ اس کو کورٹ میں بار بار چیلنج کیا گیا۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ اگلے کوئسچن پر جائیں، ٹائم شارٹ ہے، آپ ہی کے کوئسچن، خوشدل خان صاحب، آگے آپ کے کوئسچنز آ رہے ہیں۔ خوشدل خان صاحب، آگے آپ کے کوئسچنز آ رہے ہیں۔ (شور) جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر، یہاں میرے ایک دوست فضل الہیٰ بھائی نے کہا کہ صرف پشاور میں یہ Stay کیوں ہے؟ اور آیا پشاور ہی میں ڈیویلپمنٹ بند ہے۔ دوسرا آنریبل منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ بار بار عدالتوں میں جانے سے، میں صرف آپ کے نوٹس میں لاتا ہوں، کیا یہ جسٹس ہے کہ ان کے حلقے پی کے 73 میں 28 کروڑ روپے دیئے ہیں، پشاور میں کسی کو نہیں دیئے، کسی اپنے ممبر کو بھی نہیں دیئے اور کس فنڈ سے دیئے گئے ہیں؟ اس میں انٹرسٹ، فنڈز سے دیئے تھے، پھر میں نہ جاتا تو کہاں جاتا، سر، ان کو 20 کروڑ روپیہ ایک ایک ایم پی اے کو دیا ہے پشاور کے، رولنگ پارٹی کے، اور 10 کروڑ ایم این اے کو دیا ہے، ہمارے 5 ایم این ایز ہیں اور اس گورنر کو بھی 20 کروڑ دیئے ہیں اور 6 منسٹرز نے 50 کروڑ رکھے ہیں اور ہمارے تیمور صاحب نے 20 کروڑ رکھے ہیں اور اسی میں سے 30 کروڑ اپنے علیٰحدہ رکھے ہیں، 50 اور مجھے کتنے دیئے ہیں؟ ساڑھے تین کروڑ روپے، ثمر بلور کو ساڑھے سات کروڑ روپے دیئے ہیں، صلاح الدین کو ساڑھے سات کروڑ روپے، کیا سر، یہ انصاف ہے، یہ جسٹس ہے؟ یہ تو میں پہلے بھی عرض کر چکا تھا کہ اگر یہ فنڈ پی ٹی آئی کی پارٹی کا ہے، ان کی پارٹی کا فنڈ ہے تو پھر میرا ہاتھ ٹوٹ جائے کہ اس سے ایک پیسہ مانگوں اور اگر یہ اس قوم کا پیسہ ہے، اس صوبے کا پیسہ ہے، ٹیکس کا پیسہ ہے تو ایک پیسہ بھی میں ان کو نہیں چھوڑونگا، یہ تو ہائی کورٹ ہے میں سپریم کورٹ اسلام آباد جاؤں گا لیکن ان کا پیچھا نہیں چھوڑونگا اور یہ ہوتا رہے گا۔ میں اپنے بھائی سے معافی چاہتا ہوں، (تالیاں) فضل الہیٰ سے معافی چاہتا ہوں کہ آپ خفا نہ ہوں، اگر آپ کا علیحدہ ایک کیس ہوتا تو میں ابھی آپ کے خلاف کیس واپس لیتا لیکن یہ تو سارے ضلع کی بات ہے، اگر آپ کو دیتا ہے، میں کہتا ہوں کہ آپ کو زیادہ دے دیں، چالیس کروڑ روپے دے دیں، کم از کم مجھے کچھ دے دیں، پانچ کروڑ سر، ان کو پبلک ہیلتھ کے سیکٹر میں دیا گیا تھا، مجھے ایک پیسہ بھی نہیں دیا گیا، صلاح الدین کو ایک پیسہ بھی نہیں دیا گیا، ثمر بلور کو ایک پیسہ بھی نہیں دیا، کیا We are not elected representatives ہمیں لوگوں نے یہاں اس ہاؤس میں کس لئے بھیجا ہے؟ ہمیں مسائل حل کرنے کے لئے بھیجا ہے، اپنی مشکلات یہاں بیان کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 7268۔

جناب بہادر خان: سپیکر صاحب، سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ 7268، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

(شور)

* 7268 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر امداد و بحالی آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حالیہ کورونا وباء کے دوران حکومت نے صوبہ بھر میں کتنی مالیت کی خریداری کی ہے، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) حالیہ کورونا وباء کے دوران صوبہ بھر میں اضلاع کو جاری کی گئی رقوم نیز صوبہ بھر میں کن کن مقامات پر قرنطینہ سنٹرز قائم کئے گئے، ان سنٹرز پر اٹھنے والے اخراجات کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد اقبال خان (وزیر برائے امداد و بحالی) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) پی ڈی ایم اے خیبر پختونخوا نے حالیہ کورونا وباء کے دوران مارچ اور اپریل کے مہینے میں Rs. 95,679,500/- مالیت کی خرایداری کی ہے جس کی تفصیل Annexure-A پر موجود ہے۔

(ب) پی ڈی ایم اے خیبر پختونخوا نے حالیہ کورونا وباء کے دوران صوبہ بھر میں تمام اضلاع کو فنڈز رقوم جاری کئے ہیں، ان رقوم اور قرنطینہ سنٹروں پر اٹھنے والے اخراجات کی ضلع وار تفصیل Annex-B پر موجود ہے۔ صوبہ بھر میں تمام اضلاع میں متعدد مقامات پر قرنطینہ سنٹرز قائم کئے گئے ہیں جن کی تفصیل Annex-C پر موجود ہے۔ (تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس میں جو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ Covid-19 میں جو فنڈز استعمال کئے گئے، جو جاری کردہ فنڈ تھا، اس کے لئے کیا طریقہ کار اپنایا گیا؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ جو فنڈ اضلاع کے اندر استعمال نہیں ہوا، تو اس کے لئے کیا پلاننگ کی گئی ہے، کیا وہ اضلاع کے اندر ہی وہ فنڈ استعمال ہوگا اور کس چیز میں ہوگا اور یا صوبے کو وہ واپس کیا جائے گا؟

جناب سپیکر: اس میں کون جواب دے گا اس کا؟ جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، انہوں نے سوال پوچھا ہے کورونا وباء۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب کدھر سپلیمنٹری، کوئسچن ہی گزر گیا تو آپ اب کر رہے ہیں؟ وہ کوئسچن ختم ہو گیا، اب کس پر، ابھی کوئسچن نمبر 7268، چلو آگے کر لیتے ہیں، وہ تو ختم ہو گیا کوئسچن، ختم ہو گیا نا (شور) وہ کوئسچن ہی ختم ہو گیا تو، ابھی نیا کوئسچن ہے۔

وزیر قانون: اس سوال کے اوپر سر، اس میں سر، ہاؤس کو ریکویسٹ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی کوئسچن نمبر 7268 ہے، آگے خوشدل خان صاحب کا آرہا ہے، اس میں کر لینا دوبارہ، خوشدل خان صاحب کا اس کے بعد آرہا ہے، اس کے بیچ میں آپ یہ بات کر لیں۔ آپ کے آرہے ہیں دو کوئسچنز، تو بہادر خان صاحب، اس وقت بات کر لیں گے۔ جی۔

وزیر قانون: سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر ہاؤس کو ان آرڈر کر دیا جائے، سارے ممبرز گپ شپ لگا رہے ہیں، بالکل نہ کوئی یہاں پر توجہ ہے، سر، میری ریکویسٹ ہے سر، یہ تو سیریس کام یہاں پر چل رہا ہے، سر، یہ دیکھ لیں، سر، دو دو تین لوگ گپ شپ لگا رہے ہیں سر، آپ ذرا تھوڑا سا تو ان کو بتائیں نا جی۔

Mr. Speaker: Order in the House, please. Ji, Law Minister Sahib.

وزیر قانون: سر، جو انہوں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے پڑوس میں سے Disturbance آرہی ہے۔

وزیر قانون: پڑوس میں بھی بہت زیادہ گڑ بڑ ہو رہی ہے جی۔ سر، یہ جو انہوں نے سال پوچھا ہے تو اس کا تو بالکل واضح جواب دے دیا گیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ کتنی مالیت کی خریداری کی گئی ہے؟ تو وہ چونکہ ریلیف ڈیپارٹمنٹ سے انہوں نے پوچھا ہے تو جو ریلیف ڈیپارٹمنٹ کے نیچے خریداری ہوئی ہے تو اس کی پوری ڈیٹیل دی ہے، 95 ملین کا فگر بھی آگیا ہے اور Annexure-A کے اوپر اگر آپ دیکھ لیں تو اس کی ڈیٹیل بھی آگئی ہے کہ یہ خرچہ Personal Protection Equipments اور Iron beds، Antibacterial Soaps، hand wash، Jai Nimaz، Pillows، Bed sheets، Dettol، Toilet Roll، یہ ساری چیزیں ڈیٹیل میں، ٹائیلٹ رول تک سر، انہوں نے حساب کتاب دے دیا ہے کہ ہم نے ٹائیلٹ رول کے اوپر کتنا خرچہ کیا ہے اس کے اندر، پھر سوال کے دوسرے جز میں سر، انہوں نے کہا ہے کہ اضلاع کے اندر آپ نے کتنے فنڈز دیئے ہیں؟ تو سر، یہ جو Annexure-B ہے، اس میں تو سر، ایک سے لیکر 35 تک، یعنی ٹانک سے لیکر ساؤتھ وزیرستان تک اور ایبٹ آباد تک اور سارے اضلاع کی پوری ریلیزز اور Expenditure فوڈ کے اوپر جو خرچہ، Need، Miscellaneous، Total expenditure سارا آگیا ہے جی، اور آخر میں، اگر یہ سر،

Need ہوتا ہے، اس کا طریقہ کار، انہوں نے طریقہ کار کے بارے میں پوچھا ہے تو سر، یہ based ہوتا ہے، جہاں پر ضرورت محسوس ہوئی، جہاں سے ضرورت کی ڈیمانڈ آئی ہے تو یہ Need based ہوتا ہے اور سر، یہ پیسے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: جو ابھی باقی رہ گئے ہیں، آخر میں انہوں نے یہ بھی پوچھا ہے کہ باقی جو پیسے رہ گئے ہیں، ان کا کیا ہوگا؟ تو سر، شکر الحمد للہ کورونا ایمرجنسی تو بہت حد تک پیچھے ہٹ گیا ہے، کورونا بھی اس طرح سے، شکر الحمد للہ اس کو ڈیل بھی کر دیا ہے لیکن جب یہ پوری طرح ختم ہوگا کورونا تو جتنے پیسے رہ گئے ہیں تو وہ وہاں سے Withdraw ہو جائیں گے، واپس Provincial Kitty میں آ جائیں گے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ بیٹنی صاحب، بیٹنی صاحب کے بعد آپ کر لیں، مائیک کھولیں بیٹنی صاحب کا۔ ایک تو ایک چیز کا خیال رکھیں کہ جب کوئی آنریبل ممبر کوسچن کرتا ہے تو جنہوں نے سپلیمنٹری کرنے ہوں تو اس کے فوراً بعد وہ سپلیمنٹری لے آیا کریں تاکہ ایک ہی بار منسٹر کنسرنڈ جو ہیں وہ جواب دیں، اس کے جواب کے بعد آئندہ کوئی سپلیمنٹری نہیں ہوگا پہلے آپ، پہلے آپ وہ کریں۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا منسٹر اقبال صاحب موجود ہے، سلطان صاحب نے بڑی ڈیٹیل میں جواب دیا لیکن ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے ادھر ٹانک کا بھی لکھا ہے، اگر منسٹر کنسرنڈ خود جواب دے دیں کہ انہوں نے لکھا ہے، فوڈ کے آئٹم میں اتنے ہوئے ہیں۔ اگر منسٹر ہمیں خود مطمئن کریں کیونکہ سلطان صاحب اس کی وکالت نہ کریں، جو بھی ہے اس کے منسٹر جو بات ہے وہ خود اس کا جواب دے دیں۔ تھینک یو، سر۔

میاں نثار گل: سر، میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، بولیں آپ، میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری۔

میاں نثار گل: سر، یہ بات جو بیٹنی صاحب نے کہی بڑی اچھی کہی کہ منسٹر کو Encourage ہونا چاہیئے کہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے جواب دیا کریں۔ دوسری بات یہ ہے سر، سلطان خان نے کہا سیریل نمبر 11، ڈی سی باجوڑ، یہ لسٹ، اس میں کہا ہے کہ ہم نے ان ساروں کو بھیجوایا ہوا ہے، تین کروڑ روپے دیئے گئے ہیں، انہوں نے ایک کروڑ 71 لاکھ 11 ہزار 511 روپے خرچ کئے ہیں لیکن فوڈ میں یا Miscellaneous میں کسی جگہ بھی Show نہیں کیا ہے کہ کس طرح سے خرچ ہوئے ہیں؟ باقی ڈیٹیل میں باقاعدہ لکھا ہوا

ہے کہ ہم نے یہ چیز خریدی ہے، یہ چیز خریدی لیکن باجوڑ والوں نے سب سے زیادہ خرچ کئے ہیں لیکن بتایا نہیں ہے۔ اسی طرح اور بھی پانچ چھ ضلعے ہیں، یہ تو سر، کورونا ریلیف فنڈ تھا، میں آپ کو ایک واقعہ سنانا چاہتا ہوں، میرے گاؤں میں لاک ڈاؤن ہوا تھا، ایک پیسہ بھی ان لوگوں کو نہیں دیا گیا، میں نے اپنی طرف سے یار دوستوں کی طرف سے ان کو فوڈ دیا ہے تو پتہ نہیں کہ یہ جو اخراجات آئے ہیں، آیا یہ بھی حقیقت ہونگے یا یہ بھی غلط ہونگے، مجھے کنسرنڈ منسٹر ڈی سی باجوڑ کے متعلق بتادیں کہ اس کا اخراجات کا، آیا آپ انکوائری کریں گے یا اسی طرح چھوڑیں گے ؟ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، اقبال خان وزیر صاحب۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر، سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: بہت ہوگئے ناں سپلیمنٹری، ابھی آگے چلتے ہیں، ابھی یہ خوشدل خان صاحب کے کوئسچنز Lapse میں چلے جائیں گے، کوئسچنز آور کا ٹائم پورا ہونے والا ہے۔

سردار اورنگزیب: ایک منٹ، ایک منٹ۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اتنے سپلیمنٹری نہیں ہوتے، ابھی آپ بیٹھیں، بعد میں، جی خوشدل خان۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، میں ضلع ایبٹ آباد کا، جو پیسہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: بڑی مہربانی سپیکر صاحب۔ سر، میں صرف منسٹر صاحب سے ایک چھوٹا سا ضمنی کوئسچن کرتا ہوں کہ ضلع ایبٹ آباد کے اندر جو پیسے بھیجے گئے ہیں، ان میں سے سپیکر صاحب، 04لاکھ 51ہزار 613 روپے فوڈ کے اوپر خرچ ہوئے ہیں جبکہ میرے حلقے میں، میں اپنے حلقے کی بات آپ کو بتاتا ہوں، ویڈیو آج بھی موجود ہے، جو 07مریض ڈی ایچ کیو میں تھے، سپیکر صاحب، رمضان شریف میں آلو کے ساتھ، آلو کی ترکاری کے ساتھ چھ چھ، سات سات دن کی پرانی روٹیاں ان کو دی جاتی تھیں، یہ پیسے کدھر خرچ ہوئے ہیں، مجھے اس کا حساب دیا جائے ؟04لاکھ 51 ہزار روپیہ کدھر خرچ ہوا ہے ؟

جناب سپیکر: جی، اقبال وزیر صاحب۔

جناب محمد اقبال خان (وزیر برائے امداد و بحالی): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، منسٹر لاء صاحب نے ساری تفصیل بتادی ہے، لیکن اگر اس کے باوجود بھی ان کو کچھ مزید تفصیلات چاہئیں تو ہمارے ڈیپارٹمنٹ تشریف لے آئیں، ہم ان کے ساتھ بھرپور تعاون کرینگے، ڈیٹیل کافی زیادہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایسا کریں اقبال خان صاحب، اقبال خان صاحب، آپ کا سٹاف یہاں پہ بیٹھا ہوا ہے، ابھی تھوڑے وقفے میں ان کو سٹاف کے ساتھ بٹھا دیں لابی میں اور بیٹھ کے ان کو مطمئن کروا دیں۔

وزیر برائے امداد و بحالی: تو میں حاضر ہوں، میرا ڈیپارٹمنٹ بھی حاضر ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ابھی وہ آپ کو بٹھا دیتے ہیں سٹاف کے ساتھ۔

جناب منور خان: سپیکر صاحب، ایک منٹ، ایک منٹ۔

جناب سپیکر: بس ناں، بس بس، بس اب ہو گیا ناں، آگے چلتے ہیں تھوڑا سا، مہربانی کریں، مہربانی کریں بس، او، بس خیر ہے، بس خیر ہے، تھوڑا گزارہ، گزارہ کو وہ۔ جی میڈم۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی سپیکر صاحب، آپ تو یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ یہ بیٹھ کے ہمارے ساتھ مسئلہ حل کراتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ہاں، نہیں وہ بیٹھیں گے، اقبال خان صاحب، یہ ابھی تھوڑی دیر بعد آپ کے ساتھ یہ بیٹھ جاتے ہیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: لیکن جو معزز ممبران یہاں پہ موجود ہیں جن کے اضلاع کی لسٹ فراہم کی گئی ہے، وہ فنڈ وہاں پر خرچ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: نہیں وہ ان کا سٹاف موجود ہے، آپ کو وہ ابھی تھوڑی دیر میں یہ بلا لیتے ہیں آپ کو، پانچ دس منٹ بعد ان کو آپ ملا دیں ان کے ساتھ، ادھر لابی میں، ٹھیک ہے؟

محترمہ حمیرا خاتون: جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 7287، جناب خوشدل خان صاحب، ابھی بہادر خان صاحب، اس کے اوپر آپ سپلیمنٹری کر لیں، اس کے بعد۔

* 7287 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے نوجوانوں کو باروزگار بنانے کے لئے قرضے فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے، اس میں ضم شدہ اضلاع اور صوبہ کے دیگر اضلاع کے لئے مختص رقم کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل فراہم کی جائے، نیز یہ بھی بتایا جائے کس اے ڈی پی کے پروگرام / سکیم کے تحت دی جائے گی؛

(ii) قرض کے لئے شرائط اور اہلیت کیا ہوگی، کیا یہ بلا سود ہوگی یا سود کے ساتھ، اگر سود کے ساتھ ہے تو سود کی شرح کیا ہوگی؛

(iii) یہ بھی بتائیں کہ یہ پروگرام کب سے شروع کریں گے، ہر ایک نوجوان کو کتنا قرضہ اور کس حساب سے دیا جائے گا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں ابتدائی طور پر صوبائی حکومت نے نوجوانوں کو باروزگار بنانے کے لئے ضم شدہ اضلاع میں قرضے فراہم کر رہی ہے اور آگے جاکر مزید ضلعوں میں بھی یہ شروع کیا جائے گا۔

(ب) (i) ضم شدہ اضلاع کے لئے صوبائی حکومت نے کل ایک ارب دس کروڑ روپے انصاف روزگار سکیم اے آئی پی پروگرام کے تحت کے لئے مختص کئے ہیں جبکہ صوبہ کے دیگر اضلاع کے لئے سکیم پر مذاکرات صوبائی حکومت اور دی بینک آف خیبر کے مابین چل رہے ہیں۔

(ii) اور (iii) صوبے کے دیگر اضلاع کے لئے ابھی سکیم شروع نہیں ہوئی، لہذا اس کی تفصیلات ابھی دستیاب نہیں ہیں جبکہ انصاف روزگار سکیم کے تحت بلا سود قرضے فراہم کئے جا رہے ہیں، ان قرضوں کا اجراء 20 اگست 2019 سے ہوا ہے، شرائط اور اہلیت درج ذیل ہیں:

قرضے کے لئے اہلیت:

(1) خیبر پختونخوا کے نئے انضمام شدہ اضلاع کا مستقل رہائشی ہو، عمر کی حد 18 سے 50 سال کے درمیان ہو۔

(2) درخواست دہندہ دیئے گئے موجودہ پتہ پر کم از کم دو سال سے رہائش پذیر ہو۔ (عارضی طور پر بے گھر ہونا شامل نہیں)۔

(3) ایسے تمام افراد جو کہ بے روزگار ہوں یا موجودہ کاروبار میں وسعت چاہتے ہوں، انفرادی حیثیت میں کسی قابل عمل منافع بخش اور قابل قبول کاروباری مقصد کے لئے قرضہ حاصل کرنے کے اہل ہیں (تعلیم یافتہ، ہنر مند افراد کو ترجیح دی جائے گی)۔

(4) درخواست دہندہ کسی سرکاری، نیم سرکاری ادارے کا ملازم نہ ہو اور نہ کسی منظور شدہ ادارے میں ہمہ وقتی زیر تعلیم ہو۔

(5) درخواست دہندہ کسی بینک/ادارے کا مقروض نہ ہو اور نہ کسی بینک/ادارے کا نادہندہ ہو۔

(6) درخواست دہندہ نے حکومت کی کسی بھی سکیم کے تحت قرضہ/رقم وصول نہ کی ہو۔

ضمانت/سیکورٹی:

حصول قرضہ کے لئے دو شخصی ضمانت درکار ہوگی، دی بینک آف خیبر ضامن کو رد کرنے کا اختیار رکھتا ہے، کم از کم ایک ضامن کسی سرکاری/صوبائی ادارے کا مستقل ملازم ہو۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب، ډیره مننه ستا، دا سوال د دے مقصد دا دے چه آیا دا موجوده حکومت، صوبائی حکومت د ځوانانو روزګار دپاره دوئ قرضو مهم شروع کړے دے، شروع کیا ہے، جواب میں یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں ہم نے شروع کیا لیکن صرف Merged districts کو ہم دے رہے ہیں اور دوسرے میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اس کے لئے ایک ارب دس کروڑ روپے انصاف روزگار سکیم AIP، اب یہاں پر انہوں نے یہ تفصیل نہیں دی کہ What it stands for کہ AIP کا کیا مطلب ہے اور کس اے ڈی پی میں ہے یا نہیں ہے؟ اس کے ساتھ ڈاکیومنٹری پروف نہیں ہے، کوئی ڈاکیومنٹ مطلب ہے سپورٹ میں نہیں ہے کہ مطلب ہے طریقہ کار کیا ہے؟ انہوں نے یہاں پر کنڈیشن Illegibility کی Mention کی ہے، کوالیفکیشن Mention کیا ہے لیکن وہ ڈاکیومنٹ میں نہیں ہے، چاہیئے یہ تھا کہ یہ آپ بھیج دیتے لیٹر کہ اس لیٹر کے ذریعے ہم نے اتنے قرضے دیئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے جو Merged districts کا نام دیا ہے Collective لیکن میرا یہ سوال ہے کہ آپ ضلع وائز تفصیل دے دیں، انہوں نے کوئی اس کے بارے میں تفصیل نہیں دی ہے، تو یہ کوسچن جو ہے سر،

It is not supported by the requisite documents, which are very necessary for further explanation.

اور دوسری یہ ہے کہ جو میرا جو نیکسٹ کوسچن تھا کہ آیا آپ یہ دوسرے ضلعوں میں کب شروع کریں گے؟ اس کا بھی انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا، تو یہ مطلب منسٹر صاحب بتادیں۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب، سپلیمنٹری پلیز۔

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب، دا دوئ، منسٹر صاحب د ثبوت خبره اوکړله نو دا ثبوت دے د پلاننگ افسر د ډی سی او د ډی سی، لیکل ترے ما اغستی دی چې د سی ایم د سیکرټریټ نه باقاعده مونږ ته ټیلیفون شوے دے، د اعظم خان نه ئے د 35 کروړ روپو سکیمونه اغستی دی، د 35 کروړ د همایون خان نه اغستی دی، د 35 کروړو ئے د شفیع الله خان نه اغستی دی او 40 کروړ روپو ئے د لیاقت خان نه اغستی دی، زما ئے ورته تین ساړھے تین کروړ روپئ ورته وئیلی دی، په هغې کښې هم کټائی کړے ده او 20 کروړ روپئ ئے ایم این اے صاحب ته لیکلی دی، دا ئے اغستی دی او دا وائی چې د سی ایم د سیکرټریټ نه نمبر ئے هم ورسره اچولے دے، دا مے ترے نه ورسره نمبر اچولے دے، دا د ځان سره اولیکه، دا د سی ایم صاحب د سپیشل سیکرټری نمبر دے (تالیاں) 091-9210711، هاں 091، دا خو ئے کوډ دے، دا ئے کوډ دے، کوډ ئے دے دا، 091-9210711۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، بہادر خان صاحب، جواب لیتے ہیں۔

جناب بہادر خان: دا د سی ایم صاحب د سیکرټریټ د سیکرټری نمبر دے، په دے نمبر ئے ټیلیفون کړے دے، زه دا وایمه چې ایم این اے صاحب له ئے ورکړو، زمونږ Reserved وریږے له ئے هم ورکړی دی، ورسره پکښې لیاقت خان له 40 کروړ روپئ ورکوی او بیا د ډیډک میټنګ نه کوی، دا د ډیډک په میټنګ کښې پکار وی چې سړے را اوغواړی، د ډیډک میټنګ د ډیډک چیئرمین مساوی تقسیم کوی باقاعده رولز دا دی، بیا د ډیډک میټنګ نه کوی د ډیډک میټنګ کینسلوی او د ډیډک چیئرمین صاحب د ډی سی سره کښینئ او۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا سپلیمنٹری آگیا جی، منسٹر فار فنانس، یہ ان کو دے دیں آپ، بہادر خان صاحب، یہ منسٹر صاحب کو دے دیں، یہ منسٹر صاحب کو دے دیں ناں یہ پیپرز، آپ کی بات ہو گئی ناں، یہ لیٹر دے دیں ان کو، یہ جو پیپرز ہیں آپ کے، یہ پیپرز ان کو دے دیں، بابک صاحب سمجھائیں۔ جی منسٹر فار فنانس۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، میرے خیال میں آپ کو تھوڑا سا یہ خیال رکھنا چاہئیے کہ سپلیمنٹری کو کسچن کا اس کوسچن سے کوئی تعلق بھی ہے یا نہیں ؟ اگر ہم نے ہر کوسچن میں بلکہ تو اگر آپ رولز بتادیں کیونکہ وہ، بس جناب سپیکر، اگر ہر کوسچن میں ڈسکشن اسی چیز پہ آنی ہے تو۔

جناب سپیکر: نہیں ہے Relevant, because with this Question اس کا کوئی Relation نہیں بنتا تھا، یہ پہلے کو ئسچن کے ساتھ بنتا تھا لیکن بہر کیف۔

وزیر خزانہ: ہاں جی، شاید میں، میں اس کو ڈیل کرتا ہوں، پہلی چیز جو ضروری سوال تھا لون کا نوجوانوں کے لئے، AIP-----

جناب سپیکر: اب آپ بیٹھیں ناں پلیز، اب آپ تشریف رکھیں پلیز۔

وزیر خزانہ: جو AIP ہے، وہ میں خوشدل خان صاحب کو سمجھادوں، ویسے مجھے تھوڑی سی حیرت ہے وہ بڑی اپنی ریسرچ اور سٹڈی کر کے آتے ہیں، Because AIP merged areas کے لئے Accelerated Implementation Program ہے جس میں Conventional ADP سے بڑھ کر جو ڈیویلپمنٹ فنڈز آتے ہیں وہ جاتے ہیں، تو یہ پچھلا سال جو تھا یہ پہلا سال تھا جس میں AIP سے خرچہ ہوا ہے AIP اور ADP ملا کے تقریباً 40 ارب کا Merged areas میں خرچہ ہوا اور یہ واقعی سچ ہے کہ پچھلے سال میں جو یہ قرضوں کی سکیم تھی جو انصاف روزگار سکیم، وہ بڑی Successfully roll out ہوئی لیکن صرف Merged area میں تقریباً ایک ارب روپے کے قرضے دیئے گئے، ڈیٹیلز یہاں پہ ہیں Backup documents خوشدل خان صاحب نے مانگی ہیں، میں ڈیپارٹمنٹ کو Instruct کرتا ہوں کیونکہ مجھے Hundred percent یقین ہے کہ جس Diligence سے خیبر بینک نے یہ Execute کیا، سب کی Documentary evidence ہاؤس تک پہنچا دیں تاکہ ان کے پاس آجائیں کہ کونسے ڈسٹرکٹ میں کیا ہوئی ہیں جو اس کا Approval criteria تھا، جتنے لوگوں کو ملا، یہ ساری ڈیٹیل پلیز ان کو دے دیں، یہ بالکل ہم نے Merged areas سے Settled district میں Expand کرنا تھا، اس کی ٹائمنگ تقریباً وہی تھی جس میں Covid کا سٹارٹ ہوا اور اس وجہ سے جو Settled districts میں Expansion نہ ہو سکی، ابھی وہ ہمارے ایجنڈا پہ اس سال میں Originally ہم نے 2 ارب کا Settled district میں پہلا فیز سٹارٹ کرنا تھا لیکن میرے خیال میں اس کی Success دیکھ کے یہ دو ارب کافی نہیں ہوگا، ہم اس سے بڑا پروگرام Launch کرنے کی کوشش کریں گے، اس کے لئے دو تین مہینے کم از کم چاہیئے ہونگے کیونکہ اس سے بڑے سکیل پہ، بہت بڑے سکیل پہ سارے صوبے کو اور مختلف پراڈکٹس کے تھرو جو ہے وہ Cover کرنا ہوگا اور اس میں بھی میں یقین دلا دوں کیونکہ بار بار یہ Comparison ہوتی ہے، وہ حلقہ وائز فنڈز نہیں ہونگے، وہ ایم این

اے، ایم پی اے کے نہیں ہونگے، وہ بھی لوگوں کے ہونگے۔ یہ جو بار بار بات آتی ہے، میں دوبارہ سے یہی کہتا ہوں، سوال کا جواب یہ ہوا لیکن دوبارہ سے چونکہ ڈیویلپمنٹ فنڈز پہ آئے، میں ریکویسٹ یہ کرتا ہوں کہ جہاں پہ ایشوز ہوں جو ایڈمنسٹریٹو ایشوز ہیں، آپ آئیں، آپ ایڈمنسٹریشن آفسر میں وہاں پہ Solve کریں۔ پہلی چیز، کوئی بھی فنڈ کسی کے نام پہ نہیں، آپ ویسے ہی فون نمبر Quote کرکے یہ نہیں ثابت کر سکتے کہ فنڈز جو ہیں کسی میل یا فیمیل ایم پی اے کے نام ہیں، ہرگز نہیں، اگر کوئی سکیم کا کوئی Originator ہو، کوئی Sponsor ہو، اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ یہ فنڈز جو ہیں اس ایم پی اے کے یا Reserved MPA کے یا ایم این اے کی وراثت ہیں، No، یہ پالیسی نہیں Allow کرتی، یہ Court decisions نہیں Allow کرتے، اس پہ اپوزیشن کو اپنا Narrative change کرنا ہوگا اور جو پہلے خوشدل خان صاحب نے بات کی، کیونکہ بات پھر ڈیویلپمنٹ اس پہ آئی جناب سپیکر، میں صرف یہ Clarify کرنا چاہونگا کہ Again اگر فنڈز کسی حلقے میں نہیں لگ رہے ہیں، ان کو خوشی ہونی چاہئیے، مجھے تو بہت خوشی ہوگی کہ ان کے علاقے میں جو بھی فنڈز لگیں لیکن جو یہ Protest کر رہے ہیں، میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، یہ آپ کی کرسی میں بھی کافی بار بیٹھے تھے کہ جب اس وقت مردان میں اور Specific areas میں فنڈز کی Misallocation ہو رہی تھی تو کتنی بار انہوں نے Protest کیا؟ وہ فگرز میں ان کو دکھا سکتا ہوں، Prove کر سکتا ہوں، بار بار Prove کر سکتا ہوں، Protest کرنے کا ان کے پاس پانچ سال کا موقع تھا جو انہوں نے استعمال نہیں کیا لیکن عوام نے Protest کر کے جو 2013 کے بعد ان کا حال کیا، میرے خیال میں ان کو Protest کرنے کی ضرورت نہیں۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب، میرے خیال میں۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: میں ان سے یہ کوسچن کرتا ہوں کہ یہ تو پریویس گورنمنٹ کی طرف جا رہے ہیں، آپ نے دو سال میں کیا کچھ کیا ہے؟ آپ بتا دیں، کیا کچھ کیا ہے، یہ کہاں کا انصاف ہے کہ 28 کروڑ روپے آپ اپنے ایک حلقے کے لئے اور وہ بھی حلقہ جو حیات آباد پر مشتمل ہے، تو یہ انصاف ہے؟ یہ آپ کا مطلب ہے تبدیلی ہے، یہ نیو پاکستان ہے؟ سر، میرا سپلیمنٹری اس میں یہ ہے کہ منسٹر صاحب مجھے یہ بتا دیں کہ آپ ایک نوجوان کو کتنا قرضہ اور کس حساب سے دیتے ہیں، کتنا قرضہ اور کس حساب سے دیتے ہیں؟ اس میں جواب نہیں دیا گیا، لہذا یہ آپ فرمائیں کہ ایک نوجوان کو آپ کتنا قرضہ دیتے ہیں، کس حد

تک وہ Entitled ہوتا ہے اور کتنے حساب سے، ایک، دوسری ان سے پھر میں مطلب واپس لیتا ہوں لیکن اس کے ساتھ کہ ان کی ڈاکیومنٹس مجھے Provide کر دیں کیونکہ ان کے ساتھ ڈاکیومنٹس نہیں ہیں، ان کے کیا ٹرمز اینڈ کنڈیشنز ہیں، کس طرح یہ Sanctioned ہوئے ہیں، Sanctioning authority کون ہے؟ یہ مجھے ذرا پتہ چلے۔

جناب سپیکر: جی جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، ڈاکیومنٹس کا میں نے Already کہہ دیا، جو ان کی Deliberate Political Slogan Hearing تھی، اس کا میں جواب نہیں دونگا، ان کے Facts بالکل غلط ہیں لیکن میرے خیال میں اس پہ جواب دینا تھا تو میں نے دے دیا۔ جہاں تک ڈاکیومنٹس کی بات ہے ان کی بات بالکل صحیح ہے، میں مختصراً کہتا ہوں، یہ چھوٹے قرضے تقریباً میرے خیال میں اگر مجھے اندازہ ہو، پچاس ہزار سے لے کر پانچ لاکھ تک اور لوگ دو کیٹگری میں تھے، ایک چھوٹی میں اور دوسری بھی جو کیٹگری تھی، وہ دس لاکھ سے پچیس، شاید میرے فگرز تھوڑے سے Off ہوں لیکن چونکہ میں Involved تھا، یہ انٹرسٹ فری لون تھے اور ان میں ماضی میں بھی جو ادائیگی رہی ہے، وہ 99 پرسنٹ تقریباً رہی ہے اور اس بار بھی جو Disbursement ہوئی اور جو Early Signs ہیں ادائیگی کے، وہ بھی بڑے Positive ہے، تو ان کو یہ سارے ٹرمز اینڈ کنڈیشنز جو بریک ڈاون جو Average size of loan اور جو ابھی تک ادائیگی دوبارہ ہوئی ہے، یہ سارا اسمبلی کے سامنے پیش کر دیں گے کیونکہ یہ Transparency بالکل ہونی چاہیئے اور پوچھنا ان کا حق ہے۔

جناب سپیکر: Question's Hour is over، خوشدل خان صاحب کا ایک کوئسچن رہ گیا ہے، یہ ہم اگلے اس پہ لے لیں گے، اس کو Lapse نہیں کرتے بلکہ آگے لے لیں گے تاکہ کچھ کارروائی آگے چل جائے گی۔ Leave Applications حافظ عصام الدین۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، میرا والا کوئسچن رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: بس ہو گیا ناں، ہو گیا ناں، آپ کا کوئسچن چھوڑ دیا ناں، وہ میں نے Lapse نہیں کیا، پینڈنگ کر دیا ہے۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جب ان کا دن آئے گا، ابھی ٹائم ختم ہو گیا، ہمارا ایک گھنٹہ پورا ہو گیا، رہے گا کوئسچن وہ آپ کا سرسبز ہے، ختم نہیں ہوا۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

7042 _ محترمہ شاہدہ: کیا وزیر برائے سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں دستکاری سنٹر موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ دستکاری سنٹرز کے لئے بلڈنگ میسر ہے اور ان میں سٹاف بھی کام کر رہا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ضلع میں کل کتنے دستکاری سنٹرز ہیں اور کس کس سنٹرز کی بلڈنگ موجود ہے اور کس کس سنٹر کے لئے بلڈنگ نہیں ہے، نیز سنٹر کی تفصیل بمعہ سٹاف، نام، عہدہ اور کام کی نوعیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر برائے سماجی بہبود): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں دستکاری سنٹرز موجود ہیں۔

(ب) چار دستکاری سنٹرز سرکاری بلڈنگ میں خدمات انجام دے رہے ہیں، تین عطیہ شدہ بلڈنگز ہیں جبکہ باقی کرائے کی بلڈنگز میں کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

(ج) ضلع مردان میں کل گیارہ دستکاری سنٹرز ہیں جن میں ہر ایک سنٹر میں تقریباً تین یا چار سٹاف ممبر ہوتے ہیں۔ ان سنٹروں میں ووکیشنل ٹیچرز کی زیر نگرانی خواتین کی سلائی کڑھائی اور دیگر فنی مہارت میں تربیت دی جاتی ہے تاکہ غریب خواتین ہنر سیکھ کر اپنے لئے بہتر ذریعہ معاش پیدا کر سکیں۔ (سنٹرز سٹاف و دیگر معلومات ایوان میں فراہم کی گئی)۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: حافظ عصام الدین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ شاہدہ وحید صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب ارشد ایوب صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ حاجی انور حیات، ایم پی اے، For four days, 8th to 11th September؛ حاجی سید اقبال میاں، ایم پی اے، For today؛ جناب انور زیب خان، صوبائی وزیر، For today؛ محترمہ عائشہ بانو صاحبہ، ایم پی اے، For today؛ محترمہ سومی فلک ناز صاحبہ، ایم پی اے، For today؛

محترمہ سمیہ بی بی صاحبہ، ایم پی اے، For today؛ جناب اکبر ایوب خان صاحب منسٹر، For today؛ جناب شفیق شیر صاحب، For today۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attentions': Ms. Asia Saleh Khattak, MPA, to please move her call attention notice No. 1285, in the House. Asia Saleh Khattak.

محترمہ آسیہ صالح خٹک: جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ مال کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ گاؤں جندری کرک میں مشترکہ وقف زمین خسرہ نمبر 298 پر آبائی قبرستان 1996 سے موجود ہے جس کے ساتھ ہی مزید منسلک زمین پر گورنمنٹ مڈل سکول بنایا گیا ہے جسے 10-2009 میں ہائی سکول کا درجہ دے دیا گیا تھا، جس کے لئے مزید زمین درکار تھی، محکمہ ریونیو اور محکمہ تعلیم نے تصدیق کئے بغیر خسرہ نمبر 298 سے زمین کو سکول کے لئے انتقال کیا، اس لئے محکمہ مال اور محکمہ تعلیم سے پوچھا جائے کہ قبرستان کی زمین بغیر Verification اور اہل علاقے کی مرضی کے بغیر انتقال کیوں کیا گیا؟ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک نئی رت چل پڑی ہے کہ یہاں پہ زندہ لوگوں کے لئے تعلیم کی جگہ نہیں ہے، اب مردے بھی ہمارے کرک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہائی سکول میں شامل کر دیئے گئے، چاردیواری کے اندر ہے، اس میں ابھی بھی قبریں نہیں بنائی جارہی ہیں اور ہائی سکول میں بھی جو ہے، اس کا مطلب ہے قبرستان کی جگہ ہے، 1996 سے یہ قبرستان ہے اور سکول بعد میں بنا، پھر مڈل سکول اور پھر ہائی سکول اب ہم دعوت دیتے ہیں، اگر کسی مردے کو کوئی ڈگری لینی ہو تو کرک پہنچ آئے، وہاں آپ کے مردوں کو بھی مل جائے گی۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Revenue Minister, Law Minister, to respond please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، یہ انہوں نے کال اٹینشن ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی ایڈوانس میں بکنگ کروا رہی ہیں۔

وزیر قانون: کال اٹینشن کے اوپر انہوں نے پوچھا ہے تو سر، ایک تو یہ ہے کہ یہ 1996 کو یہ سکول قائم نہیں ہوا یہ 1994 میں قائم ہوا ہے، 1994 میں جی جی ایم ایس جندری بالا اور سر، اپ گریڈیشن اس کی ہائی لیول کو ہوئی ہے 2004 میں اور اس کا جو ٹوٹل ایریا ہے یہ چھ کنال کا ایریا ہے اور جس طرف

آنریبل ممبر اشارہ کر رہی ہیں کہ اس کے لئے Mutation ہوئی ہے اور اس میں اس کی اور زمین Acquire کی گئی ہے، تو وہ مڈل کے لئے چار کنال اور ہائی کے لئے دو کنال کی Mutation اس میں ہوئی ہے، تو سر، ڈیپارٹمنٹ نے تو ساری Legal formalities پوری کی ہیں لیکن میری آنریبل ممبر سے اسمبلی سیشن سے پہلے بھی بات ہوئی ہے، ان کا مقصد یہ ہے کہ یہ سارا پراسیس جو ہوا ہے تو اس کو ذرا Thoroughly دیکھ لیا جائے، چیک کر لیا جائے، تو سر، میرے خیال میں کوئی قباحت نہیں ہے، اس کو کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں، وہاں پر یہ ڈیپارٹمنٹ آجائیں اور اپنا پوائنٹ آف ویو پیش کر لیں گے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that the call attention notice No. 1285 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The call attention notice No. 1285 is referred to the concerned Committee.

بہادر خان صاحب، توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1291۔

<u>جناب بہادر خان:</u> شکریہ سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ جنگلات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع دیر لوئر میں عموماً اور PK-16 میں خصوصاً محکمہ جنگلات نے ایک عجیب تماشا بنایا ہوا ہے۔ جب کوئی اپنے کھیت کے درخت اپنی ضرورت کے لئے کاٹتا ہے تو محکمہ کے ڈی ایف او اور رینجر وغیرہ اس پر بے جا ایف آئی آر درج کرتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> رینجر آفیسر۔

<u>جناب بہادر خان:</u> اور بیچارے لوگوں پر بھاری جرمانے لگائے جاتے ہیں اور غریب لوگوں کی زندگی کو اجیرن بنا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر صاحب، هلته خو د دے وخته پورے د جنگلاتو داسې څه مسئله نه وه، اوس د څه وخت نه چې شروع شوے ده نو په هغې کښې باقاعده د چا د کټائی مشین دے نو د هغې لائسنس جوړ کړے دے، باقاعده په هغې باندې د لائنس هغه خپله دغه ورکوی چې څه پرے وی، هغه معاوضه ورکوی۔ د هغې سره سره داسے جنګلات نشته چې په هغې سرکار مداخلت اوکړی، په دغه ځائے داسې جنګلات نشته چې په هغې سرکار داسے مداخلت اوکړی چې هغه یا رائیلټی او یا څه دغه پرے اولګوی، یو چا په خپل پټی کښې یا د خپل کور مخے

تہ ونہ ساتلے دہ او هغه د خپل ضرورت د پارہ کټ کوی نو هغه بے ځایه دوئ بے ځایه جرمانے لګوی۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب،آپ کا پوائنٹ آگیا،ٹائم بڑا کم ہے، Law Minister, to respond please،آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کا وقت آگیا ہوگا۔

وزیر قانون: میں سر، ان کو جواب دیتا ہوں اور پشتو میں دے دیتا ہوں تاکہ اس کو اور بھی آسانی ہو جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر قانون: زہ دا خبرہ جی کوم، د دے بہادر خان حاجی صاحب ډیرہ زیاتہ شکریہ هم ادا کوم، د خپلو خلقو د پارہ خبرہ کول، آواز را اوچتول، د هغوی د مسئلې د حل د پارہ اسمبلئ تہ یوہ خبرہ راوړل، دا زما خیال جی، د دے نہ ښه کار، دا ممبر د دے پارہ دلتہ اسمبلئ تہ راځی چه د خپلو خلقو خبرہ پہ دے اسمبلئ کښې اوکړی او زہ حاجی صاحب تہ هم یوہ خبرہ کوم چې تاسو دلتہ کښې هرہ مسئلہ را اوړئ جناب سپیکر صاحب، پہ هغې باندې دلتہ کښې خبرہ اوشی، د حکومت نوټس کښې راشی او د دے ځائے نہ ډائریکشن ایشو شی، د هغې عوامو تہ پکښې ریلیف ملاؤ شی چې کوم د علاقے یا د حلقے خلق دی۔ ځو پورے چې د دے مسئلې خبرہ دہ جی، د پی کے۔16 خبرہ دوئ کړے دہ د خپلے حلقې او د لوئر دیر خبرہ هم بیا As a whole کړے دہ چې هلتہ کښې یو سړی د خپل ذاتی استعمال د پارہ یعنی پہ خپل پټی یا پہ خپل ګاونډ یا د حجرے مخے تہ یا د کور مخے تہ یو وونہ کرلے وی او هغه د خپل استعمال د پارہ هغه بیا وونہ استعمالوی نو پہ دے باندې ایف آئی آر کوی د فارسټ ډیپارټمنټ والا، نو دا خو جی زمونږہ د ټولو دا یوہ شان معاشرہ دہ، زہ پخپلہ هم کہ زما چارسدے سرہ تعلق دے نو هلتہ د زمیندارئ یو دغه دے، مونږہ پخپلہ د زمیندارئ دغه کښې یو خپل د ذاتی استعمال د پارہ پہ دے باندې هیڅ څه پابندی نشتہ دے، کہ یو سړے د خپل ذاتی استعمال د پارہ وونہ استعمالہ کړی، بلکہ فارسټ ډیپارټمنټ والا، انوائرونمنټ ډیپارټمنټ والا دلتہ کښې ناست دی، چې کلہ دا خبرہ مالہ مخے تہ راغلہ، نن اشتیاق صاحب پہ چھټئ وؤ، نو ما تہ چې دا خبرہ راغلہ ما ورتہ دا اووئیل چې دا تاسو څنګه داسے کار کولے شئ چې د ذاتی استعمال، نو

سرکاری طور هیڅ قسمه داسے قدغن نشته دے ، د ذاتی استعمال یا خپل ذاتی ملکیت په هغه باندې یو سړے خپل استعمال د پاره داسې کولې شی، یو ایف آئی آر په ریکارډ باندې نشته، فی الحال صرف د دے پاره چې یره خپل د ذاتی استعمال د پاره چا وونه خپل کور کښې یا په خپل پټی کښې وهلے وی، ایف آئی آر نشته او دا یوه خبره سر جناب سپیکر، دا شته چې کیدے شی د ټرانسپورټ قوانینو 2004 کښې کوم دی چې د هغې چې کوم رولز دی، د هغې لاندې چې دیو ځائے نه بل ځائے ته ټرانسپورټ کیږی نو د هغې د پاره د فارسټ ډیپارټمنټ نه یو اجازت نامه پکار وی، ټرانسپورټ پاس ورته وائی، نو هغه په قانون کښې شته خو دا په قانون کښې نشته، بهرحال جناب سپیکر، حاجی صاحب یوه ایشو را اوچته کړه، زه فارسټ ډیپارټمنټ والا ته دا Strict instructions ورکومه چې د دوئ په حلقه کښې خاص کر او دا بیا د صوبې په هر ځائے کښې په لویر دیر کښې چې کوم ځائے کښې هم د ذاتی استعمال د پاره سړی دا وونه استعمالوی نو چونکه هلته کښې دا لاګو کیږی نه، 2002 چې زمونږه د فارسټ قانون دے ، دا په هغه ځائے کښې نه لاګو کیږی، نو Strictly ورله زه دا انسټرکشنز ورکوم چې هیڅ قسمه نه څوک تنګوی او نه دے د هغوی خلاف څه کارروائی کیږی ځکه چې د 2002 قانون په لویر دیر کښې د هغې اطلاق په دغه قسمه صورت کښې نشته دے د فارسټ قانون، نو سر، Strict instructions میں دے رہا ہوں اور میرے خیال میں حاجی صاحب کو مطمئن ہونا چاہیئے کہ ان کا ایشو آگیا اور وہ اس کے بعد اس طرح کا کوئی مسئلہ نہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: زه عرض کومه جی، په دیکښې اوس ایف آئی آر دی، هغه بله ورځ ئے جرمانے لګولے ورته مے وئیل چې جرمانه مه لګوه، په اے سی ما تاریخ بدل کړے دے ، تیس هزار او چالیس هزار او پچاس هزار روپئی جرمانه لګوی، دا کمیټئ ته حواله کړئ چې دا پته اولګی، تاسو اووئیل او هغه پرے عمل نه کوی، اوس دا کمیټئ ته حواله کړئ چې په دیکښې میټنګ اوشی، که دا یقیناً تاسو قانونی کړی وی، جرمانه ئے کړی، که پچاس او که ساټھ وی خو که قانوناً نه وی او تاسو چې څنګه وایئ-----

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ناں، اب انہوں نے کہہ دیا ہے کہ یہ غلط کر رہے ہیں تو اس کے اوپر بات، یرہ بیٹھیں، تشریف رکھیں ناں، مجھے ایجنڈا بھی آگے چلانے دیں، ایجنڈا، ایف آئی آر کی وہ بات کریں گے۔ منسٹر صاحب، بہادر خان صاحب کو ان کے ساتھ ملائیں، ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ تاکہ ان کے جو Grievances ہیں ان کو حل کریں۔ بہادر خان صاحب، یہ ملاتے ہیں آپ کو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، یہ ملاتے ہیں آپ کو۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا نوادرات مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8. Minister for Law, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to move that "the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2020" may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Sir, I wish to move that "the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2020" may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House that "the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2020" may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill. Item No. 9.

آپ کی امنڈمنٹ ہے ناں۔

ایک رکن: نہ جی، وہ دوسرے میں ہے جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، صرف منسٹر صاحب اتنا تو بتا دیں کہ یہ جو فارن مشن کی فیس کم کر رہے ہیں Antiquities کے لئے کیوں کم کر رہے ہیں؟ کیونکہ ہماری اگر یہ پچاس ہزار سیکورٹی رکھ رہے ہیں لیکن اگر ایک Antique ہمارا اسمگل ہوتا ہے تو لاکھوں کا وہ ہوتا ہے اور

ہوئے ہمارے ہوئے بھی ہیں اس صوبے سے، تو کم از کم اتنا تو بتادیں کہ کیوں کر رہے ہیں؟ ایک لاکھ سے دس ہزار ہماری یہ فیسز ہم کیوں کم کر رہے ہیں؟ تو کم از کم ہاؤس کو اتنا تو بتادیں کہ ہم یہ بل کیوں لا رہے ہیں؟ ہمیں تو پتہ ہونا چاہیئے کہ کس لئے ہم یہ فیسز فارن مشن کے کیوں یہ کم کر رہے ہیں؟ بجائے اس کے کہ بڑھادیں کیونکہ ہمیں بھی اور ہمارے صوبے کو بھی کوئی فائدہ ہو تو ہم کم کیوں کر رہے ہیں؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ چونکہ اس کا، جو آنریبل ممبر نے جو بات کی ہے، اس کا اس کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں ہے لیکن یہ تو ہم Encourage کرنا چاہتے ہیں کہ فارن مشن یہاں پر آئیں، فارن مشن کے علاوہ ہماری لوکل بھی اگر یہاں پر مشن ہیں، وہ آرکیالوجیکل سائٹس کو اگر ڈیویلپ کروانا چاہتے ہیں، دیکھنا چاہتے ہیں، Explore کرنا چاہتے ہیں تو یہ تو ان سائٹس کی بات ہو رہی ہے جو ابھی تک ہیں ہی نہیں، تو کوئی اگر یہاں پر زمین کے اندر سرچ کرنا چاہے کہ ادھر کوئی ہمارے پاس کوئی نوادرات یا کوئی قومی اثاثے موجود ہیں تو میرے خیال میں اس کو Encourage، تو یہ تو کیبنٹ میں جب آیا تو ہم نے اس لئے کیا کہ ابھی تو کوئی آنہیں رہا ہے، نہ کوئی دیکھ رہا ہے، نہ کوئی ہے، تو اگر اس کے اوپر فیس کم کر لیں تو میرے خیال میں Encourage ہوگا، یہ تو اچھی بات ہے۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا نوادرات مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, ٹھیک ہے۔ Passage Stage: Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

<u>جناب بہادر خان</u>: جناب سپیکر صاحب، ما لہ یو منٹ موقع را کړئ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس بل کے اوپر بات کرتے ہیں؟

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ لائق خان وہاں سے شیطانی کر رہے ہیں جی، ان کو اٹھا رہے ہیں، ان کو ذرا آپ بتائیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر۔

<u>Minister for Law:</u> Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2020 may be passed.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Antiquities (Amendment) Bill, 2020 may be passed?

Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

جناب بہادر خان: جناب سپیکر، ما لہ لږه موقع را کړئ جی۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، پلیز۔ آئٹم نمبر 10، منسٹر-----

جناب بہادر خان: جناب، مجھے-----

جناب سپیکر: میں نے اور بھی کام کرنے ہوتے ہیں، میرا ایک ہی کام نہیں ہوتا۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا فرانزک سائنس ایجنسی مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: The Minister For Law, on behalf of the honorable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Forensic Science Agency Bill, 2020, may be taken into Consideration at once.

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Forensic Science Agency Bill, 2020 may be taken into Consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Forensic Science Agency Bill, 2020 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill. Nalotha Sahib, please. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Salahuddin, MPA.

ویسے دو امنڈمنٹس شاید آئی تھیں صلاح الدین صاحب کی اور نعیمہ کشور صاحبہ کی، یہ دونوں اس پر نہیں اترتی تھیں Because آپ دونوں نے لیٹ جمع کروائیں، اس کے باوجود میں نے ان کو لے لیا، آپ کو میرا شکریہ ادا کر دینا چاہئیے، خاص طور پر نعیمہ کشور صاحبہ کو۔

Mr. Salahuddin, MPA, to please move his amendment in Clause 2 of the Bill.

Mr. Salahuddin: Thank you very much Sir. I am really pleased and I appreciate your graciousness that you allowed me to move these and they are actually not for me but for the entire province, that's why I am very happy to move. I beg to move that in Clause (2), in paragraph (h) the words "and tribal affairs" may be omitted. And Sir, why do I say this? Because there is no more this department, "Tribal Affairs Department", it's not there anymore. So, why do we have this on the Bill.

جب یہ ڈیپارٹمنٹ، ہوم اینڈ ٹرائبل افیئرز ڈیپارٹمنٹ جب یہ ٹرائبل افیئرز اب ہے ہی نہیں تو پھر یہ Word ڈالنے کی کیا ضرورت ہے اور یہ لیجسلیشن اس وقت Effective ہوتی ہے جب Less words ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں صلاح الدین صاحب کی انگریزی کا شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے انگریزی میں بہت زبردست باتیں کی ہیں اور اس کے علاوہ اگر ٹرائبل افیئرز ڈیپارٹمنٹ ابھی تک چل رہا ہے جی، تو یہ ہمارے رولز آف بزنس جو ہیں، اس گورنمنٹ کے، اس میں بھی اس ڈیپارٹمنٹ کا پورا نام یہی ہے، تو فی الحال چونکہ وہی ڈیپارٹمنٹ ہے تو اس کا پورا نام آئے گا لیکن میں صلاح الدین صاحب کو یہ ایشورنس کراتا ہوں کہ نیکسٹ کیبنٹ میٹنگ میں اس کے اوپر ہم بات کر لیں گے کہ ابھی آیا اس کی ضرورت ہے کہ اس کے ساتھ 'ٹرائبل افیئرز' لگا دیں اور میں پھر بھی سر، آپ کے توسط سے لائق خان سے پھر بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، وہ پھر دوسرے ممبر کو وہاں پر بھڑکا رہے ہیں، ان کو بتا رہے ہیں کہ آپ اپنی وہ Withdraw نہ کریں، تو سر، یہ Kindly، یہ کیا کر رہے ہیں؟ ہاؤس میں اس طرح ہاؤس کے جھگڑے پیدا کروانا، یہ بھی میرے خیال میں ایک جرم ہی ہے ناں سر۔

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: سر، میں نے یہ امنڈمنٹ Propose کی تھی تو اپنے لئے نہیں، یہ PK-71 کے لئے بھی نہیں تھی، یہ تو پورے صوبے کے لئے اور سارے اس کے لئے ہے، اگر تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ڈیپارٹمنٹ ابھی Exist کر رہا ہے نا۔

جناب صلاح الدین: تو ٹھیک ہے میں Withdraw کر لیتا ہوں، I withdraw my amendment.

Mr. Speaker: Thank you. Now, therefore, the question before the House is that the original Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'. ۔کوئی بولتا ہے اور نہ No کوئی بولتا ہے اور نہ Yes

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 2 stands part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: Ms. Naeema Kishwar, Ms. Humaira Khatoon and Ms. Rehana Ismail, MPAs, to please move their joint amendment in Clause 3 of the Bill.

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جس طرح آپ نے کہا کہ یہ جو Rule 100 ہے، اس کے مطابق دو دن پہلے ہم نے نہیں دی اور اس کو آپ نے لیا لیکن میری ایک ریکویسٹ ہے، یہ بل جب Introduce ہوا، یہ 4 تاریخ کو Introduce ہوا اور آج 7 تاریخ ہے، دو دن ہیں، تو میری ریکویسٹ ہو گی، جب گورنمنٹ بل Introduce کرے تو میری ریکویسٹ ہو گی، ایک سیشن میں Introduce کرے اور نیکسٹ سیشن میں اس کو Consideration میں لیکر جائے، یہ مسئلہ نہیں ہو گا۔ میں آج رولز پر جاؤں تو میں بھی ٹھیک ہوں اور میرا اسیکرٹریٹ بھی ٹھیک ہے، اگر آج میرا یہ Consider نہ کیا جاتا کیونکہ مجھے بھی دو دن Clear چاہئیں، تو یہ چار تھی، ہفتہ اتوار چھٹی تھی، سات تھی، اگر میں صحیح ہوں، میرے سیکرٹریٹ پر کیوں پھر Burden پڑے؟ آج میرے سیکرٹریٹ نے جلدی جلدی یہ لی اور وہ ہماری امنڈ منٹس اس کو Adopt کرنا پڑیں، تو آپ Kindly اپنی جو گورنمنٹ ہے، اس کو انسٹرکشنز دیں کہ اتنی Hurry میں نہ لے، جو Last تھا اس میں بھی جو وقت ملا تھا، وہ ایک دن Introduce کیا اور Next day اس کو پاس کر لیا، تو ہمیں بھی، پلیز۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں پراپر ٹائم ہونا چاہئیے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: پراپر ٹائم دیں، ہمیں بھی پلیز ٹائم دیں، تو میرے خیال میں گورنمنٹ آپ کی جو لیجسلیشن ہے تو اس کو بہتر کرنے کے لئے اقدامات کرے گی، ضروری نہیں ہے کہ ہر وقت ہم ڈنڈا لیکر آپ کے پیچھے ہوں گے، ہم چاہیں گے کہ لیجسلیشن ہو، اچھی لیجسلیشن آئے تو میرے خیال میں یہ بہتر ہو گا کہ اگر ایک سیشن میں Introduce ہو اور نیکسٹ میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں آپ اپنی امنڈ منٹ لے کر آئیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اچھا، دوسری میری ریکویسٹ ہے کہ کلاز 2 میں بھی میں نے امنڈمنٹ موو کی تھی لیکن وہ نہ ہوئی، میری اس میں امنڈمنٹ تھی کہ جو اس میں لفظ Authority Use ہوتا ہے سی ایم کی Authority، آئی جی کی Authority-----

جناب سپیکر: وہ ختم ہو گئی نا، اب اس پر آئیں نا، وہ تو اب ہو گئی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں ذرا رکھنا چاہتی ہوں جی کہ-----

جناب سپیکر: دیکھیں، پھر آپ کی ڈیبیٹ کے لئے ٹائم نہیں رہے گا، کل بھی نہیں رہا تھا، آپ ہی کی وجہ سے، Kindly آج امنڈمنٹ پیش کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی، چلیں،

I introduce to move that in Clause 3, in sub clause (IV), after the word "employ", the words "for relevant position" may be inserted.

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میرا مطلب ہے کہ کوئی بھی اٹھ کر یہ نہ آئے کہ بس میں پوزیشن کے لئے چلا جاؤں، اس کو کوئی Expertise ہونی چاہئیے اور Relevant ہو فرائز کے ساتھ، تو ان کو ہونا چاہئیے، میری یہی بس وہ ہے۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، بالکل۔

جناب سپیکر: منظور ہے؟

وزیر قانون: منظور کرتے ہیں جی۔

Mr. Speaker: The question before the House is; the amended Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended Clause 3 stands part of the Bill. Clauses 4 to 6 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 4 to 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 4 to 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 4 to 6 stand part of the Bill. First amendment in Clause 7 of the Bill: Ms. Naeema

Kishwar, Ms. Humaira Khatoon and Ms. Rehana Ismail, MPAs, to please move their joint amendment in Clause 7 of the Bill. Ms. Naeema Kishwar Sahiba.

Ms. Naeema Kishwar: In Clause 7, in sub clause (i), in clause (iii), the word "and" may be omitted.

میرے خیال میں اس کی ضرورت نہیں تھی اس لئے اس کو Omit ہونا چاہئیے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. Second amendment in Clause 7 of the Bill: Ms. Naeema Kishwar, Ms. Rehana Ismail and Ms. Humaira Khatoon, MPAs, to please move their joint amendment in Clasuse 7 of the Bill. Ms. Naeema Kishwar Sahiba.

Ms. Naeema Kishwar: In Clause 7, in sub clause (i), in existing Clause.؟ فائیو ہے کہ کیا ہے (iv) may be remembered in as clause (v) and thereafter the following new Clause (iv) may be inserted namely:- "The Secretary to Government of Khyber Pakhtunkhwa, Health Department and".

جناب سپیکر صاحب، اس میں میں یہ عرض کرنا چاہ رہی ہوں، اس میں میں نے صرف ہیلتھ سیکرٹری وہ کیاہے لیکن میں چاہ رہی تھی کہ اس میں، اگر منسٹر صاحب تھوڑا سن لیتے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، ذرا تھوڑی دیر کے لئے۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اس میں تو میں نے صرف سیکرٹری ہیلتھ وہ کیا ہے لیکن منسٹر صاحب سے میری ریکویسٹ ہو گی کہ اگر رولز میں اس کو کریں یا جہاں بھی یہ ضروری سمجھیں اس کو کریں، ایک ایڈوائزری کمیٹی ہونی چاہئیے کیونکہ ہماری بہت ساری چیزیں Centralized ہیں، اس میں ضرورت پڑے گی ہمیں نادرا کی، ہر وقت جو بھی ہمیں فارنزک رپورٹ ہو گی، ہمیں نادرا کی ضرورت پڑے گی، جو اینٹی نارکاٹیکس ہے اس کی ہمیں ضرورت پڑے گی، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی پڑے گی، تو اگر یہ رولز میں یا اس بل

میں کسی طریقے سے اس کو کریں، ایک ایڈوائزری کمیٹی بنائیں، تو میرے خیال میں یہ بہتر ہو گا، اس میں میں نے ابھی صرف ہیلتھ کا کیا ہے لیکن میرے خیال میں بہت ضروری ہے کہ اس میں نادرا کا ممبر بھی شامل ہو، تو اگر اس کو پھر رولز میں کسی طریقے سے کریں یا ابھی کریں تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، یہ جو ابھی کلاز 7 میں وہ مانگ رہی ہیں امنڈمنٹ کلاز 7 کی سب کلاز (iv) (i) کو وہ کہہ رہی ہیں کہ اس کو Renumber کریں اور ایک سیکرٹری ٹو گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو اس میں آپ Add کریں، تو وہ جو آنریبل ممبر صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ اس میں ایک ایڈوائزری کونسل ہونی چاہیئے تاکہ اس میں زیادہ اچھا کام ہو، وہ تو ایک الگ ایشو ہے، اس کو ہم دیکھ لیں گے رولز کے اندر، وہ Noted، ان شاء اللہ اس کے اوپر ہم کام کر کے کر لیں گے، یہاں پر تو سر، یہ Appointment of Director General کے لئے یہ ایک Recommendation، سرچ کمیٹی ہے جو Recommend کرے گی ڈائریکٹر جنرل کی اپوائنٹمنٹ کو، تو میرے خیال میں سر، اس کے اوپر کیبنٹ میں بھی بات ہو چکی ہے، پھر یہ کہ کمیٹی جتنی زیادہ ہو گی تو یہ پھر Unwieldy ہو گی، اس میں اتنا ٹھیک ٹھاک کام نہیں ہو گا، تو فی الحال اس کو رہنے دیں اور یہ ان کا جو پوائنٹ ہے کہ ایڈوائزری کونسل، وہ ہم رولز میں اس کی گنجائش دیکھ کر اس کو Add کر لیں گے پھر بعد میں، اس کو اگر ذرا Withdraw کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے لیکن اس کو دیکھنا چاہیئے کیونکہ نادرا کا میرے خیال میں ہیلتھ سے زیادہ میں اس کو دیکھ رہی ہوں کیونکہ Centralized اس میں چیزیں بہت ساری آئیں گی، تو ٹھیک ہے میں Withdraw کرتی ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is,

نہیں وہ Withdraw ہو گئی۔

Mr. Salahuddin, MPA, to please move his amendment in Clause 7 of the Bill.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, I move that in Clause 7, in sub clause (1) (iii), the words "and Tribal Affairs" may be omitted. But since on the request and assurity by the Law Minister,

I have already withdrawn this one, so, before he asks me, I withdraw this.

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔ Withdraw کر لی آپ نے؟

<u>جناب صلاح الدین</u>: انہوں نے پہلے ہی ریکویسٹ کر لی تھی تو اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ سے ریکویسٹ کرتے، میں پہلے سے ہی Withdraw کر لیتا ہوں، کچھ انڈر سٹینڈنگ ڈیویلپ ہو رہی ہے۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر</u>: Fourth amendment بھی Withdraw کر لی؟ مک مکا ہو رہا ہے سر،

(آوازیں) Fourth بھی کر لی؟

<u>جناب صلاح الدین</u>: صرف، صرف یہ کلاز Withdraw کر دی ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Mr. Salahuddin, MPA, to please move his amendment in Clause 7 of the Bill. Fourth Amendment.

<u>Mr. Salahuddin</u>: Thank you Sir, in Clause 7, the existing para (iv) may be renumbered, as para (v) and new para (iv) may be inserted as follow: "Secretary to Government of Khyber Pakhtunkhwa, Establishment Department". And why do I say this? Because postings and transfers they are related to the Establishment Department, so, if we have Chief Secretary, if we have Additional Chief Secretary, then why not to have Establishment Secretary? So, that at least postings and transfers could be made smoothly and easily.

<u>جناب سپیکر</u>: جی، منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ وہی مسئلہ ہے، میں نے اس کے بارے میں ایک لمبی تقریر اس سے پہلے بھی کر لی تھی کہ یہ تو ڈی جی کی اپوائنٹمنٹ کے لئے ایک سرچ کمیٹی بنی ہے اور اگر چیف سیکرٹری اس میں ہے تو Obviously اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ بھی Covered ہے اس کے اندر، اگر چیف سیکرٹری بیٹھا ہوا ہے تو پھر اسٹیبلشمنٹ کے سیکرٹری کی ضرورت کیا ہے؟ تو میں یہی ریکویسٹ کرونگا کہ اس کو Withdraw کر دیں بلکہ ساروں کو Withdraw کر دیں، وہ میں نے تو ایک ہی ریکویسٹ کی تھی تو ساروں کو Withdraw کر دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، ٹائم بچ جائے گا صلاح الدین صاحب، تاکہ کوئی ڈیبیٹ کی طرف آ جائیں۔

<u>جناب صلاح الدین</u>: ٹھیک ہے سر، لیکن یہ ہے کہ

Some of them are really important and they are not for myself, for Salahuddin, so, I withdraw this one, but we will go one by one.

جناب سپیکر: یہ تو Withdraw کرلیں آپ ناں۔

جناب صلاح الدین: یہ اس کو Withdraw کرلیتے ہیں On their request۔

Mr. Speaker: Fifth Amendment: Ji, Salahuddin Sahib, in Clause 7 of the Bill.

Mr. Salahuddin: In Clause 7, sub clause 5 may be substituted as follow: Government may after serving notice on the DG, and conduct inquiry, in the prescribed manner, to remove him from his office, on the ground of inefficiency, misconduct, corruption or inability, to perform officially assigned duties, function due to medical ground.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب صلاح الدین: یہ Insert کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے جناب، "After serving notice on him"۔

وزیر قانون: سر، ایک تو ماشاء اللہ ہمارے صلاح الدین صاحب یہ بھی بتادیں کہ یہ کونسی Accent ہے، Part of UK میں، زبردست Accent میں بتا رہے ہیں اور دل تو چاہتا ہے جی کہ وہ ساری ان کی امنڈمنٹس منظور کروالیں لیکن سر، یہ تو وہی انہوں نے، اس میں تو کوئی فرق ہے نہیں، میں پڑھتا ہوں، ادھر لکھا ہوا ہے، جو Original ہے Government may after notice and administrative enquiry, اس میں ہے۔ Government may after serving notice on the Director General and conducting enquiry, In تھوڑا سا الفاظ the prescribed manner ادھر بھی انہوں نے بھی کہا ہے In the prescribed manner پھر ہم نے کہا ہے Remove the Director General، انہوں نے کہا ہے Remove him۔

جناب سپیکر: چلیں ریکویسٹ کریں تاکہ آگے چل سکیں۔

وزیر قانون: تو سر، Him، یہ تو میرے خیال میں وہی ہے صرف الفاظ چینج ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی صلاح الدین صاحب، صلاح الدین صاحب، دورہ گئے ہیں، کریں تاکہ آگے بابک صاحب کو ابھی تقریر بھی کرنی ہے۔

Mr. Salahuddin: Sir, "after serving", I don't think there is any harm with "after serving notice on him" there is nothing wrong with this, I think.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، اوریجنل میں بھی ہے Government may after notice، تو نوٹس تو Serveہی ہوتا ہے، تو کوئی اور کام تو نوٹس کے ساتھ ہو نہیں سکتا۔

جناب صلاح الدین: Okay, withdraw کر لیتے ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you, sixth amendment, Salahuddin Sahib, Clause 7, 6th amendment.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, that in Clause 7, sub Clause 7, the words "a manner as the Home Department may deem appropriate" may be substituted with the words "in accordance with Section 7".

اب یہ اس میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کو بہت سارے اختیارات دے دیئے گئے ہیں، یہ ان کے As deemed تو اگر ہم In accordance with Section 7 کر دیں تو پھر ان کی پاورز Limited ہو جاتی ہیں، اب وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں، اس میں کیا Limitation ہے، اس کو اگر Limit کر دیں تو اس میں کیا حرج ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میں ان کا Basic جو Idea ہے، میں اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں لیکن چونکہ یہ جب اگر ویکنسی آ جائے Removal کی وجہ سے یا Resignation، تو اس وقت جلدی سے وہاں پر، یہ تو ایک ایمرجنسی حالات پھر ہونگے کیونکہ زیادہ توقع تو یہی ہوگی کہ کوئی اس طرح سے Remove یا Resign نہیں کرے گا تو یہ جب ایمرجنسی ہوگی، کوئی Unprecedented حالات ہونگے کہ کوئی کرپشن کرلے یا کوئی غلط کام کر لے یا Resign کر جائے تو اس وقت کے لئے فی الوقت اس ویکنسی کو Fill کروانا، تو سر، میرے خیال میں اگر پھر یہ پورا پراسیس، مثلاً سر، اگر دو مہینے اس Term میں رہتے ہیں تو وہ دو مہینے تو پھر اس پورے پراسیس میں گزر جائینگے اور وہ اپوائنٹمنٹ ہو بھی نہیں پائے گی، تو یہ تو اس ٹائم کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو تھوڑے بہت اختیار ملا ہے کہ آپ جو باقی ماندہ ٹائم رہتا ہے، اس کے لئے سٹاف کی آپ Arrangement کر لیں تو سر، میرے خیال میں یہ موزوں ہے، اس کو اگر Withdraw کر لیں۔

جناب سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: جی سر، ٹھیک ہے، Withdraw کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: Mr Now, the question before the House is that the original, نہیں Amended ہے یہ، Withdraw کی ہے انہوں نے، ایک امنڈمنٹ ہے نا اس میں، ایک امنڈمنٹ ہے نا۔

Now, the question before the House is that the amended Clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended Clause 7 stands part of the Bill. Clauses 8 and 9: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 8 and 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 8 and 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment Clause 10 of the Bill: Mr. Salahuddin Sahib, please.

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir, I beg to move that in Clause 10, sub clause (1), after the words "as is he" the words "through Home Department" may be inserted, and why do I say this? because in Section 5, just one second, in Section 5-----

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، ان سے ریکویسٹ کریں کہ Withdraw کریں، ٹائم بچ جائے ورنہ بحث کا آج بھی ٹائم نہیں ہے، ان میں سے کوئی آپ نے Accept کرنی ہے یا نہیں؟ ان کو ریکویسٹ کر دیں، جو کرنی ہیں وہ لے لیں باقی ختم کر دیں، ایسے ہی ٹائم ضائع ہو رہا ہے۔

وزیر قانون: سر، میں باقی پاؤں پہ نہیں پڑ سکتا ہوں لیکن ریکویسٹ تو میں نے کر دی ہے۔

جناب سپیکر: صلاح الدین صاحب، Withdraw کر دیں تاکہ آگے ایجنڈے کی طرف جائیں ورنہ ایک سال بھی اجلاس آپ کا نہیں ختم ہو سکتا اور مجھے پھر آپ کو 9 بجے تک پھر رات کو بٹھاؤں گا یہاں پر، یاد رکھیں ہم نے دو تین دن میں ختم کرنا ہے اجلاس کو۔

جناب صلاح الدین: سر، ٹھیک ہے میں Withdraw کر لیتا ہوں لیکن یہ لاء منسٹر صاحب نے کہا تھا میری Accent کے بارے میں تو I have been told by one of my colleague کہ میں

Studied with him and I have the same accent, I زلفی بخاری کے ساتھ withdraw the rest of all of my amendments, thank you.

Mr. Speaker: Thank you very much. Clauses 10 to 19 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 10 to 19 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 10 to 19 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Clauses 10 to 19 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا فرانزک سائنس ایجنسی مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: "Passage Stage": Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Forensic Science Agency Bill, 2020 may be passed.

Minister for Law: Sir, I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Forensic Science Agency Bill, 2020 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Forensic Science Agency Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Discussion on Question No. 7120, of Ms: Nighat Orakzai, MPA, under rule 48.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سوری، جناب سپیکر صاحب، آپ کی کرسی کا مجھے اور اس تمام ہاؤس کو بہت زیادہ احترام ہے، محکمہ داخلہ کے متعلق آپ نے یہ بحث رکھی تھی اس دن جو ہم نے لیڈی کانسٹیبلز اور دوسرے امور پہ بات کرنی تھی، تو جناب سپیکر صاحب، گیلری میں دیکھ لیں، کوئی بھی پولیس آفیسر نہیں ہے تو اس بات پہ سر، میں اس ڈسکشن کے اوپر واک آؤٹ کرتی ہوں اور میں آئی جی پی کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ تم یہ جو اس کرسی پہ بیٹھے ہوئے ہو ناں اب تمہارے خلاف تحریک استحقاق میں لا کے رہونگی کیونکہ یہ اتنا سنجیدہ معاملہ ہے کہ محکمہ داخلہ کے متعلق بحث ہو رہی ہے اور کوئی بندہ وہاں پہ گیلری میں موجود نہیں ہے، نہ تو اس پہ ڈسکشن کرونگی اور نہ ہی میں یہاں پہ اس بات پہ آؤنگی اور نہ ہی آپ کی رولنگ کی کوئی پرواہ

کرتا ہے، یہ بھی میں آپ کو بتادوں، آپ کی چیئر کی پرواہ صرف یہ ہاؤس کرتا ہے، باقی کوئی نہیں کرتا ہے اور میں اس پہ واک آؤٹ کررہی ہوں جناب سپیکر، میں اس پہ بحث کرنا ہی نہیں چاہتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت اورکزئی، رکن اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: ہوم آفس کا کوئی بندہ نہیں آیا ہوا ہے، ہوم آفس اور پولیس کا کوئی نہیں آیا آج؟

جناب سردار حسین: آئی جی کو بلائیں۔

جناب سپیکر: بس لے آئیں نگہت اورکزئی، پریویلج لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت اورکزئی، رکن اسمبلی ایوان میں تشریف لے آئیں)

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی پولیس کا کوئی نہیں آیا، مائیک کھولیں نگہت بی بی کا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جب ان کو کال کی جاتی ہے، جب بھی ان سے بات کرنی ہو، ہم اپنے لئے کوئی ان کے گھر سے آٹا نہیں مانگتے ہیں، ہم کوئی چینی نہیں مانگتے ہیں، ہم کوئی ان سے ڈالڈا کا ڈبہ نہیں مانگتے ہیں، ہم ان سے معصوم لوگوں کی بات کرتے ہیں کہ جن پہ ظلم ہوتا ہے اور وہ بندہ جو ہے کبھی آڈیو پہ بیٹھا ہوتا ہے اور کبھی ویڈیو پہ بیٹھا ہوتا ہے جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ کتنے ہی ایم پی ایز ہیں جن کی وہ بے عزتی کر چکا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس آئی جی کو، یہ آئی جی تو ہمارے لئے پتہ نہیں کہاں کا درد سر آکے بیٹھا ہوا ہے؟ اس پہ میں پریویلج موشن لے کے آؤنگی اور آپ نے Accept کرنا ہے جناب سپیکر صاحب۔

جناب محمود احمد خان: ہوم سیکرٹری کو بلائیں سر۔

جناب سپیکر: نہیں پولیس کا ہونا چاہیئے ناں، ہوم ڈیپارٹمنٹ کی تو سنتے ہی نہیں ہیں یہ، نہیں وہ تو ان کا ایکٹ پاس ہو گیا، اس کو پینڈنگ کر لیتے ہیں، نگہت بی بی۔ کل تقریر شروع کی ہوئی تھی اپنے بابک صاحب نے، وہ کرلیں پھر لطف الرحمان صاحب کرلیں۔ سر، مجھے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنی ہے۔

سردار اورنگزیب: سر، مجھے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: بعد میں کرینگے پوائنٹ آف آرڈر، ایجنڈے کی طرف آئیں، آدھا گھنٹہ رہ گیا آپ کے اجلاس کا، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ۔

صوبے میں جاری ترقیاتی سکیموں کے لئے فنڈز کی عدم دستیابی اور ممبران قومی اسمبلی کو فنڈز اجراء پر بحث

جناب نثار احمد: سر، مجھے تو موقع دیں۔

جناب سپیکر: دونگا، میں آپ کو دے دونگا، نثار خان کو میں نے دینا ہے پوائنٹ آف آرڈر، کیونکہ وہ مہمند کا ایشو ہے، دونگا نثار خان آپ کو۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آج میرا دل چاہتا ہے کہ میں پشتو میں بات کر لوں جناب سپ

یکر، یہ ایک بات میں اردو میں کر لوں گا، باقی میں پشتو میں بات کر لوں گا جناب سپیکر۔ آپ سے جناب سپیکر، کل بھی۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب: میں ہندکو میں بات کرونگا، آپ نے بات پشتو میں کی تو میں ہندکو میں بات کرونگا۔

جناب سردار حسین: نہیں، آپ کو پشتو سے کوئی وہ ہے یا کوئی اردو سے وہ ہے، اس میں یہ کیا بات ہوئی؟ جناب سپیکر، میں نے کل بھی ریکویسٹ کی تھی، یہ اجلاس اپوزیشن نے، ہم نے ریکوزیشن جمع کرائی ہے جناب سپیکر، اور جب سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے، ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو ہمارا بنیادی پوائنٹ ہے، ہمارے تمام پوائنٹس بنیادی پوائنٹس ہیں لیکن ہر روز جو ہمارا پوائنٹ ہوتا ہے وہ بالکل آخر میں چلا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، حکومت سے تو ہمارے گلے ہیں، حکومت پہ شاید ہمارا اعتماد بھی نہ ہو لیکن آپ سے تو ہمارا گلہ بھی نہیں ہے اور آپ پہ ہمارا اعتماد بھی ہے، اگر آپ ہمیں یہاں پہ ریلیف نہیں دینگے جناب سپیکر، تو جو ہمارا حق بنتا ہے، تحریک التواء ہمارے ایجنڈے پہ آتی نہیں ہے جناب سپیکر، جو ہمارا ایجنڈا پوائنٹ ہوتا ہے، ابھی آپ خود اندازہ کریں کہ 35 منٹس ہمارے پاس رہ گئے ہیں، 44 ہم تمام ممبران ہیں، تو ایک ایک منٹ بھی جناب سپیکر، ہم بات کرینگے تو ہم کس طرح بات کرینگے؟ تو میں یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو حکومت کا ایجنڈا ہوتا ہے جناب سپیکر، اس کو پیچھے رکھیں، اجلاس ہم نے بلایا ہے، ریکویزیشن ہم نے کی ہے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اس طرح تو ایجنڈے سے یہ چیزیں ہٹانا پڑیں گی تاکہ بابک صاحب، ایک اور چیز بھی فیصلہ کر لیں، یہ صرف کوئسچنز وغیرہ تو ختم کر لیں زیادہ، ایک گھنٹہ تو کوئسچنز لے رہے ہیں۔

جناب سردار حسین: نہیں، کوئسچنز کو نہیں ختم کرنا چاہیئے، آپ نے چار پوائنٹس جو دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: حکومت کاایجنڈاتو دو بلز تھے، وہ بھی کوئی اتناتو نہیں تھا لیکن بعد۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: نہیں نہیں، میں تجویز دے رہاہوں جناب سپیکر، آپ روزانہ پانچ آئٹمز حکومت کے رکھیں، بیچ میں کوئسچن بھی ہونا چاہیئے، تحریک التواء بھی ہونی چاہیئے، توجہ دلاؤ نوٹس بھی ہونا چاہیئے، اس کے بعد ہمارا پوائنٹ آنا چاہیئے، حکومت اس کے بعد دس پوائنٹس لے آئے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہمارے آئٹمز کے بعد جناب سپیکر، اور یہ ہم تمام ریکویسٹ کرتے ہیں، روزانہ ہمارے ساتھ یہی کچھ ہو رہاہے جناب سپیکر، ابھی آدھاہاؤس چلاگیا، ابھی چلا جائے گا، تو یہی ریکویسٹ ہے جناب سپیکر، آپ سے۔ جناب سپیکر، دا د فنډز چې کومه ایشو ده، دلته منسټر فنانس هم ناست دے او دلته ممبرانوپه خوشدل خان باندې هم اعتراض اوکړو چې هغه کورټ ته تلے دے او د پیښور فنډز چه دې جناب سپیکر، هغه Stayed دې جناب سپیکر، مونږ په دے خبره نه پوهیږو چې دا حکومت د پښتو په لار پوهیږی، دا د مسلمانئ په لار پوهیږی، دا به ماته نن فنانس منسټر خا مخا وائی چې په کومه لار دا حکومت پوهیږی؟ په هغه لار ورسره مونږ خبرے کولو ته تیار یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، زمونږ په دے اسمبلئ کښې حالات داسې ځائے ته رسیدلی وؤ، چې دا اسمبلئ د چلیدو نه وه جناب سپیکر، دا اپوزیشن ممبران د دے صوبې په تاریخ کښې په اولنی ځل د سی ایم هاؤس مخے ته مونږه کیمپ اولګولو جناب سپیکر، او دا وزیران صاحبان راغلل او مونږ ته ئے ریکویسټ اوکړو، وئیل بیا به دا ګیله نه وی، ظاهره خبره ده مونږپښتانه یو، مسلمانان یو، مونږ د دے حکومت خبره اومنله، راغلو دوئ سره کښیناستو، دوئ مونږ سره کمټمنټ اوکړو چې دا د صوبې محدود وسائل چې دی دا به په سیاسی بنیادونو نه تقسیمیږی او دا به د ضرورت او د پسماندګئ او په ټولو حلقو کښې به جناب سپیکر، دا برابر برابر تقسیمیږی۔ هغه خبره جناب سپیکر، روانه وه، څه میاشتې پس دوئ سره بیا هغه خبره نه وه، بیا هغه ماحول دومره خراب شو جناب سپیکر، چې دومره ځائے ته خبره اورسیده جناب سپیکر، چې دلته ممبرانو ډنډے راوړلے، ستاسو د ډائس مخے ته به روزانه دلته جلوسونه کیدل جناب سپیکر، مونږ ستاسو په هغې شکریه ادا کوؤ چې تاسو مینځ ته شوئ، هغه مسئله تاسو په دے حالت باندې ختمه کړه چې تاسو مونږ له تسلی راکړه چې حکومت سره به کښینو او دا مشکل یا دا مسئلې چې دی دا به جناب سپیکر، مونږه حل کړو۔ جناب سپیکر، تاسو

گواه ئے چې مونږ وزیر اعلیٰ صاحب سره کښیناستو، لږ که دا هاؤس په آرډر کښې شی جناب سپیکر، ځکه چې زه اوس راځمه، مونږ دلته تماشه نه کوؤ، نه مونږ دلته ژړا ګانے کوؤ، او نه دلته مونږه احتجاج کوؤ، دا ما هغه ورځ هم دا خبره کړے وه چې مونږ به هغه عمل کوؤ چې دا دوئ په تصور کښې نشته داخبره خو لهذا چې هاؤس روان دے چې دا خبره دوئ واوری-----

جناب سپیکر: Disturbance نہ کریں ہال میں، بہادر خان صاحب، آپ بھی اپنی سیٹ پہ آئیں جی، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، مونږ وزیر اعلیٰ صاحب سره کښیناستو، وزیر اعلیٰ صاحب مونږ ته ډیره د پیښتو خبره اوکړه، ډیره د پښتو او مونږ پښتانه یو، چې کله وزیر اعلیٰ صاحب مونږ ته دا خبره اوکړه چې د اپوزیشن ممبرانو له به بیا زه د شکایت موقع نه ورکوم په هغه ځائے باندې مونږ ډسکشن بند کړو او مونږ پرے ورسره د خیر دعا اوکړه، مونږ ورته وئیل چې ته هم پښتون ئے او مونږه هم پښتانه یو، بیا به زمونږ د طرف نه هم تاته شکایت جناب سپیکر، نه راځی، د بجټ مرحله وه، هغه بجټ مرحله ډیر په ښه انداز په دے هاؤس کښې تیره شوه جناب سپیکر، وزیر اعلیٰ صاحب یو کمیټی جوړه کړه، څه کسان د هغه طرف نه شو او څه ممبران د دے طرف نه شو جناب سپیکر، نن زه د دے حکومت نه تپوس کومه چې په هره مرحله کښې دوئ اپوزیشن ته خواست کړے دے او مونږ منلے دے په هره مرحله کښې دوئ ریکویسټ کړے دے او مونږ منلے دے، نن زه دا تپوس کومه چې دا بهادر خان حاجی صاحب که ناست دے او که په دے هاؤس کښې هر ممبر ناست دے، آیا ماله دے دا حکومت د دے خبرے جواب راکړی چې دا وعده مونږ سره دے حکومت کړے وه چې د دے ممبرانو په حلقو کښې کوم کوم کلاس فور راځی، دے حلقو له به ئے مونږ ورکوؤ، نو زه د دے پښتنو نه او د دے مسلمانانو نه تپوس کوم چې آیا دوئ سره نن داخبره خپله شته جناب سپیکر، د فنډ د تقسیم خبره وه، دوئ مونږ سره د مسلمانئ وعده کړے ده، دوئ مونږ سره د پښتو خبره کړے ده، آیا زه نن د دے مسلمانانو او د پښتنو نه دا تپوس کومه چې آیا د فنډ تقسیم هغه خبره دوئ سره خپله شته جناب سپیکر، Ongoing Schemes ته د فنډ د ریلیز خبره جناب سپیکر، دوئ مونږ

سره کړے ده، آیا زه نن دا تپوس کومه چې زمونږه په دغه حلقو کښې چې کوم واړه واړه سکیمونه دی، آیا د ریلیز داخبره دوئ سره موجوده ده جناب سپیکر، زه نن بل تپوس د دوئ نه کومه، دا چې کوم Foreign Funded Schemes دی، دا که Grant in aid دےاو که دا Soft loan دے، دا که ایشین ډیویلپمنټ بینک دے او که دا جائیکا دے، آیا زه د دوئ نه دا تپوس کوم چې سبا دا صوبه د خیبر پختونخوا دا قرضے دا که جاپان ته ځی او که بل بین الاقوامی مالیاتی ادارے ته ځی، آیا دا به صرف د پی ټی آئی د ممبرانو دا حلقې ورکوی که نه د دے اپوزیشن د ممبرانو خلق به هم دا قرضے واپس کوئ؟ نو زه بیا د دوئ نه دا تپوس کوم چې آیا دغه سکیمونه دوئ د انصاف د ضرورت او د فیزیبلټی په بنیاد تقسیموی جناب سپیکر، که نه دوئ ئے د ذاتی خوښے او نا خوښے په بنیاد جناب سپیکر، تقسیموی؟ آیا مونږ نن د دوئ نه دا تپوس کولې شو چې دوئ په دے خبره بد ګڼړی چې کورټ ته مه ځه، دلته خبره مه کوه، باہر احتجاج مه کوه، نو دا د نیمے صوبې منتخب نمائندګان چې د دوئ په شا کروړونو عوام ولاړ دی، آیا دوئ مونږ ټول حکومت دے له رالیږلی یو چې روزانه به دوئ دا دروغ اورو؟ آیا مونږه اولس دے اسمبلئ ته دے له رالیږلی یوچې دوئ به مونږ ته دروغو وعدے کوی اومونږ به پرے عمل کوؤ؟ او بیا به ئے دوئ پالی نه او مونږ به دوئ سره روان یو جناب سپیکر؟ نو جناب سپیکر، نن زه په واضحه توګه دا خبره کوم، تاسو هغه خلق وئ جناب سپیکر، چې تاسو په دے مشکل کښې مینځ ته شوی یئ نو نن به زه ستاسو نه هم اوریدل غواړم چې آیا د دے صوبې د کسټوډین آف دی هاؤس په حیث باندې چې تاسو د اپوزیشن او د حکومت ترمینځه کومه تنازعه وه، تاسو مینځ ته راغلئ، مونږ خاموشه شو، مونږ قلار کښیناستو، نو آیا تاسو به مونږ ته نن دا خبره ضرور کوئ چې آیا خدائے مه کړه تاسو په هغه خپله خبره کښې ناکامه شوی یئ جناب سپیکر، مونږ ته به نن حکومت په واضحه توګه دا خبره کوؤ، دوئ پښتانه دی، د دوئ په دے هاؤس کښې سل تعداد دے، زمونږ چوالیس هم نه دے، د دوئ حکومت ته هیڅ نقصان نه رسی خو زه به نن غواړمه چې د پښتو اعلان تاسو دلته اوکړئ چې مونږه اپوزیشن له نه فنډ ورکوؤ نه د اپوزیشن حیثیت تسلیموؤ، نه د اپوزیشن په هغه

ممبرانو کښې بیا به مونږ د خپلے فیصلے اعلان کوؤ او دا اعلان به ډیر واضحه وی، دا اعلان به داسې نه وی جناب سپیکر، آیا تپوس کول غواړو چې دا مونږ د کومو علاقو منتخب ممبران یو، مونږ به د دے خلقو په رحم و کرم ناست یو، آیا د دے صوبې وسائل دا د دے خلقو ذاتی جاگیر دے؟ آیا دا د دے صوبې وسائل دا د دے اپوزیشن د ممبرانو د اولس حق په دیکښې نشته جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، په دے ټولو حلقو کښې عوام منتخبو ممبرانو ته کنټرل کوی، بدے ردے ورته وائی، آیا د حکومت ناکامی زمونږ ناکامی ده، آیا د حکومت داخپله وعده باندې نه اودریدل دا زمونږ ناکامی ده جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، مونږ په دے صوبه کښې هغه ماحول جوړول نه غواړو، دا خراب ماحول چې جوړیږی او دا جوړ دے، د دے ذمه وار داحکومت دے او زه په ډاګه وایم، په ډاګه چې نن دوئ دے ایمان تیر کړی، دوئ دے په ډاګه اووائی چې مونږه دے اپوزیشن سره به بیا دا کومه خبره شوه جناب سپیکر، مونږ ته نن ځان په دے خبره بد ښکاری چې دے خلقو سره بیا کښینو، دوئ سره خپله خبره نشته آیا د دوئ اختیار نشته که نه ددوئ دا غرض دے چې مونږ په دے خبره پوهیږونه، مونږ جناب سپیکر، په دے خبره پوهیږو، زه به تاسو ته د خپلے علاقے مثال درکړم، د 2014 د 2015 واړه واړه سکیمونه چې دیو کروړو او د دوه کروړو اووه کاله پینځه کاله جناب سپیکر، دا د هغې سکیمونو اوشو چې فنانس وائی چې مونږ سره پیسے نشته، مونږ بیا بیا دا خبره کوؤ چې آیا دا صوبه په مالی توګه دیوالیه شوه، د دے وجوهات څه دی، دا خلقو ته بیان کړئ چې دا Re-appropriation دوئ د ځان د پاره کوی، د کچن کیبنټ د پاره ئے کوی جناب سپیکر، او هغه د اپوزیشن حلقې چې دی هغه محرومه دی جناب سپیکر، زه دهمکی ورکول نه غواړم، هرګز دهمکی ورکول نه غواړم خو دا ضرور وئیل غواړم چې نن به دا حکومت ماته اعلان کوی، که هر اعلان دے کوی، که دے دا اعلان کوی چې اؤ واقعی مونږه اپوزیشن سره کومے وعدے کړے دی، کومه خبره مو کړے ده، هغه برابروؤ، یا مونږ ته څه مشکل دے، مشکل دے هم بیان کړی او که دغه نه وی نو په ډاګه دے اووائی چې مونږه دے اپوزیشن له فنډ نه ورکوؤ، بیا به مونږ خپله جرګه اوکړو چې مونږه هر څه کوؤ، بیا په مونږ دا الزام

نه لګی چې تاسو قانون په لاس کښې اخلئ ځکه چه قانون تاسو په لاس کښې اخستے دے ، د اختیار ناجائزه استعمال تاسو کوئ، ناانصافی تاسو کوئ، دلته د فنډونو په تقسیم کښې ذاتی خوښنه او ناخوښنه تاسو کوئ، دلته په دے صوبه کښې دا حکومت د اپوزیشن د حلقو سره نامناسبه رویه دا تاسو کوئ، نو که بیا مونږ خپل عوام را اوباسو، که مونږ په اسمبلئ راځو، که مونږ په سی ایم هاؤس راځو، که مونږ په هر ځائے راځو، دا ګیله به بیا زما نه او زما د دے اپوزیشن د ممبرانو نه او د هغوی په شا چې کوم لکهونه خلق ولاړ دی، د هغوی نه به بیا دا ګیله څوک نه کوی چې دے خلقو قانون په لاس کښې واخستو یا دا اړے ګړے جناب سپیکر، جوړ کړو۔ جناب سپیکر، زمونږ په تاسو اعتماد دے ، زمونږ ستاسو نه طمع ده چې دا کومه ناانصافی دوئ روانه کړے ده، نن خوشدل خان خبره اوکړه، بهادر خان حاجی صاحب هم خبره اوکړه، دا د دے صوبې فنډ تاسو ایم این ایز له ولے ورکوئ، ستاسو په مرکزی حکومت کښې مرکزی حکومت ستاسو نه دے عمران خان صاحب دے هغوی له یو یو ارب روپئ ورکړی، زمونږ صوبې ته به راځی، مونږ پرے خوشحاله یو خو د دے صوبې فنډ چې تاسو دے منتخبو ممبرانو له نه ورکوئ او د پی ټی آئی ایم این ایز له ئے ورکوئ، دا فنډ به اسانه د دے اپوزیشن د ممبرانو نه هضم نه کړی چې په کوم ځائے کښې دوئ افتتاح ګانے کوی د دے نه به تشدد جوړیږی، د دے نه به تصادم جوړیږی، د هغې ټوله ذمه داری چې ده دا به په دے حکومت وی جناب سپیکر، دا به په اپوزیشن نه وی۔ جناب سپیکر، زما دا طمع ده چې تاسو مینځ ته شوی وئ، تاسو خپله خبره ضرور اوکړئ او حکومت ته به مونږه انتظار اوکړو چې حکومت کومه خبره کوی، زما امید دے ان شاء الله چې تاسو به اپوزیشن سره چې کوم ظلم روان دے ، کوم زیاتے روان دے ، تاسو به نن خامخا د کسټوډین آف دی هاؤس په حیثیت باندې دلته به تاسو خپل رولنګ چې دے جناب سپیکر، دا به ورکوئ، مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *تھینک یو بابک صاحب، میں صرف یہ اتنا کہنا چاہونگا کہ جو میٹنگ ہم نے رکھی تھی سی ایم صاحب کے ساتھ اور جو اس میں Decisions ہوئے تھے، ان شاء اللہ ان پہ عمل کراؤں گا، میں اور اسی اگلے دو چار دنوں میں میں اسی کمیٹی کی میٹنگ سی ایم صاحب کے ساتھ دوبارہ کرواتا ہوں، میں خود*

ہونگا اور یہ پوائنٹس ہم وہاں ان کے سامنے رکھیں گے کہ اس میں جو جو چیزوں پہ عمل ہوگیا وہ بھی آپ بتائیں گے اور جو عمل نہیں ہوا وہ چونکہ ایک ایگریمنٹ تھا تو ان شاء اللہ وہ پورا ہوگا، چونکہ اس کا میں خود اس کا Witness ہوں۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ابھی لطف الرحمان صاحب کو تقریر کرنے دیں۔

جناب منور خان: میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، آج ہم سارے ایم پی ایز جتنے بھی یہاں پہ بیٹھے ہیں، ہم کم از کم سارے ایم پی ایز یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو بھی پارلیمانی لیڈرز آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں اور انہوں نے آپ سے بات کی ہے، اس پہ عمل نہیں ہوا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عمل کرائیں گے ان شاء اللہ، عمل کرائیں گے۔

جناب منور خان: آج ہم نے اپنی میٹنگ بلائی ہے جناب سپیکر، پہلے بھی وعدے کر چکے لیکن ان پہ عمل نہ ہوا (تالیاں) آپ کے وعدوں پہ دوبارہ اب ایسا نہیں کرتے کہ ہم سے آپ وعدہ کریں، ہمارے پارلیمانی لیڈر کے ساتھ آپ وعدہ کریں اور پھر ہم یہاں پہ بیٹھ کر اپنی میٹنگ کریں اور اس پہ عمل نہیں ہوتا کیونکہ یہاں پہ بڑے افسوس کی بات ہے صرف پورے صوبے میں جتنے بھی ڈسٹرکٹس ہیں، سارے 26 ڈسٹرکٹس میں ڈیڈک کے چیئرمینوں کی Nomination ہوگئی ہے، صرف 2 ڈسٹرکٹس باقی ہیں، ایک ڈی آئی خان کا اور ایک لکی کا کیوں، کیا یہ ڈسٹرکٹس اس صوبے کے نہیں ہیں؟ لہذا آج ہم اپنا یہ سارے ایم پی ایز،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں۔

جناب منور خان: میرے خیال میں اگر آپ اس بات پہ میرے ساتھ ہیں، یہ تو سارے آپ کھڑے ہو جائیں اس بات پہ کہ اس کے بعد جو بھی آپ بات کریں گے، ہم آپ کے ساتھ نہیں چلیں گے اور آج یہ کھلے عام بر سر عام اعلان ہے کہ اس کے بعد پارلیمانی لیڈرز اگر آپ کے ساتھ جو بھی بات کریں، ہم اس کو کم از کم پھر ماننے کے لئے تیار نہیں ہونگے، یہ ہماری آپ کے ساتھ یہ کمٹمنٹ، آج اناؤنسمنٹ ہے اور Threat بھی سمجھیں، دھمکی بھی سمجھیں، ریکویسٹ بھی سمجھیں، آج ہم نے فلور پہ اپنی بات کہی ہے اور آج ہم نے پانچ بجے اپنی میٹنگ کال کی ہے، اس پہ ہم فیصلہ کریں گے کہ آپ کے ساتھ ہم بیٹھیں

گے، بلکہ فیصلہ ان شاء اللہ یہ ہوگا کہ آپ کے ساتھ ہم دوبارہ نہیں بیٹھیں گے جب تک آپ اس پہ عمل نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے جو بات کی ہے، ہوگا ان شاء اللہ، آپ یقین رکھیں، میں اگلے دو چار دنوں میں، دو دنوں کے اندر ٹائم لیتا ہوں، وہ کمیٹی بیٹھے گی اور ان شاء اللہ جو آپ کے گلے شکوے ہیں ان شاء اللہ دور ہوں گے۔ آپ کو میں اس نہج پہ نہیں جانے دوں گا کہ جو Point of no return بن جائے، ان شاء اللہ تعالیٰ جو بھی مسئلے ہیں باہمی، یہ طے ہوا تھا اور یہ چیف منسٹر صاحب کے اپنے الفاظ تھے کہ جو ایشوز آپ کے چھوٹے موٹے ہیں، وہ کمیٹی اپنے طور پہ حل کرے اور جو بڑے ایشو ہیں وہ میرے پاس لے کر آئیں، تو میں ان شاء اللہ ٹائم مقرر کرتا ہوں ایک دو دن کے اندر ان شاء اللہ، آپ یقین رکھیں کہ یہ معاملات حل ہوں گے ان شاء اللہ۔

جناب منور خان: جناب، کب تک حل ہوں گے ؟

جناب سپیکر: میں آج کل، میں ایک دو تین دن کی بات کر رہا ہوں، وہ ویسے Friday تک نہیں ہیں، پشاور میں تو Next week میں میں یہ میٹنگ آپ کی رکھ لوں گا اور پھر اگر نہ ہو تو پھر آپ بے شک احتجاج کریں اور لطف الرحمان صاحب بات کر لیں، لطف الرحمان صاحب، ان کا ایک پوائنٹ آف آرڈر، اگر اجازت دیں کیونکہ وہ ممند واقعے کے اوپر کرنا چاہتے ہیں، نثار خان صاحب۔ جی، بندوں کی ڈیتھ ہو گئی ہے، Mines collapse ہونے سے، دیتے ہیں اجازت آپ ؟

جناب لطف الرحمان: جی، اجازت ہے۔

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب، ډیره مننه لطف الرحمان صاحب۔ د زیارت د غره حادثه ډیره دردناکه ده، ډیره تکلیف ده ده، دیکښې ټوټل د شپیتو نه واخله تر د اتیاؤ کسانو پورې ځانونه ضائع شو او د هغوی نن آوازونه خاموش شو۔ دا واقعه شوې وه په پانچ بج کر بیس منټ باندې، مونږه که په موقع باندې په وخت څه لږ هم کړے وے ځکه چې هغه خلقو ټیلیفونونه کول، خپل کورونو خپلو نمبرو ته چې د خدائې د پاره زمونږ ځانونه بچ کړئ او هیچا په هغې کښې د هغې وخت پورې هیڅ کوشش او نه شو او هلته کښې څومره ځانونه ګیر دی، هغه ټول آوازونه خاموش شو او هغوی مړه شو، هغوی چغې وهلې، ټیلیفونونه ئې کول او هیڅ امداد نه وو تر اوسه پورې، زه پخپله هلته ولاړ ووم، د شپې دولس نیمې

بجې پورې مونږ شل ډيډ باډئ ويستلې او بيا مونږ ته د هغه وخت نه وئيل کيدل کله چې دا راولويدو او مونږ ته دا وئيل کيدل چې يره اوس مشينرى راروانه ده، هيوى مشينرى راراونه ده، اوس د موټر وے نه کوزه شوه، اوس په دې لار کښې راراونه ده خو تر ننه پورې څلريشت ګهنټې اوشوې هلته هيوى مشينرى نه ده تلې، هلته چې څومره ډيډ باډئ دى که حکومت دا سنجيدګئ سره نه اخلى او هلته څومره ډيډ باډئ دى نو دا په راتلونکې څلور مياشتو کښې هغوى نشى راوستلې، تر اوسه پورې څلريشت ګهنټې، بيا د هغې نه دومره لويه خطره نوره دا ده چې عوام مجبور دى چې هغوى راشى او د خپلو لاشونو د ويستو د پاره په اپنى مدد آپ دغه غره ته اوخيژى نو بيا په زرګونو او په سلګونو نور لاشونو ته تاسو انتظار اوکړئ ځکه چې دغه غر به راخوئيږى۔ حکومت بالکل په دغه کښې هيڅ توجه اوسه پورې نه ده ورکړې، خاموش دى څلريشت ګهنټې اوشوې، بيګاه چې مونږ ته اووئيلې شو چې تاسو ته هيوى مشينرى را راونه، د موټر وے نه کوزه شوه، دولس نيمې بجې زه د هغه ځائې نه واپس شوم۔ په شبقدر کښې ما ته صرف يو جرنيټر په نظر باندې راغے چې هغه لائټنګ د پاره راروان وؤ، ډيره د افسوس خبره درته اوسه پورې، او دغه واقعه هسې نه ده شوې، دے له به مونږ دا رخ نه ورکوؤ چې دا هسې شويده، د دغې نه مخکښې دلته څه بلاسټنګ شوے دے په هغه بلاسټنګ په وجه باندې دغه ټول غر راخوئيدلے دے او دغه ټول کسان او دغلته مشينرى دغلته ګاډې په ديکښې ګير شويدى، تر د اوسه پورې په دې باندې هيڅ ايکشن نه دې اغستلے شوے، پکار دا وه چې صوبې د پاره سپيشل ډيسک مقرر کړے وے او دا ئې منعقد کولے او دې واقعه ته پخپله ولاړ وے او د دې ملک نه دلته غټه مشينرى راغلې وے۔ زه فوج ته اپيل کوم د دې ايوان په وساطت باندې چې آرمى دې د پاره ايکشن اوکړى او هغه د راشى ځکه چې زمونږ د صوبائى حکومت نه تر اوسه پورې هيڅ نه دى شوى، څلريشت ګهنټې شوے دى، هيڅ عمليات نيشته، د وائنا خبره به نه کوؤ، مونږ په بيانونو کښې ډيرې خبرې کوؤ، مونږ په بيانونو کښې ټول ملک فتح کوؤ، ټول ملک ترقئ ته آسمان، سپوږمئ ته رسوؤ خو خدائې ګواه دے ما چې دا پوائنټ آف آرډر دلته راوړو، اوس مې هم هلته کسان ناست دى، تپوس مې اوکړو، زه منم چې منسټر

صاحب هغلته تلے وؤ، زه منم چې آئی جی پی صاحب هغلته تلے دے خو صرف د شخصیاتو په تلو مسئله نه حل کیږی، مسئله په عمل حل کیږی، مسئله په مشنیرئ په تلو حل کیږی او پکار دا ده چې زما منسټر صاحب نن هلته په مهمندو کښې ناست وے، دلته ما سره په ایوان کښې نوے ناست، پکار ده چې دا دوئ هلته پخپله کولې او د دې نه پس نن مونږه دا مسئله چې ایشو دلته اوچته کړه، د دې نه پس به مونږ پخپله ټول هلته کښینو، سره د دې سپیکر صاحب، ریکویسټ کوم، زما په علاقه کښې په ملاله مهمنده چې د خپل عزت د پاره ئې، خپل عزت ئې بچ کړے وو، د پښتنو سر ئې اوچت کړے وو، هغه نن محفوظ نه ده۔ هغه بله ورځ په هغې باندې ډزې اوشوې، د دې ایوان په وساطت د هغې د سیکیورټۍ مطالبه کوم او کله هغې ته سیکیورټۍ نه ملاویږی نو مونږ به بیا هغلته نن زما د پارټۍ مشر ایمل ولی خان صاحب ما ته کار سپارلے دے چې بیا پخپله د پارټۍ ورکران د هغې د تحفظ د پاره هلته ورشی۔ یو بله جی۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نثار محمد خان صاحب، یو منټ جی، تاسو چې کوم پوائنټ اوچت کړو، هغه زیارت د غر والا، دا ډیره قابل افسوس خبره ده، ډیره غټه د صدمې خبره ده، پکار دے چې هغې باندې مونږه د ګورنمنټ Stance واخلو، تاسو پکښې نور پوائنټس مه را والئی چې دا پکښې غائبه نشی، وړمبې دا غټه خبره ده پکار دې چې هغه راښکاره شی جی۔ جی عارف احمد زئی صاحب، عارف احمد زئی صاحب۔

<u>جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے معدنیات):</u> شکریه سپیکر صاحب۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> *جناب سپیکر، مجھے اجازت دیں تاکہ میں بھی بات کر سکوں۔*

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عارف، یو منټ بلاول پرے خبره کول غواړی۔ جی بلاول صاحب۔

<u>جناب بلاول آفریدی:</u> *تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میرے کولیگ نثار محمد صاحب نے ذکر کیا ضلع مہمند میں زیارت ماربل پہاڑی حادثہ جو ہوا ہے، ہم ان کے گھر والوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اللہ تعالیٰ شہداء کے درجات بلند اور ورثاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ گورنمنٹ یا گورنمنٹ کے جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں یا آگنائزیشنز ہیں، وہاں پہ لاشیں ابھی بھی پڑی ہوئی ہیں اور اس پہ*

ابھی تک کوئی سیریس ایکشن نہیں لیا گیا، تو ہم گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس پہ جتنا جلدی ہو سکے اس پہ فوکس کیا جائے لاشوں کو نکالا جائے تاکہ وہ لاشیں جو ہیں اپنے لواحقین جو ہیں ان کے پاس پہنچایا جائے اور ایک پیکیج کا اعلان کیا جائے کیونکہ وہ غریب لوگ ہیں کیونکہ وہ غریب لوگ ہیں اور دیہاڑی مار لوگ ہیں، وہ دن کے پانچ سو، ہزار روپے کماتے ہیں، اپنے بچوں کے لئے دو ٹائم کھانے کے لئے، تو مہربانی کریں کوئی اچھا پیکیج بھی اناؤنس ہو جائے، ان کے لئے تو گورنمنٹ کی مہربانی ہو گی۔ تھینک یو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب عارف احمد زئی صاحب۔

معاون خصوصی برائے معدنیات: شکریه، سپیکر صاحب۔ واقعی دا ډیره افسوس ناک واقعه وه پرون شوې وه او غر چې کوم دے پورا راغوځيدلے وؤ، وړمبئ خبره دا ده چې زه نن سحر وختی د وزیر اعلیٰ صاحب په هدایات باندې سپاټ ته تلے یم، او هر یو شے ما پخپلو سترګو کتلے دے۔ نمبر ایک خبره دا ده چې هلته کوم، د نثار صاحب کومه خبره ده هیوی مشینری نه ده رسیدلې، وړمبئ خبره زه دا کوم چې پرون چې کله نه واقعه شویده، د هغه ټائم نه زه چې کوم ډی سی مهمند پلس د هغې سره Surrounding کښې چې څومره ډسټرکټس دی، د هغوی ډی سیز سره زما رابطه وه او فوری طور د ډسټرکټ مهمند چې کوم ریسکیو ټیم وؤ، هغه فوری رسیدلے وؤ، د هغې نه بعد د ډسټرکټ چارسده ټیم د هغې نه بعد رسیدلے وؤ، بیا ورسره د ډسټرکټ باجوړ ټیم رسیدلے وؤ، بیا ډی جی ریسکیو چې کوم دے، د پشاور پورا ټیم هلته Deploy کړے وؤ، او د هیوی مشینری د پاره وزیر اعلیٰ صاحب دوه ځله زما سره بیګاه خبرې شوے دی او هغوی بیا آرمی سره هم رابطه کړې وه، د آرمی جوان هم هلته موجود وؤ۔ سحر چې زه لاړم نو هلته زمونږ ډی جی ریسکیو موجود وؤ، ډی جی مائنز موجود وؤ، چیف انسپکټر مائنز موجود وؤ، د هغوی پورا عمله موجوده وه او د هغوی چې کوم، لوکل خلق موجود وو، د هغوی د خلې خبره زه تاسو ته کوم چې هغوی په دې باندې بالکل مطمئن وؤ، چې مونږ ته چې کوم دے بروقت امدادی کارروائی را رسیدلې ده، هغه لوکل خلقو په هغه ځائې کښې ما ته اووئیل (تالیاں) ما دومره Expect کوله نه چې دومره تیزئ سره هلته به چې ریسکیو اهلکار رسیدل خو زه هغوی ته خراج تحسین پیش کوم ریسکیو اهلکارو ته، د مائنز ډیپارټمنټ اهلکارو ته،

ورسره ورسره د آرمی اهلکارو ته چې هغوی هلته رسیدلی وؤ۔ د هیوی مشینری کومه خبره چې دوئ کوی، په اصل کښې هلته هیوی مشینری دې وخت کښې ضرورت نیشته، کوم مشینری چې موجود ده هغوی لګیا دی کار کوی او هغه ځائې کښې سیچویشن دا دے که هیوی مشینری هلته اورسی او دوباره هلته کار شروع کړی نو خدانخواسته یو بله سانحه کیدې شی ځکه چې هغه غر چې کوم دې هغه بالکل زوړند دے، کمې ګټې چې راغورځیدلې دی، ډیر معمولی هغه باندې دی، که فرض کړه دغه ځائې کښې دا مشینری کار شروع کړی نو Hang خدانخواسته بله سانحه هم کیدې شی۔ موجود ټائم پورې 19 ډیډ باډیز راویستې شوے دی، سیون په هغه کښې انجرډ دی او د هغه ځائې د لوکل خلقو وائنا مطابق شپږ یا اووه کسان هم دې وخت کښې مسنګ دی، یعنی انیس کسان شته چې یره سو کسان، ډیرهـ سو دی خو هغه ځائې کښې چې کوم Rumors موجود خلق وؤ، د هغوی د وائنا مطابق چهـ سات کسان دا اوسه پورې مسنګ دی، انیس ډیډ باډیز راوتې دی، شپږ اووه په هغې کښې انجرډ وؤ، هغه هسپتالونو ته رسیدلی دی، دا صورتحال دے نو داسې هیڅ قسمه خبره نیشته چې ګنی یره حکومت چې کوم دے د دې نه نا خبره دے او یا حکومت په هغې کښې ایکشن نه اغستې، کویئک ایکشن اغستې شوے دے او زه وختی سحر رسیدلې یم، هلته ډی جی ریسکیو پخپله موجود وؤ، ډی جی مائنز موجود وؤ، ډی جی پی ډی ایم اے موجود وؤ، چیف انسپکټر آف مائنز موجود وؤ، داسې هیڅ قسمه خبره نیشته۔ نثار صاحب چې کوم دے تسلی دې ساتی، ان شاء اللّٰه حکومت چې کوم دے ویخ دے او بروقت خپله کارروائی به کوی۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تهینک یو جی۔ دې نه مخکښې، لطف الرحمان صاحب، تاسو له به فلور درکوم جی خو زه یو اناؤنسمنټ کومه جی۔ دې نه مخکښې میډم نګهت اورکزئی، لږ ما له موقع راکړئ جی، لږ (شور) میډم نګهت اورکزئی یوه خبره کړې وه چې د پولیس ډیپارټمنټ څوک نیشته، نو عبدالرشید صاحب ایس ایس پی (کرائمز) هغوی راغلې وؤ، چونکه سپیکر صاحب اووئیل چې دغه ختم شو نو هغه هغوی واپس اولیږلو نو هغه پینځه بجې راغے، دلته ئې خپله حاضری

اولګوله او بیا واپس لاړو، ستاسو نوټس کښې مې راوسته صرف جی۔ لطف الرحمن صاحب۔

جناب نثار احمد: زه دې نه مطمئن نه یم او که تاسو زما خبره نه اورئ، زه واک آؤټ کوم د دې هاؤس نه۔

(اس مرحلہ پر جناب نثار محمد خان اور عوامی نیشنل پارٹی کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره د افسوس خبره ده، ډیر د افسوس مقام دے چې په داسې ایشوز باندې هم خلق سیاسی پوائنټ سکورنګ کوی لګیا دی او مطلب دا دے چې یو منسټر په فلور باندې ایشورنس ورکړو چې دا دا څیزونه اوشو او بیا هم خلق سیاسی پوائنټ سکورنګ کوی، نو دا دې وخت کښې بحیثیت قام، بحثیت پښتانه، وائی د پښتنو دا یو خبره زده خو زه په افسوس کوم د دوئ په رویه باندې۔ لطف الرحمن صاحب۔

جناب لطف الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سب سے پہلے تو جناب سپیکر، نثار خان نے جو واقعہ بیان کیا اور جو حادثہ ہوا ہے، ہم ان کے اہلخانہ کے ساتھ ان کے ساتھ تمام لوگ جتنے اس میں فوت ہوئے یا حادثے میں شہید ہوئے ہیں، ہم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب، اگر آپ ایک اجتماعی دعا بھی ان لوگوں کے لئے کرائیں تو بہتر ہو گا جی۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب لطف الرحمان: جناب سپیکر! حکومت سے جو مطالبہ انہوں نے کیا ہے، سنجیدگی سے اس کو لینا چاہیئے اور ریسکیو فوراً ہونی چاہیئے، جو زخمی ہیں ان کو فوراً طبی امداد ملنی چاہیئے اور ان کے گھرانوں کو جو تکلیف پہنچی ہے اس کا فوری طور پر مداوا ہونا چاہیئے جناب سپیکر، اس کی ہم بھرپور طور پہ تائید کرتے ہیں کہ اس میں ان لوگوں کا مداوا ہو اور ان کو وہ سب کچھ ملے جو ان کو تکلیف پہنچی ہے۔ جناب سپیکر، یہاں پہ جو بحث چل رہی ہے وہ بنیادی بات یہ ہے کہ اس وقت صوبے میں عملاً ترقیاتی کام بالکل بھی کہیں پر بھی نہیں ہیں اور اگر ہو رہے ہیں تو مجھے شاید جو معلوم ہے تو شاید چند اضلاع میں وہ کام ہو رہے ہیں، باقی اضلاع، باقی حلقوں میں کسی حوالے سے کوئی ڈیویلپمنٹ کا کام نہیں ہو رہا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہم نے یہ رونا بہت پہلے رویا کہ ہمارے صوبے نے یہ اسمبلی منتخب کی ہے، اسمبلی آئی ہے اس لئے ممبران آئے ہیں، اس کے پیچھے لاکھوں

لوگ ہیں جناب سپیکر، اوراس کی نمائندگی کرنی ہوتی ہے، ہم نے یہاں پر اسمبلی کے اندر، اور اگر ہم اسمبلی میں وہ نمائندگی صحیح انداز میں ادا نہ کریں تو پھر قوم سوچے گی کہ ہم نے اسمبلی میں آپ کو بھیجا کیوں ہے؟ اگر ہم ان کے علاقوں کے مسائل کو حل نہ کرسکیں جناب سپیکر، تو وہ کہیں گے کہ ہم نے آپ کو اسمبلی کا ممبر بنایا کیوں ہے جناب؟ تو یہ تو حق بنتا ہے ان لوگوں کا اور حق بنتا ہے ہماری حکومت کے اوپر کہ ان لوگوں کے مسائل حل ہو جائیں اور اسی حوالے سے مختلف تجاویز ہمارے اپوزیشن کے لیڈر جناب اکرم خان درانی صاحب نے اور ان کے ساتھ ہمارے دوسرے ممبران نے مل کر چیف منسٹر کے ساتھ پہلے میٹنگ ہوئی تھی اور وہ ہوئی تھی اسی لئے کہ ہم نے صوبے میں اپنا ڈیویلپمنٹ جو پروگرام ہے وہ کس انداز میں کرنا ہے اور کونسا موثر طریقہ ہوگا کہ جس میں تمام حلقوں کو مسائل کا حل ملے، وسائل ملیں جناب سپیکر، لیکن وہ کبھی بھی، جو پچھلی بھی میٹنگ ہوئی ہے تو اس حوالے سے کسی پر بھی عمل نہیں ہوا اور پھر آپ نے دیکھا کہ یہاں اسمبلی میں ہماری اپوزیشن کی طرف سے شور مچا، واویلا ہوا، احتجاج ہوا، اسمبلی کے حوالے سے بھی ہوا اور حکومت کے حوالے سے بھی ہوا اور پھر آخر میں سپیکر نے ایک کردار ادا اس میں اور پھر تمام اپوزیشن کو بٹھایا اور اپوزیشن کے ساتھ بیٹھ کر انہوں نے کہا کہ اب جب ہماری کمیٹی بیٹھی ہے اور پچھلی جو کمیٹیاں تھیں، ان میں بھی ہمارے سینیئر منسٹرز سارے بیٹھے ہوتے تھے، سینیئر منسٹرز تھے، دوسرے منسٹرز تھے ان میں، اور ہمارے ساتھ میٹنگز ہوتی رہیں لیکن کسی پر عمل نہیں ہوا جناب سپیکر، اور پھر اس کے بعد یہ میٹنگ ہوئی جس کی سربراہی سپیکر صاحب نے کی، پھر اس کے بعد چیف منسٹر کے ساتھ ملاقات ہوئی جناب سپیکر، چیف منسٹر نے بھرپور انداز میں ہمیں ایک اعتماد دلایا کہ اس دفعہ ان شاء اللہ ہر چیز پر عمل ہوگا اور اپوزیشن کے حلقوں کو Ignore نہیں کیا جائے گا اور ہم اپوزیشن کو بھرپور انداز میں جو بھی فارمولا طے ہوا، اس بنیاد پر ان کے حلقوں کو فنڈ ملیں گے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس حکومت کے دو سال ہوئے ہیں، دو سال میں میں اپنے حلقے کا آپ کو خلفاً کہہ سکتا ہوں کہ ایک روپے کا فنڈ بھی ہمارے حلقے میں نہیں لگا جناب سپیکر، ایک روپے کا فنڈ بھی، دو سالوں میں ایک روپے کا فنڈ بھی نہیں لگا جناب سپیکر، اور پچھلے سال میں اگر کوئی فنڈ ملا بھی تھا اس حلقے کے لئے تو وہ بھی Lapse ہو گیا جناب سپیکر، اور ہم نے حکومت سے بات کی تھی کہ Liability کے حوالے جو ہمارے حلقوں کے مسائل تھے، کیا آپ ہمیں وہ Liability بھی دینگے اور ان کو وہ مزید فنڈ فراہم ہوگا جناب سپیکر، انہوں نے وعدہ کیا لیکن آج تک وہ Liability بھی نہیں مل سکی اور آگے جو ہمارے نئے ڈیویلپمنٹ پروگرامز تھے، ان میں کوئی پیسہ جناب سپیکر، تو آپ

ہمیں بتائیں اور پھر اس کے بعد اور بھی نکات تھے جس میں ہماری میٹنگ میں طے ہوئی، جیسے بابک صاحب نے اس کا ذکر کیا، کلاس فور کے حوالے سے ہوئی تھی، Liability کے حوالے ہوئی تھی، فنڈ کے حوالے سے ہوئی تھی، ایک فارمولا طے ہوا تھا، اصول طے ہوا تھا اور ہم نے کہا کہ ہم سپیکر کے کہنے کے مطابق ہم اس اسمبلی کو جو روایتی انداز ہے اس اسمبلی کا، اس صوبے کی اس روایت کے ساتھ ہم نے اپنی اس اسمبلی کو چلانا ہے لیکن حالات یہاں پر ہیں، ابھی پچھلے دنوں میں ٹائم ٹو ٹائم ان کے ساتھ ہمارے جو منسٹرز بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا ہمارا ذکر ہوتا رہتا ہے کہ آپ Ignore کر رہے ہو اپوزیشن کو اور یہ اپوزیشن کے ممبران احتجاج کر رہے ہیں، ہم سے احتجاج کر رہے ہیں کہ ان کے مسائل حل نہیں ہو رہے ہیں، تو آخر آپ حکومت کے لیول پر، چیف منسٹر کے لیول پر، سپیکر کے لیول پر، منسٹروں کے لیول پر، سینیئر منسٹروں کے لیول پر آپ جب کمٹمنٹ کرتے ہو، تو ہمیشہ دنیا میں ایک لیول ہوتا ہے اور اس لیول پر اگر آپ کمٹمنٹ کرتے ہیں، اس کمٹمنٹ کو آپ پورا نہیں کرتے جناب سپیکر، تو پھر کوئی بھی ادارے نہیں چل سکتے، کوئی بھی مسائل نہیں ہوتے۔ اگر آپ کمٹمنٹ کرتے ہیں اور اس کمٹمنٹ کو آپ پورا کرتے ہیں تو پھر جا کر ایک اعتماد کی فضا بحال ہوتی ہے جناب سپیکر، اعتماد ہوتا ہے کہ اب شاید جو بات کرتے ہیں اس بات میں وزن ہے، وہ اس کو پورا کرینگے، اس پر عمل ہوگا، اس پر عمل کے نتیجے میں لوگوں کے مسائل حل ہونگے اور ان لوگوں کو وسائل ملیں گے حکومت کی جو ذمہ داری ہے اور ہم اس ذمہ داری کا احساس یہاں پر ہم دلاتے رہتے تھے جناب سپیکر، لیکن اب تک شنوائی نہیں ہوئی، ہمیں مجبوراً اس کو ایجنڈے پر لانا پڑا اور بحث کے لئے لانا پڑا تاکہ ہم ایک دفعہ پھر یہ احساس دلا سکیں کہ جو اپوزیشن کے حلقے ہیں وہ بھی آپ کے صوبے کا علاقہ ہے، وہ ایسا نہیں ہے کہ جاپان اور جرمنی کی طرح ہم نے کہیں اور سے اٹھا کر جرمنی کے ساتھ جاپان کو ملا دیا بلکہ یہ ہمارے اسی صوبے کا حصہ ہیں کہیں اور سے نہیں آیا اور نہ کہیں اور سے ہم نے اس کو شامل کیا، تو یہ حلقے بھی آپ کے ہی اس صوبے کے ہیں اور ان حلقوں کو آپ Ignore نہیں کر سکتے، اس کو کس پاداش میں سزا دیں گے کہ آپ نے حکومت مخالف لوگوں کو ووٹ دیا، اس لئے ہم آپ کے حلقے کو کوئی بھی ایک روپے فنڈ نہیں دینگے، آپ کے مسائل کو حل نہیں کرینگے، آپ کا حق نہیں بنتا، آپ کا پاکستان پر حق نہیں بنتا، کس بنیاد پر آپ ان کو Ignore کرینگے جناب سپیکر، تو یہ باتیں ہوئی تھیں، یہی بنیاد تھی، اسی اعتماد کے ساتھ ہم بیٹھے تھے اور اب سپیکر صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ دوبارہ ہم بیٹھیں گے اور دو تین دن میں میرے خیال میں یہ بیٹھنا جو ہوگا، یہ میری ریکویسٹ ہے آپ سے بھی اور آپ کے توسط سے سپیکر صاحب، اس کو چیئر

کر رہے تھے، اس سے بھی اور حکومت سے بھی اور چیف منسٹر سے بھی کہ اب اگر آپ بیٹھیں تو سنجیدگی سے اس مسئلے کو حل کریں اور عملی طور پر اس پر اقدام ہوں تو نتائج اس کے نکلیں گے ورنہ حالات آپ کے سامنے ہیں اور پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، کسی کو بھی فائدہ نہیں ہے، اگر ہم یہاں پر کوئی آپ کی پالیسوں پر سنجیدگی سے، دلیل کے ساتھ اور ہم پازیٹیو اگر کوئی تنقید کریں اور ہم آپ کے مسائل کے حوالے سے بات کریں، پالیسی کے حوالے سے بات کریں، ایک بہترین اسمبلی ہوتی ہے کہ اپوزیشن ٹائم ٹو ٹائم آپ کو احساس دلاتی رہی ہے لیکن آپ وہ ماحول ہی Create نہیں کر رہے ہیں، ذمہ داری تو حکومت کی ہوتی ہے، حکومت کو ہی دل بڑا کرنا ہوتا ہے جناب سپیکر، لیکن حالات یہاں پر یہ ہیں کہ ہمیں بتانا پڑتا ہے کہ حکومت کی ذمہ داری کیا ہے، حکومت کو دل کتنا بڑا کرنا چاہئیے؟ ہمیں بتانا پڑتا ہے جبکہ یہ حکومت کو چاہئیے تھا کہ ان کا دل بڑا ہوتا اور ہم سے بات کرتی اور پھر مجبوراً ہمیں بات کرنا پڑتی ہے اس صوبے کے لئے، صوبے کی عوام کے لئے، اور صوبے کی بہتری کے لئے ہمیں بات کرنی پڑتی ہے جناب سپیکر، تو یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے جو بھی ممبران یہاں پر بیٹھے ہیں ان سب کی ذمہ داری بنتی ہے جناب سپیکر، اور جناب سپیکر، میں یہاں، ہمارے ایجنڈے کے مطابق سی پیک کا مسئلہ بھی ہے اور عنایت اللہ خان صاحب اس حوالے اپنے علاقے کے سی پیک کے جتنے بھی فوائد اس صوبے کو ملنے چاہئیں انہوں نے بھی بات کرنی ہے اور اپنے علاقے کی ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے سی پیک کے نیچے ہونا ہے، اس کی بات بھی وہ کرینگے لیکن میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ جو منصوبہ ہم نے گیم چینجر کے حوالے سے شروع کیا تھا کہ ملک کی قسمت بدلے گی جناب سپیکر، لیکن آج تک وہ دو سالوں سے اگر ہمارے روٹس کا مسئلہ ہے تو آج تک وہ کمپلیٹ نہیں ہو سکا۔ اس کے نیچے اگر بہت سارے پراجیکٹ جناب سپیکر ہونے تھے وہ کمپلیٹ نہیں ہو سکے۔ ہم نے چائنہ کو کیا جواب دیا ہے اور جس کا ہم دوستی کا الاپ پیٹتے رہتے ہیں، پیٹتے رہتے ہیں کہ ہمارا بہت قریبی دوست ہے، اور قریبی دوست ہے اور چین اور کوہ ہمالیہ سے اونچی دوستی ہے اور کیا ہم قلابے لگاتے ہیں جناب سپیکر، لیکن اس کے جواب میں ہم نے ان کو کیا دیا ہے، ہم نے کیسی پالیسی وضع کی، کہ تقریباً ہم نے سی پیک کے پورے پروگرام کو تقریباً رول بیک کرنے کی کوشش کی جناب سپیکر۔ تو ہم چاہتے تھے کہ اس ملک کو فائدہ ہو اور وہ روٹ بنے، وہ جو دو سالوں سے مسلسل انتظار ہے، انتظار ہے اور جو بننے چاہئیے تھے، ٹائم پر مکمل ہونے چاہئیے تھے جناب سپیکر، پورے ملک کو فائدہ ہوتا اور سپیکر صاحب، کرپشن سے ملک کو اتنا نقصان نہیں ہوتا، جتنا غلط پالیسوں کی وجہ سے ملک کو نقصان پہنچتا ہے جس کا کوئی مداوا نہیں ہوتا، لہذا آپ ہوش کے ناخن لیں اور

آپ جس طرح کے جو سنجیدہ مسائل ہیں، معاشی لحاظ سے آپ کی کیا صورتحال ہے آپ کے ملک کی، آپ بالکل نیچے لیول پر آ چکے ہیں، غریب غریب تر ہوتا گیا جناب سپیکر، آپ کی پالیسیوں کی وجہ سے، تو آپ کو چاہیئے کہ ہم سنجیدگی کے ساتھ وہ سارے منصوبے جو ملک کی بہتری کے لئے، ملک کی معیشت کی بہتری کے لئے، ملک کو آگے جانا تھا اس سے ہم اس کو نیچے لے کر آئے جناب، اپنی پالیسوں کی وجہ سے، تو ہم تو، یہ احساس ہمیں دلانا تھا، بات کی، میں دو تین باتیں اور ضروری کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں جناب سپیکر، کہ ہمارے وزیرستان میں واقعہ ہوا ہے، بم بلاسٹ ہوا اور جس پر ہم، بم بلاسٹ سے اگر کوئی ہمارے سیکورٹی فورسز کے نوجوانوں کو کوئی نقصان پہنچتا ہے، عام لوگوں کو نقصان پہنچتا ہے جناب سپیکر، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں، کہ اب ہمارے ملک میں مزید یہ سلسلہ رک جانا چاہیئے اور یہ سلسلہ بند ہونا چاہیئے جناب سپیکر، لیکن اس کی پاداش میں جو عام لوگوں کو، عورتوں کو، بچوں کو، لوگوں کو پکڑ کر جس طریقے سے ان کو ذلیل کیا جناب سپیکر، اس کی مثال بھی نہیں ملتی، تقریباً دو سو لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے، ہم ملک کو کس طرف لے کر جا رہے ہیں، کس قانون کے ساتھ ہم دو سو لوگوں کو گرفتار کریں گے، اس کی کیا بنیاد ہوگی جناب سپیکر، وہ علاقہ جس کو آپ نے 'مرج' کیا ہوا ہے، جواب آپ کا تمام صوبہ ایک ہی قانون کے نیچے چلتا ہے جناب سپیکر، آپ مجھے جواب دیں گے، یہ ہماری حکومت جواب دے گی جناب سپیکر، کہ کس پاداش میں ان دو سو لوگوں کو ذلیل کیا گیا اور اس کو نقصان پہنچایا اور ان کو گرفتار کیا ہوا ہے؟ بچے بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں، بوڑھے بھی ہیں اس میں جناب سپیکر، ہم ملک کو آخر میسج کیا دینا چاہتے ہیں عوام کو، قوم کو کیا میسج دینا چاہتے ہیں کہ اس ملک میں کوئی قانون نہیں ہے؟ جس کی مرضی جس کو اٹھا لو، کوئی مسئلہ نہیں ہے، جس کے بنیادی حقوق آپ سلب کر لو، آپ کو کوئی نہیں پوچھ سکتا، تو یہ پھر اس طرح نہیں چلے گا جناب سپیکر، اس ملک کا ایک آئین ہے، اس آئین کے تحت تمام لوگوں کے بنیادی حقوق ہیں جناب سپیکر، ان کو تو پائمال نہیں کیا جا سکتا، اس طرح ملک نہیں چل سکتے جناب سپیکر، ملک کو ایک لائن پر چلانا ہوگا جناب سپیکر، اور جناب سپیکر، دوسری بات میں کرونگا، ہم نے کل جلسہ کیا ہے، ختم نبوت کانفرس کے نام سے آپ یقین کریں جناب سپیکر، مجھے بڑا افسوس ہوا کہ تمام صوبے میں حکومت نے بھرپور انداز میں کارروائی کی کہ کسی طریقے سے گاڑیاں ہم روکیں، لوگوں کے لائسنس لیں، ان کے پرمٹ لیں ان سے اور ہمارے ڈی آئی خان میں تو سٹیڈیم میں گاڑیوں کو جمع کیا، اڈوں پر ان کے مالکان کو دھمکیاں دیں کہ اگر آپ کی گاڑی گئی ہم آپ کے نمبر نوٹ کر رہے ہیں اور پھر ہم آپ کو چالان کریں گے، آپ کا لائسنس منسوخ کریں گے، آپ کا

روٹ پرمٹ منسوخ کریں گے جناب سپیکر، یہ کونسا طریقہ ہے؟ اگر ختم نبوت کانفرنس میں کر رہا ہوں اور کل کے دن میں جو تاریخی دن تھا جناب سپیکر، جس پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا جناب سپیکر، اور ہم نے جو اس آئین نے کامیابی حاصل کی تھی قادیانیوں کے خلاف، اس دن جناب سپیکر، منایا ہے، وہ تو سب کا حق بنتا تھا، پرامن طریقے سے ہم نے یہ کانفرنس کرنا تھی، لوگوں کو بلایا، جمع کیا، کانفرنس ہوئی اور ایک پتہ تک نہیں ہلا، امن کے ساتھ وہ کانفرنس ہوئی، کیا یہ وہ جمہوری ملک ہے کہ جس کی جمہوریت میں آپ آزادی رائے آپ لوگوں کو نہیں دیتے کہ وہ بات نہ کر سکیں اور وہ بھی آئین کے مطابق ہو جناب سپیکر، اور بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے جناب سپیکر، کہ ہم جب آئین کے مطابق بات کرتے ہیں تو اس پر تو آپ ہماری گاڑیاں روکتے ہیں، ہمارے لوگوں کو روکتے ہیں کہ وہ جلسے میں نہ جا سکیں جناب سپیکر، اور کیا یہ آئین، یہ آئین قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اگر قادیانی اس آئین کی شق کو نہیں مانتے جناب سپیکر، تو ہم تو فوراً فتویٰ لگاتے ہیں لوگوں کے اوپر کہ جو آئین نہیں مانتا وہ غدار ہے، جو آئین نہیں مانتا وہ دہشت گرد ہے لیکن یہ لوگ آئین کو نہیں مانتے جناب سپیکر، ان کو تو آج تک کسی نے نہیں کہا ہے کہ آپ غدار ہیں ملک کے، یہ بھی تو آئین کو نہیں مان رہے ہیں جناب سپیکر، تو جہاں اس ختم نبوت کانفرس کو سپورٹ ملنی چاہئیے تھی جناب سپیکر، اتنی دنیا آئی تھی یہاں پر اس پشاور میں جس کو سپورٹ ملنی چاہئیے تھی جناب سپیکر، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور حکومت کے اس رویے پر مجھے احتجاج بھی ہے اور آج اگر واک آؤٹ نہیں کر رہا ہوں اس وجہ سے کہ وہ کانفرنس بہت کامیاب ہوئی، پورے دنیا کو میسج دیا جناب سپیکر، کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا، پاکستان سے دیا گیا تھا، پاکستان کے علماء نے اور سیاسی لوگوں نے اس پر کام کیا تھا، اسمبلی سے پاس ہوا تھا اور پوری دنیا نے اس کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا، تو ہم یہ کہنا چاہتے تھے، یہ دنیا کو میسج دینا چاہتے تھے کہ اگر قادیانیوں کی سرگرمیاں اس وقت ملک میں شروع ہیں تو ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ ان سرگرمیوں کو جو غیر قانونی ہیں، غیر آئینی ہیں، ہمارا ان کے ساتھ کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن وہ آئین کی شق کو تسلیم کر لیں، جیسے باقی دنیا کے ہندو، سکھ اور باقی مذہب کے لوگ رہتے ہیں، آپ بھی اس کی طرح رہیں اور اپنے آپ کو نام دیں، تو آئین کے مطابق رہیں، ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن اگر آپ اپنے آپ کو مسلمان کہیں گے، ختم نبوت نے کل اس کانفرنس کے تھرو پوری دنیا کو میسج دیا ہے کہ ہم کسی صورت میں یہ برداشت نہیں کرینگے، جناب سپیکر، دوسری بات، تیسری بات۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> چوتھی، پانچویں ہو گئی۔

مولانا لطف الرحمان: بس میں ختم کر رہا ہوں جناب، اس دن یہاں پر حمیرا خاتون نے ایک قرارداد پیش کی تھی اور ہمارے یہاں پر دوست نے، ہمارے محترم ہیں، سردار حسین بابک صاحب نے بات کی تھی کہ اسلام کو دہشت گردی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جناب سپیکر، میری بڑی مؤدبانہ عرض ہے جناب سپیکر، پاکستان بنا ہے اسلام کے لئے، کہتے ہیں اسلام کے نام پر ووٹ لیتے ہیں، پاکستان بنا اسلام کے نام پہ ہے، **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کے کلمے کی بنیاد پہ بنا جناب سپیکر، اور مجھے آئین حق دیتا ہے کہ میں اسلام کی بات کروں، بحیثیت مسلمان مجھ پہ فرض ہے، اس پاکستان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے، ہر مسلمان پہ فرض ہے کہ وہ اس کے لئے جدوجہد کرے اور اگر جدوجہد نہیں، وہ اس پہ فرض ہے، اگر اقلیت میں ہوتا تو فرض نہیں تھا، جدوجہد بھی فرض نہیں تھا لیکن اگر اکثریت میں ہے تو پھر آپ پہ فرض ہے وہ جدوجہد کرنا تو یہ جدوجہد بھی تو فرض ہے اور اگر میں اس پہ ایک پارٹی کی بنیاد پہ اس پہ سیاست کرتا ہوں اور اسلام کی بات کرتا ہوں تو یہ تو میرے آئین کا حصہ ہے، آئین مجھے یہ حق دیتا ہے لیکن جناب سپیکر، میں کسی بھی صورت میں دہشت گردی کو اجازت نہیں دے سکتا، چاہے وہ اسلام کے نام پہ ہو، چاہے وہ کسی مذہب کے نام پہ ہو، چاہے وہ قوم پرستی کے نام پہ ہو، چاہے وہ لسانیت کی بنیاد پہ ہو، فرقہ واریت کی بنیاد پہ ہو جناب سپیکر، میں کسی بھی نام سے ہو، دہشت گردی کو کوئی اجازت نہیں، آئین کے مطابق ملک چلنا چاہیئے، آئین کے مطابق لوگوں کو رہنا چاہیئے جناب سپیکر، تو یہ تو میں اپنے لوگوں کو بھی کہوں گا، باقی لوگوں کو بھی کہوں گا فورسز کو بھی کہوں گا، تمام اداروں کو بھی کہوں گا کہ آئین کے مطابق چلنا چاہیئے جس کا جو آئین میں دائرہ کار اختیار ہے، اس کو اسی دائرہ کار اور اختیار کے ساتھ چلنا چاہیئے جناب سپیکر، تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ اگر دہشت گردی قوم پرستی کے نام پہ ہو تو اس کو تو میں کوئی جواز تو نہیں دے سکتا، اگر آپ سیاست قوم پرستی کے نام پہ کریں تو میں اس حوالے سے کیا بات آپ سے کروں گا؟ اگر لسانیت کی بنیاد پہ جو خون بہہ گیا ہے، جو قوم پرستی کے نام پہ خون بہہ گیا ہے، میں اس کو جواز تو نہیں دے سکتا کہ میں کہوں کہ ہاں نہیں یہ ٹھیک ہوا ہے، اس حوالے سے میں اس پہ تفصیل سے بات نہیں کرتا لیکن اپنی وضاحت کرنا اس پہ ضروری تھا کہ ہم اپنے آئین کے حق کو استعمال کر کے یہ سیاست کرتے ہیں جناب سپیکر، اور وہ قرارداد پاس ہوئی تھی اور اکثریت سے پاس ہوئی تھی، بڑی اچھی بات ہے، ہم خود بھی اس کی حمایت کرتے ہیں لیکن یہ وضاحت کرنا یہ بات کرنا انتہائی ضروری تھا جناب سپیکر، اور جو بحث کا نکتہ تھا بنیادی، وہ میری حکومت سے ریکویسٹ

ہے کہ اس پہ سنجیدگی کے ساتھ بات ہو اور جو بھی نکتے طے ہوئے ہیں، گورنمنٹ کے ساتھ باقاعدہ طے ہوئے ہیں، ان کو بھی سنجیدگی سے لیں اور ان پہ باقاعدہ عمل ہونا چاہئیے جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر محمد شفیق آفریدی صاحب، شفیق آفریدی صاحب۔

جناب میر کلام: جناب سپیکر صاحب، کچھ اپوزیشن کے ایم پی ایز نے واک آؤٹ کیا ہے، ان کے لئے کسی کو بھجوادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اچھا ارباب وسیم صاحب اور آغاز گنڈہ پور صاحب، آپ جائیں اور ایم پی ایز دوستوں کو منا کے لے آئیں، ارباب وسیم صاحب اور آغاز گنڈہ پور صاحب، جناب بہادر خان صاحب، جناب سردار یوسف صاحب، سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے موقع دیا، اس سے پہلے جب ہم کسی ریکویسٹ کے لئے اٹھتے تھے تو آپ تو خیر اس وقت اجلاس بھی ایڈجرن کر دیتے تھے جس کی وجہ سے ہمیں کچھ تسلی بھی نہیں ہوتی تھی، تاہم آج جس طریقے سے کہ اس حوالے سے بات کی گئی ہے کہ ہماری جو ذمہ داری بنتی ہے، ہم جتنے بھی الیکٹڈ لوگ ہیں، چاہے ان کا تعلق ٹریژری بنچز سے ہو یا اپوزیشن سے ہو لیکن ہم اپنے اپنے حلقوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں اور اس حوالے سے ہم یہاں آکر جو بھی مطالبہ کرتے ہیں، ان عوام کے لئے، ان حلقوں کے لئے، ان کی تعمیر و ترقی کے لئے کرتے ہیں اور جس کی ہمیں قانون بھی اجازت دیتا ہے، آئین بھی اجازت دیتا ہے، اسی آئین کے تحت ہم نے یہاں حلف اٹھایا ہے اور اسی کے تحت جب گورنمنٹ بنی ہے، چیف منسٹر نے بھی حلف اٹھایا ہے، منسٹرز نے بھی حلف اٹھایا ہے اور اسی وجہ سے کہ جو عوام کا ایک حق ہے بلا امتیاز ان کو ان کو دینا چاہئیے لیکن باوجود اس کے پچھلے دو سال گزر گئے جناب سپیکر، دو سال میں اپوزیشن نے کئی دفعہ جو گورنمنٹ کے ساتھ میٹنگز کیں، چیف منسٹر صاحب کے ساتھ میٹنگز کیں اور جو کمیٹی وزراء کی بنی، ان کے ساتھ کئی دفعہ میٹنگ ہوئی، ہر دفعہ یہ یقین دہانی کرائی گئی کہ آپ کے حلقوں کے جو کام ہونگے، ترقیاتی کام، اس میں بھی حصہ آپ کو ملے گا، جو باقی جو معاملات ہیں، چاہے اپوائنٹمنٹ، ٹرانسفر وغیرہ جو کہ رولز کے تحت، اس میں بھی اس کا خیال رکھا جائے گا لیکن یہ پہلی حکومت ہے شاید، میں نے اس سے پہلے ایسی حکومت نہیں دیکھی جو کہ اپنی بات پر وہ قائم نہیں رہی۔۔۔۔

Mr.Deputy Speaker: House in order, please.

سر دار محمد یوسف زمان: اور ہر دفعہ یقین دہانی کرانے کے باوجود، فلور آف دی ہاؤس پر یقین دہانی کرانے کے باوجود وہ اس پر پورا نہیں اترتی، اس سے ہمیں بڑا افسوس ہوتا ہے۔ یہ ساری جو چیزیں دیکھ کر اس اسمبلی کے ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے ہمیں اپنے آپ پر بھی شک ہوتا ہے، بعض اوقات ہم جو بات کرتے ہیں اور پھر اس پر اگر عمل نہیں ہوتا تو ہمیں بڑا افسوس اس لئے ہوتا ہے کہ ہم عوام کے کیسے منتخب نمائندے ہیں، ہمیں تو وہ بات کرنی چاہئیے، جس پر ہم Committed ہوں اور جس کو ہم پورا کر سکیں اور ہم پھر حلف بھی اٹھا کر یہاں اگر کوئی بات کرتے ہیں اور اس پر اگر پورا نہیں اترتے، یہ اس ہاؤس کی توہین ہے اور اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے اور ایک نہیں کئی بار جب گورنمنٹ یہ استحقاق مجروح کرتی ہے، پھر کس سے بات کریں گے؟ جناب سپیکر، جتنے بھی اپوزیشن کے حلقے ہیں، مجھے بھی کم از کم علم ہے کہ میرے حلقے میں بھی آج تک کوئی ڈیویلپمنٹ کے لئے کوئی گرانٹ کوئی فنڈز نہیں دیئے گئے اور میرے خیال میں سوائے تمباکو سیس کے جو ایک ضلع مانسہرہ کا حق بنتا تھا، وہ ان علاقوں کو دیا ہے، اس کے بغیر کوئی بھی نہیں دیا اور یقین دہانی کئی دفعہ یہ کرائی گئی چیف منسٹر صاحب سے آخر میں، میں بھی موجود تھا کہ آپ کو یہ شکایت نہیں ہوگی لیکن اس کے بعد بھی کئی ہفتے گزر گئے ہیں، شکایت کی کہ اس طرف توجہ نہیں ہے، یہ غیر آئینی بات ہے اور یہ اسمبلی اور صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے، بلا امتیاز پورے صوبے میں کام کریں اور ہر شخص کا یہ حق بھی بنتا ہے اور اس کے باوجود کہ ہائی کورٹ نے جو فیصلہ کیا، ہائی کورٹ عدالت عالیہ کا فیصلہ ہوا، حکومت کی طرف سے یہ باور کرایا گیا ہے کہ بلا امتیاز پورے علاقوں کی ترقی کے لئے فنڈ مہیا کرے لیکن اس پر بھی حکومت پورا نہیں اتری، اس میں سوائے اس کے کہ ہم نے، ایک دفعہ پھر اپوزیشن نے جو یہ اجلاس بلایا، اس ایجنڈے میں یہ جو آئٹم شامل کر کے یہ یاد دہانی کے لئے ہم کہہ رہے ہیں کہ آپ کی ایک ذمہ داری بنتی ہے، الیکٹڈ گورنمنٹ اگر ہے، یہاں تو آپ کی ذمہ داری بنتی ہے، ہاں اگر سلیکٹڈ ہیں، پھر ہمیں گلہ نہیں ہے کیونکہ سلیکٹڈ کے اپنے اختیارات نہیں ہوتے، وہ کسی اور کے اختیارات پر وہ کام کرتے ہیں، اگر الیکٹڈ ہیں تو پھر آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ جو بات کرتے ہیں، جو وعدہ ہیں، جو اپوزیشن کے پارلیمانی جو لیڈرز ہیں ان کے ساتھ بات کی ہے، اس پر آپ ضرور پورا اتریں، آپ نے دیکھا، آج اپوزیشن کے ممبران صاحبان وہ اٹھ کر اس بات کے بالکل برملا حق رکھتے ہیں، انہوں نے کہا کہ جو بھی اپوزیشن پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بات کی جاتی ہے اور اس پر کوئی عمل نہیں ہوتا، تو ہمیں بھی یقین نہیں ہے، یہ بالکل ان کا حق بنتا ہے، ہم تو جا کر ان سے کہتے ہیں کہ یہ بات ہوئی ہے اور اس پر ہم نے فیصلہ کر دیا ہے، اس پر عمل ہوگا

لیکن کوئی عمل نہیں ہوتا، تاہم جناب سپیکر! یہ ایک دفعہ پھر جس طریقے سے کہ مولانا صاحب نے بھی بات کی، یہ یقین دہانی تو یہ کرا دیتے ہیں لیکن اس پر عمل درآمد کس طرح ہو گا؟ سپیکر صاحب نے بڑا اچھا رول ادا کیا اور سپیکر صاحب نے کئی دفعہ میٹنگز بھی کرائیں لیکن میرے خیال میں سپیکر صاحب بھی بے بس ہیں، مجھے اندازہ نہیں ہے کہ وہ کس حد تک بے بس ہیں کیونکہ وہ ہر دفعہ یہی یقین دہانی کراتے ہیں تاہم جناب سپیکر، اب ہمیں، آخر میں یہ گزارش کروں گا، کم از کم آخری دفعہ یہ بتا دیں کہ ہم اگر آپ کے حلقوں کو شامل کرتے ہیں تو پھر بھی نہیں، اگر پھر بھی بتا دیں، ہم تو الیکٹڈ لوگ ہیں، اللہ کے فضل و کرم سے ہم لوگوں کو سچ بات بتائیں گے اور لوگوں کو پتہ بھی ہے لیکن ہم انہیں سچ ضرور بتائیں گے کہ یہ حکومت کی پالیسی ہے، اس کے مطابق وہ کام کرتے ہیں اور اس کے مطابق وہ نہیں کرتے، ہمیں وہ فنڈ بھی مہیا نہیں کرتے، اے ڈی پی میں شامل نہیں کرتے اور اس سے پہلے، ابھی جو بارشیں ہوئیں جناب سپیکر، بارشوں نے خاص طور پر جو پہاڑی علاقوں کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے اور جس طرح ضلع مانسہرہ یا ہزارہ ڈویژن، مالاکنڈ ڈویژن مختلف علاقوں میں جو کچی سڑکیں تھیں وہ تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور ہم نے جب رابطہ کیا وہاں پر تو وہاں پتہ چلا ایم اینڈ آر کے پیسے ہی نہیں ہیں، کوئی اس میں بھی کٹ لگائی ہے، 85 فیصد کٹ لگائی ہے جو اس اسمبلی فلور پر ہم نے مطالبہ کیا کہ ایم اینڈ آر پر کٹ نہ لگائی جائے، یہ ایک ضرورت کے تحت ان سڑکوں کی مرمت کے لئے اور وہاں ضرورت پڑتی ہے ان بلڈنگوں کی مرمت کے لئے لیکن اس پر بھی کٹ لگا کر اب مجبور کر دیا ہے، دو دن پہلے میں نے ڈی سی مانسہرہ سے بات کی، انہوں نے کہا جی، اب فنڈ کا انتظار ہے اور جس وقت فنڈز اگر آ جائیں گے اور پھر وہ سڑکیں جو سی اینڈ ڈبلیو کی ہیں یا ٹی ایم اے نے بنائی ہیں یا جو دوسرے لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت بنائی تھیں، وہ بند ہیں، وہ کھولی جائیں گی، تو میں گزارش کروں گا کہ اگر ایمرجنسی کے لئے بھی اتنی حکومت نہیں کرتی تو یہ تو بہت بڑی زیادتی ہے۔ جناب سپیکر، اسی طریقے سے جو ہمارا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے، خاص طور پر جو زلزلے سے متاثرہ علاقے ہیں ہمارے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سردار یوسف صاحب، جو ایجنڈا پوائنٹ ہے آپ اس پہ ڈسکشن کریں، آپ ایجنڈے سے ہٹ رہے ہیں، جو ایجنڈے پہ ہے وہ آپ بات کریں جی۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: یہی عدم دستیابی کی میں بات کر رہا ہوں جی، ایجنڈا یہی ہے ناں جی، میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ایجنڈے پہ نہیں، آپ تو دوسرے پہ، بات جو ایجنڈے پہ ہے فنڈز کا اور نیشنل اسمبلی کا، اس پہ آپ بات کریں، تو آپ دوسری طرف چلے گئے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: دیکھیں جی، ایجنڈے میں یہی ہے، ترقیاتی منصوبوں کے لئے فنڈ کی عدم دستیابی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پہ آپ بات کریں تو آپ ایم اینڈ آر پہ چلے گئے ہیں۔

سردار محمد یوسف زمان: اور ممبران قومی اسمبلی کو اجراء پر بحث، دوسری بات، فنڈ تو خیر ہمیں نہیں دیتے، بات صحیح ہے جی، ہمیں سمجھ ہے اس کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

سردار محمد یوسف زمان: لیکن اس کے ساتھ ہی قومی اسمبلی کے، اب صوبائی اسمبلی کا حلقہ ہے، ہر حلقے سے ممبر منتخب ہوتا ہے، یہاں ہیں، قومی اسمبلی میں رہا ہوں، چار دفعہ قومی اسمبلی کا، لیکن وہاں تو اس کی اور ہی ذمہ داری ہے اور اس کی جو ذمہ داریاں بنتی ہیں وہ اس سے ہٹ کر ہیں کیونکہ صوبائی جو فنڈز ہیں، یہاں صوبہ اگر ان کو دیتا ہے، یہ تو سراسر غیر قانونی ہے، غیر آئینی ہے، وہ کس طریقے سے لے سکتے ہیں؟ ان کا تو حق ہی نہیں بنتا، یہ تو اگر چاہیئے، ان کی حکومت ہے، پی ٹی آئی کی مرکز میں بھی صوبے میں بھی ان کی حکومت ہے تو جو قومی اسمبلی کے ممبرز وہاں پر ہیں، وہ فنڈ وہاں سے لیں اور صوبے والوں کو بھی دیں، ہم نے اپنے دور میں یہ کیا تھا، ہم نے صوبائی اسمبلی کے ممبران کو وہاں سے فنڈز لے کر دیئے تھے جن کو یہاں انہوں نے نہیں دیئے تھے، ہم نے اپنی پارٹی کے ممبران کو وہاں سے فنڈز لے کر دیئے تھے، Accommodate کیا تھا، یہاں سے اس صوبے سے Already ان کو فنڈز نہیں ملتے اور یہاں سے قومی اسمبلی کے ممبر کو فنڈز دیئے جاتے ہیں، اس کا حلقہ کدھر کہاں، جہاں چار صوبائی اسمبلی یا تین صوبائی اسمبلی کے ممبرز ہیں، اب وہاں پر قومی اسمبلی کے ممبر کو فنڈ دیا۔ جو ایک لسٹ گئی ہے، مانسہرہ میں وہاں پر دس ہزار اس کو بھی دیا ہے اور اسی طریقے سے دس دس ہزار باقی جو حکومتی ممبران ہیں ان کو بھی دیا ہے، اوہو سوری جی، دس کروڑ جی، I am sorry دس ہزار نہیں دس دس کروڑ دیا ہے ان کو اور جو اپوزیشن کے ساڑھے تین کروڑ ان کے لئے کہا تھا لیکن اس کے بعد دوسری جو چھٹی گئی ہے، اس میں ایک کروڑ 75 لاکھ روپے میرے خیال میں یہ فنڈ دیا ہے جو ابھی تک میرا خیال ہے وہ ریلیز بھی نہیں ہوا یا ہوا ہے؟ لیکن کام نہیں ہوا۔ تو یہ صورتحال ہے کہ اب دس، دس کروڑ قومی اسمبلی کا جو ایک ممبر ہے، یا بیس بیس کروڑ اس کو

دیا جاتا ہے اور اپوزیشن کو ڈیڑھ کروڑ روپے، یہ ناانصافی ہے یا نہیں؟ یہ اگر انصاف کی حکومت ہے تو ان کو تو چاہیئے کم از کم انصاف کریں، یہ عملی طور پر ثابت کریں۔ سات سال ہو گئے ہیں، ان کی حکومت کو سات سال ہو گئے ہیں لیکن جو اپوزیشن کے حلقے ہیں اور مانسہرہ جس کی میں بات کرتا ہوں، وہاں کوئی میگا پراجیکٹ انہوں نے نہیں دیا، کوئی کام نہیں کیا، اگر ہے تو لائیں سامنے ثابت کریں۔ ہزارہ ڈویژن کو محروم رکھا ہے، پچھلی دفعہ میں سٹینڈنگ کمیٹی میں جب میگا پراجیکٹس کی بات ہو رہی تھی تو میں نے وہاں پوچھا، کوئی بھی میگا پراجیکٹ پچھلے سات سال میں ہزارہ ڈویژن میں کیا ہے، روڈ سیکٹر میں کیا ہے، بلڈنگ سیکٹر میں کیا ہے، کسی اور حوالے سے کام کیا ہے، کوئی ایک بھی نہیں تھا، یہ ناانصافی نہیں تو کیا ہے؟ پھر ہم کیا بات کریں کہ یہاں پر انصاف سے کہتے ہیں کام ہو رہا ہے، نام تحریک انصاف رکھا ہوا ہے، عجیب سا تحریک انصاف ہے جناب سپیکر، جو بھی نام رکھیں لیکن عمل صحیح ہونا چاہیئے، پولیٹیکل پارٹیاں ٹھیک ہے جو بھی نام ہو لیکن کردار سے اور عمل سے اور صاف گوئی سے کام ہو تو پھر پتہ چلتا ہے واقعی انہوں نے کام کیا ہے۔ اب بھی جو حکومت زیادتی یہ کر رہی ہے کہ وہ شاید یہ سمجھتی ہے کہ ہم اس طریقے سے فنڈ بند کر کے اور لوگوں کو ہم ان سے جدا کر دیں گے، جناب سپیکر، اللہ کے فضل و کرم سے جو بھی ممبران منتخب ہو کر آئے، ان کا اپنا بھی ان کے ساتھ تعلق ایسے ہے، یہ ساری چیزیں الیکشن میں لوگ ووٹ دیتے ہیں اور جو پچھلے الیکشن کی بات ہم نہیں کرتے، اب اس کی بات کریں کہ آئندہ دیکھا جائے گا، سات سال کی آپ کی کارکردگی بھی دیکھی جائے گی کہ سات سال میں آپ نے کیا کیا ہے؟ اور اس میں جو صوبے میں جو ترقی ہوئی ہے وہ بھی آپ کے سامنے آ جائے گی لیکن میں یہ کہونگا کہ اس وقت کم از کم اگر آپ نے جو وعدے کئے تھے وہ وعدے تو پورے کریں اور اس وعدے کے مطابق کم از کم جو آپ کی ذمہ داری بنتی تھی، اس ذمہ داری کے مطابق ان علاقوں کو جو اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو آپ محروم نہ کریں یا کس بنیاد پر آپ محروم کر رہے ہیں، کس قانون اور آئین کے تحت محروم کر رہے ہیں؟ ان لوگوں کا حق نہیں بنتا، ان کے یا اس صوبے سے ان کا تعلق نہیں ہے جناب سپیکر! میں یہی بات کر رہا تھا کہ جتنی بھی، اگر اس میں Repetition کی جائے وہ اچھی بات نہیں ہے لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ جو ایمرجنسی کے طور پر بھی اگر ضرورت پڑے، کم از کم ابھی تو فنڈ دیں، بارشوں سے تباہ حال ہیں، پورا علاقہ تباہ حال ہے، بہت سارے لوگ وہاں پر دریا میں بہہ گئے، ان کو Compensate کیا جائے تاکہ ضلع مانسہرہ کا جو دریائے کنہار ہے، دریائے سرن ہے، ان بارشوں میں وہاں پر قیمتیں جانیں ضائع ہوئی ہیں، ان کے خاندانوں کو Compensate کیا

جائے،ان کو معاوضہ دیا جائے، بہت سارے مکانات جو تباہ ہو چکے ہیں، ان کو Compensate کیا جائے، یہ حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے اور اس حوالے سے میں یہ ضرور کہونگا کہ کم از کم اس وقت جن علاقوں کے روڈز بند ہیں، لوگوں کو بڑی تکلیف ہے اور وہاں پر آمد و رفت کی بھی بڑی تکلیف ہے، ان روڈوں کو تو کھولا جائے اس وقت، کم از کم فنڈز ریلیز کیا جائے تاکہ وہ روڈ بھی کھولے جا سکیں اور آمد و رفت کی سہولت بھی ہو سکے۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب صلاح الدین صاحب، صلاح الدین، آپ اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

<u>جناب صلاح الدین</u>: تھینک یو جناب سپیکر۔ سر، جب ہم سٹوڈنٹ تھے تو پہلی یا دوسری جماعت کے تو وہاں پر ان کے بارے میں ایک جملہ تھا کہ "اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی"، تو پی ٹی آئی کی حکومت، آپ نے اور کونسا تیر مارا ہے کہ اب رہی بات فنڈز کی کہ یہ فنڈز دیں گے (تالیاں) جناب سپیکر، فنڈز ان کے پاس ہیں کہاں، کیسے دیں گے؟ فنڈز تو یہ تب دیتے ڈیویلپمنٹل ورک کے لئے جب یہ میرا حصہ، جب یہ میرے صوبے کا حصہ، یہ وفاق میں لیتے لیکن یہ تو وفاق کے ساتھ میرا مسئلہ ہمارے حقوق کے بارے میں یہ تو مسئلہ اٹھا ہی نہیں رہے، یہ تو وہاں پر بات نہیں کر سکتے، یہ میرے نیٹ ہائیڈل کی بات نہیں کر رہے، یہ تو جو میرا پانی، میرے صوبے کا پانی Un-utilized جا رہا ہے، اس کے بارے میں بات نہیں ہو رہی۔ سر، یہ فیڈرل کی جو ایکسائز ڈیوٹی ہے آئل اینڈ گیس پر، وہ نہیں لے سکتے تو فنڈز کہاں سے دیں گے؟ سر، جب یہ میرے صوبے کا مقدمہ لڑیں گے، جب یہ وفاق سے میرا حصہ لیں گے تو پھر ایم پی ایز کو بھی ملیں گے اور اگر ایم این ایز کو بھی ملیں، پھر ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہوگا۔ جب یہ فنڈ لے نہیں سکتے اور ایم این اے کو دیں گے، ان کی Middling ہو گی ہمارے حلقوں میں تو ہم کیسے اس کو برداشت کریں گے یا سپورٹ کریں گے؟ پھر جناب سپیکر، سر، اس اسمبلی میں ہم نے جو بجٹ پاس کیا ہوتا ہے، یہ جو پچھلا بجٹ ہم نے پاس کیا، کیا اس میں ایسی پروویژن ہے کہ یہ فنڈ تھرو ایم این اے Utilize ہو گا؟ لیکن اگر الیکٹڈ بندے ہیں تو الیکٹڈ بندے تو ہم یہاں پر ایم پی ایز ہیں تو پھر ایم این اے کا اس میں کہاں ذکر ہے؟ اور ان کی Middling ہو رہی ہے، ان کو فنڈز بھی دیئے جا رہے ہیں جو سراسر ناانصافی ہے سر، یہ پشاور اپ لفٹ پروگرام پہ میں اس میں زیادہ ڈیٹیل میں بھی جانا نہیں چاہتا اس لئے کہ ہماری بات چیت بھی چل رہی ہے، ہم چاہتے ہیں، ہم تو بات چیت بھی کر رہے ہیں ان کے ساتھ، ان کو Convince کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ یہ جو زیادتی ہو رہی ہے، ہمارے کولیگز کے ساتھ اور ہمارے

ٹریژری بنچز کے ایم پی ایز کے ساتھ بھی، یہ جو پشاور سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے کہ یہ مسئلہ صرف میرا نہیں، یہ پشاور کا بھی مسئلہ ہے اور پشاور پورے صوبے کا Hub ہے، تو اس کے مسائل ہم حل کرنا چاہتے ہیں تھر وان کے ساتھ بیٹھ کر لیکن پتہ نہیں کیوں وہ اتنے Interested اس میں نظر نہیں آ رہے ہیں۔ جناب سپیکر! پشاور اپ لفٹ میں جو فنڈز ایم این ایز کو دیئے جا رہے ہیں، وہ ایم پی ایز کو بھی نہیں مل رہے ہیں اور کیا ہم نے یہ پاس کیا تھا، بجٹ میں یہ پروویژن رکھی گئی تھی کہ اتنا فنڈ ہم ان کو دیں گے؟ پھر جناب سپیکر، گورنر کے لئے بھی اس میں فنڈز رکھے گئے ہیں، یہ ہم نے پاس بھی نہیں کیا، یہ اسمبلی سے یہ پاس بھی نہیں ہوا تو جب اسمبلی نے یہ بجٹ پاس ہی نہیں کیا تو ان کو یہ پیسے کیسے دیئے جا سکتے ہیں اور کیا وہ بھی الیکٹڈ بندہ ہے؟ گورنر تو الیکٹڈ بندہ نہیں ہوتا ناں سر، میں ان کے خلاف، وہ اچھا ہے کہ سلطان نہیں ہیں ورنہ وہ Rule-127 یا کسی اور کا حوالہ دیتے، میں اس کے خلاف نہیں لیکن صرف یہ کہ یہ فنڈز Utilize نہیں کر سکتے وہ اور پھر ایم پی ایز کو نہیں دیئے جا رہے ہیں، اگر الیکٹڈ لوگوں کو ان کا حق نہیں دیا جائے گا تو ہمارے پاس اور کونسا راستہ رہے گا؟ اب ہم سے یہ کہا جا رہا ہے کہ ہم کورٹ میں گئے ہیں، اگر سر، ہم کورٹ میں بھی نہیں جائیں گے، ہم یہاں بھی نہیں بولیں گے تو پھر کیا کریں گے؟ ہمارے پاس تو اور کوئی راستہ نہیں ہے، ہم گالی گلوچ والے لوگ تو ہیں ہی نہیں، ہم تو Civilized لوگ یا کورٹ میں جائیں گے یا ادھر آپ کے پاس لائیں گے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شارٹ کریں، وائنڈ اپ کریں، وائنڈ اپ۔

جناب صلاح الدین: ٹھیک ہے سر، صرف Final submission کہ وہ اپنے رویوں پر، گورنمنٹ اپنے رویوں پر اور وہ جو زیادتی کر رہی ہے اس کے بارے میں ذرا پھر سے سوچے، ہم نہ ان کا برا چاہتے ہیں یا مانتے ہیں، ہم صوبے کا، ہم علاقے کا، ہم عوام کا بھلا چاہتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ کام بھی کرنے کو تیار ہیں لیکن وہ بھی ہاتھ کو ڈھیلا رکھیں، تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ مسٹر احمد کنڈی صاحب، جی ڈاکٹر امجد صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ صاحب، کافی تفصیلی بحث ہو چکی ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: کنڈی صاحب، دوئ خه وائی۔

جناب احمد کنڈی: ٹھیک ہے جی، نو پرابلم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر امجد صاحب، ڈاکٹر امجد صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر صاحب۔ مسٹر سپیکر صاحب، میرے خیال میں یہ جو ایجنڈا ہے، ریکویزیشن اپوزیشن کے لوگوں نے کی تھی اور یہ اتنے غیر سنجیدہ ہیں کہ جو بھی بندہ اُٹھتا ہے تو ایک ایک گھنٹہ سپیچ کرتا ہے اور پھر ہاؤس سے باہر چلا جاتا ہے، تو میرے خیال میں اپنے سوالوں کے جوابات کا انتظار بھی نہیں کرتے، تو یہ صرف پوائنٹ سکورنگ کے لئے مطلب ہے کہ ایک ایک گھنٹہ سپیچ کرتے ہیں، حکومت پر تنقید کرتے ہیں اور اس کے بعد پھر ہال سے نکل جاتے ہیں تو یہ میرے خیال میں غیرہ سنجیدہ رویہ، تو اس پر ذرا آپ رولنگ دیں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد کنڈی صاحب۔

وزیر ہاؤسنگ: دس گیارہ بندے بیٹھے ہیں پوری اپوزیشن میں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، ڈاکٹر صاحب کو صرف میں یہ گزارش کروں کہ عصر کی نماز کا وقت ہو رہا ہے تو وہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سپیکر صاحب، میں صرف اتنا کہتا چلوں کہ میں بحیثیت سیاسی ورکر جو فیصلے اس ایوان میں جب نہیں ہوتے تو ہمیں بڑا دکھ ہوتا ہے، جب ہم باقی ایوانوں کی طرف دیکھتے ہیں یا ڈائریکشنز آتی ہیں، فنانس منسٹر صاحب نے بہت لمبا چوڑا لیکچر دیا، یہاں سے بھی باتیں ہوئیں اور انہوں نے کہا کہ کورٹ نے ہمیں ڈائریکشن دی، بڑا معیوب لگتا ہے کہ جب ہمیں کوئی باہر کا ایوان ڈائریکشن دے، خدا کی قسم دو سالوں سے ہمیں پیسے بھی نہیں ملے، ہمارے پاس بہت سی ایسی کمزوریاں ہیں، اگر ہم کورٹ میں جائیں تو فوراً Decision لے لیں گے لیکن بحیثیت ایک سیاسی ورکر بہت معیوب لگتا ہے، یہ اس ایوان کی بے توقیری ہوگی، اس حکومت کی بے توقیری ہوگی اور ہم سے یہ برداشت نہیں ہوتا ورنہ میں آپ کو بتاؤں سب سے بڑی زیادتی ہمارے دو ضلعوں کے ساتھ ہوئی ہے، لکی کے ساتھ اور ڈیرہ اسماعیل خان، وہ ڈیرہ اسماعیل خان جو رقبے کے لحاظ سے اس صوبے کا سب سے بڑا ضلع ہے، وہ دو صوبوں کے سنگم پر واقع ہے جناب سپیکر،

بلوچستان کے ساتھ بھی بارڈر ہے، پنجاب کے ساتھ بھی بارڈر ہے، وہ ضلع جس میں کورونا کے اس Pandemic میں سب سے بڑا ہاسپیٹل جب تفتان سے لوگ آ رہے تھے تو ہم نے لوگوں کو راضی کیا کہ یہاں پر رہنے دیں، جناب سپیکر صاحب، اس کے ساتھ زیادتی کیا ہوئی ہے؟ وہ فورم جو کہ اے ڈی پی سکیم کو Identify کرتا ہے، وہ فورم جو کہ اے ڈی پی سکیم جب کوئی بھی ڈیویلپمنٹل فنڈز ضلع میں لگتے ہیں اس کی Supervision کرتا ہے وہ فورم جو کہ باقاعدہ ان تمام ڈیویلپمنٹل فنڈز جو لوکل لیول پر لگتے ہیں جناب سپیکر، اس کی پراگریس کو مانیٹر کرتا ہے۔ تمام صوبے میں جناب سپیکر 35 ضلعے ہیں، تمام صوبے میں ڈیڈک کی کمیٹیز Under Khyber Pakhtunkhwa District Development Act Committees، کے نیچے 35 ضلعوں میں سے 33 میں ڈیڈک کے چیئر مین بن چکے ہیں، صرف 2 ضلعوں میں نہیں بنے ہیں، ہم یہ پوچھتے ہیں، ہم نے کیا قصور کیا ہوا ہے، ہماری یہ بد قسمتی کیوں ہے؟ یہ لوگ جناب سپیکر، شخصیات کی بنیاد پر ضلعوں کو چلانا چاہتے ہیں، یہ لوگ اپنی خواہشات کے مطابق ضلعوں کو چلانا چاہتے ہیں، یہ چیزیں جناب سپیکر، لوگ ان کو Reject کر چکے ہیں، خدا کی قسم ہم ان کو اپنے تجربے بتانا چاہتے ہیں، وزیر اعظم اپنے حلقے نہیں بچا سکے، وزیر اعظم اگر اپنی خواہشات میں جب اپنے حلقوں کو چلاتے رہے جناب سپیکر، یہ لوگ کیا بچائیں گے؟ ان کے پاس تو اختیار ہی نہیں ہے، یہ تو بالکل بے بس ہیں، بیسا کھیوں پر کھڑے ہیں یہ لوگ، تو میں ان کو یہ کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، ان اداروں کو مضبوط کریں، ان انسٹی ٹیوشنز کو مضبوط کریں جو ان اسمبلیوں نے بنائے ہیں، ان فورمز کو Utilize کریں خدارا اور ان لوگوں کے اوپر نہ جائیں، آپ عجلت میں کام کر رہے ہیں، شخصیات کے کہنے پر کام کر رہے ہیں، شخصیات کے کہنے پر فنڈ لگا رہے ہیں، آپ کس کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ ہم نام نہیں لکھتے ڈائریکٹیوز میں، آپ لوگوں سے جھوٹ بولنا چاہتے ہیں، آپ لوگ تو سچ کی بنیادوں پر آئے تھے، آپ نے لوگوں سے انصاف کے وعدے کئے تھے، آپ نے تبدیلی کا نام لیا تھا جناب سپیکر، ہم ان کو کیا کہتے ہیں، ان کی بے توقیری ہو رہی ہے، خدا کی قسم ان سے لوگ مایوس ہونگے اور میں بار بار کہتا ہوں، جب حکومت سے لوگ مایوس ہونگے جناب سپیکر، یہ ایوان کی بے توقیری ہو گی، سیاسی لوگوں کی بے توقیری ہو گی۔ آج میرا ڈیڈک نہیں ہے ڈیرہ اسماعیل خان میں، خدا کی قسم ایک درخواست دونگا ہائی کورٹ میں، کل ڈیڈک بن جائے گا لیکن مجھے اس ایوان کی بے توقیری قبول نہیں ہے۔ جناب سپیکر، خدا کی قسم کھا کر کے کہتا ہوں، صرف ایک Application دونگا، دو سالوں سے میرے ضلعے کا ڈیڈک نہیں ہے، کہہ کہہ کے تھک گیا ہوں ان کو،

ضلع لکی نے کیا قصور کیا ہوا ہے، کیوں نہیں بناتے، میں نہیں بنوں گا اس کا چیئر مین، آپ نے بنانا ہے چیئر مین، آپ کا نمائندہ چیئر مین ہو گا، وہ اس فورم کا ہیڈ ہو گا جناب سپیکر، خدارا کیوں ایسی زیادتیاں کر رہے ہیں اس ضلعے سے؟ لوگ آپ سے مایوس ہونگے، پی ٹی آئی کی بے توقیری ہو گی، صوبائی حکومت کی بے توقیری ہو گی، ہم تو ہمیشہ آپ کو Constructive بات کرتے ہیں۔ مجھے آج فنانس منسٹر صاحب ریسپانڈ کر کے دیں، کیا یہ زیادتی نہیں ہے اور اگر یہ زیادتی ہے تو خدارا جلد سے جلد اس ڈیڈک کو اناؤنس کریں، وہ کمپوزیشن تو کر دیں۔ ادھر ہم لڑیں گے، جھگڑیں گے، Collective wisdom سے ہم فیصلے کریں گے کہ اس کو ہم Utilize کس طرح کریں گے فنڈز کو؟ اگر کوئی پراگریس نہیں ہے تو اس میں پراگریس کس طرح ہم لائیں گے؟ جناب سپیکر، خدارا، میں بس وائنڈاپ کرتا ہوں، زیادہ ٹائم نہیں لیتا تا کہ دوسرے لوگ بات کر سکیں جناب سپیکر، ہمارے ضلعے میں لکی ضلعے میں ڈیڈک کی کمپوزیشن نہیں ہوئی ہے، ٹوٹل 35 ضلعے ہیں، 33 میں ہو چکی ہے اور ڈی آئی خان اور لکی میں نہیں ہوئی کیونکہ یہ ایک خواہش کی بنیاد پر چلانا چاہتے ہیں، میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتا، میں کسی کو Force نہیں کرنا چاہتا لیکن خدارا خواہشات پہ ضلعے نہیں چل سکتے، شخصیات پر ضلعے نہیں چل سکتے، انسٹی ٹیوشنز مضبوط کریں، اس فورم کو مضبوط کریں، ہم سیاسی لوگ ہیں، ہم ایک دوسرے کے گریبان بھی پکڑیں گے لیکن اس ایوان میں ہم فیصلے کروائیں گے۔ خدارا ہمیں اس دیوار کے ساتھ نہ لگائیں تا کہ ہم دوسرے ایوانوں میں جا کر ادھر سے ڈائریکشنز لائیں اور پھر آپ عمل کریں۔ مجھے تو شرم آتی ہے جب فنانس منسٹر کہتا ہے، مجھے ڈائریکشنز کورٹ نے دی ہیں اور میں کورٹ کی ڈائریکشن پر یہ کام کر رہا ہوں۔ میں وائنڈاپ کر رہا ہوں سر، بالکل، ان شاء اللہ سر، میری صرف یہی گزارش ہے، دست بستہ گزارش ہے، جو ڈی آئی خان کو آپ نے ڈیڈک کا چیئر مین اور لکی کو کیوں نہیں دیا اور یہ زیادتی کیوں کر رہے ہیں؟ ایک ایک دن ہمارے لئے قیمتی ہے، ہمارے فنڈز Utilize صحیح نہیں ہو رہے، آپ خدارا ڈیڈک کی اناؤنسمنٹ کریں اور چیئر مین آپ نے بنانا ہے، میں نے نہیں بنانا، آپ کے سی ایم نے بنانا ہے، خدارا اس کو جلد سے جلد Composite کریں، اس کو اناؤنس کریں اور ہمارے لوگوں کو ریلیف دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ۔ جناب وقار احمد خان صاحب، وقار احمد خان صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شارٹ، شارٹ کریں، تمام ممبران شارٹ کریں۔

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب، ډیر به تفصیلاتو کښې نه ځمه، ستاسو د دې چیئر نه یو خبره شوې وه چې تاسو وئیلی وؤ چې وزیر اعلیٰ صاحب د لته کښې بار بار وئیلی دی چې هر ایم پی اے چې دے هغه د خپلې حلقې وزیر اعلیٰ دے نو د بدقسمتئ نه زمینی حقائق د دې نه بالکل الټ دی، ایم پی اے د لته کښې دا نه وایو ښه خبره ده زمونږه په حلقو کښې کارونه کیږی، زه د چیف منسټر صاحب شکریه ادا کوم چې زما په حلقه کښې زمونږه د صوبائی اے ډی پی نه په کوم سکیمونه فنډ ورکړے دے او په هغې هلته کار روان دے، حلقې ته کار روان دے خو کم از کم چې د دې ایوان د دې اسمبلئ نه یو سکیمونه پاس شی، اے ډی پی پاس شی نو پکار دا ده چې د هغه ځائې منتخب ایم پی اے چې دے د هغه Consultation او هغه پکښې هلته کښې کله Inauguration کیږی، دلته کښې د دې چیئر په یو دغه هم پروت دې جی Decision هم پروت دے د یو کمیټئ چې دا خو صوبائی فنډ دے، هغه خو ایم این اے که د مرکز نه فنډ راوړی نو هغه چې Inauguration کوی نو د صوبائی اسمبلئ د ممبر کومه حلقه کښې چې هغه کار کیږی نو د هغه نوم به ورسره هم لیکلی کیږی، نو دا کوم انصاف دے جناب سپیکر صاحب، چې هغه فنډ زمونږه دے، زمونږه د صوبې نه ځی او دا هم نه جی، زه به هسې یو جنرل خبره اوکړمه، په سوات کښې د ټولو ایم این ایز صاحب سره د نورو ټولو ایم پی اے ګانو نومونه لیکلی کیږی خو دا پی کے-7 او پی کے-3 چرته د بلې صوبې دی یا چرته د دې صوبې حصه نه ده؟ نو دغلته که د ایم پی اے نوم اولیکلے شی نو د دې ایوان توقیر به اوشی، د دې ایوان عزت به سیوا شی، چې دا هلته کښې هغه نومونه نه لیکلی کیږی نو هغه خلقو ته به څه میسج ځی؟ فنډ زمونږ دے، زمونږ د دې صوبې دے، مونږه شکریه ادا کوؤ، چې ځی او لګی خو کم از کم خپل ایم پی اے له هغه عزت او احترام ورکول پکار دی، څنګه چې د هغه حق دے جناب سپیکر صاحب، زه به صرف یو شعر باندې د دې خپل حکومت د پاره دا دوئ چې کوم کار مونږ سره کوی، وائی، زمونږ سره زیاتے زمونږ دا حکومت پخپله کوی او ډومین د ایم این اے او ایم پی اے ښه کهلاؤ دے جی، په هغې کښې څه شک نشته، یو بله خبره کوم بیا وائنډ اپ کوم، د شعر نه مخکښې، دلته کښې دومره بې ځایه مداخلت، وزیر اعظم صاحب پخپله وائی چې هره اداره چې

ده هغه د سیاسی مداخلت نه به پاکه وی، په هغې کښې به دغه وی خو هره اداره دومره مفلوجه شوې ده، سیاست په هغې کښې دومره Involve شوے دے چې د هغې انتها نشته جناب سپیکر صاحب، زه په دې شعر باندې وائنډ اپ کوم، وائی:

ے زه د خپل زړګی که د وطن زخمونه اوګنډم
غم د سبا اوکړم که د نن زخمونه اوګنډم
دلته د تنکو غوټو قاتل مالیار پخپله دے

دا حکومت دے جناب سپیکر صاحب،

نو څنګه په دې حال کښې د ګلشن زخمونه اوګنډم

ستاسو ډیره مهربانی۔

Mr. Deputy Speaker: MS. Naeema Kishwar Sahiba, lapsed. Ms. Humaira Khatoon Sahiba, lapsed. Mr. Ihtisham Javed Sahib, Ihtisham Javed Sahib, lapsed. Ms. Samar Bilour Sahiba, lapsed. Mian Nisar Gul, Sahib.

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، میں سر، آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ منسٹر فنانس بھی بیٹھے ہیں، آج ہماری دو بجے ان سے ملاقات بھی تھی لیکن میرے خیال میں مصروفیات کی وجہ سے وہ کچھ ایک دو دن انہوں نے ریلیف مانگا، جناب سپیکر، ادھر فنڈز کا رونا رویا جارہا ہے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اس ضلع کا اس ڈویژن کا نمائندہ ہوں جو اس صوبے کو ہر مہینے دو ارب روپے ریونیو دے رہا ہے اور شکر الحمد للہ میں اس ڈویژن کا اس ضلع کا نمائندہ ہوں جو ملک کو پچاس ہزار بیرل تیل اور چار سو ایم ایم سی پی گیس دے رہا ہے۔ جناب سپیکر، آپ کو معلوم ہے کہ صوبائی اے ڈی پی میں، پراونشل اے ڈی پی تو اپنی جگہ پر، اسی صوبائی اسمبلی نے اور اس ایوان نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ جن علاقوں میں تیل اور گیس پیدا ہوگی، جن علاقوں میں بجلی پیدا ہوگی، ان علاقوں کو دس پرسنٹ دیا جائے گا۔ ابھی سردار یوسف صاحب نے بتایا کہ ہمیں اللہ کا شکر ہے کہ بجلی کی رائیلٹی ملی اور اس پر ہم نے کام کیا، جناب سپیکر، ادھر تو رونا رویا جارہا ہے کہ ہمیں تین ساڑھے تین کروڑ روپے نہیں ملے لیکن میں اس ایوان میں رو رہا تھا اور اب بھی رو رہا ہوں کہ صوبائی اے ڈی پی چھوڑیں، میرے 09 ارب 64 کروڑ روپے صوبائی صوبائی حکومت قرض دار ہے اور میں حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میں نے ادھر احتجاج کیا، نہیں سنا گیا، میں ہائی کورٹ گیا، نہیں سنا گیا، پھر ہم نے 15 جون کو دھرنا دیا، پھر ہماری بات سر، سنی گئی اور شکر الحمد للہ یکم ستمبر کو صوبائی حکومت نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا کہ قومی لویہ جرگہ کوہاٹ ڈویژن اور ساتھ ساتھ صوبائی حکومت ان فیصلوں

کا احترام کرے گی۔ میں اس لئے اشارہ دے رہا تھا فنانس منسٹر کو کہ اس کے نیچے آج ہماری کوہاٹ ڈویژن کے ان کے ساتھ میٹنگ تھی، یہ اس دن اس نے خود بات کی تھی کہ ہم بڑے خوش قسمت ہیں کہ ہمیں مہینے میں دو ارب روپے مرکزی گورنمنٹ بھیجتی ہے لیکن یہ بھی کہا کہ ہماری بڑی بد قسمتی ہے کہ ہماری سوچ آج تک یہ نہیں تھی کہ ان اضلاع کو ہم اپنا حصہ دیں، ان شاء اللہ وتعالیٰ افہام و تفہیم سے یہ مسئلے حل ہونگے، مجھے امید یہ ہے صوبائی اے ڈی پی میں تو ہمیں ساڑھے تین کروڑ روپے ملے گی لیکن ہم تو کہتے ہیں کہ ہم اس علاقے کے شیخ ہیں، ہمیں کہا گیا تھا کہ آپ لوگ شہزادے بنیں گے، آپ لوگ شیخ بنیں گے، آپ لوگوں کا دبئ ہوگا لیکن آج جناب سپیکر، کرک قبرستان بنا ہوا ہے، ہمیں پانی نہیں مل رہا، گیس ہماری، ہمارے روڈ خراب، تیل ہمارا، لیکن جناب سپیکر، پھر بھی میں یہ سوچ رہا ہوں کہ ان شاء اللہ وتعالیٰ اللہ کرے کہ فنانس منسٹر مہربان ہو، کوہاٹ ڈویژن کے سارے ایم پی ایز بشمول جو گورنمنٹ کے ایم پی ایز ہیں، ان کے ساتھ جو مذاکرات ہوں وہ کامیاب ہوں، خدانخواستہ اگر نہ ہوئے جناب سپیکر، ہم ریاست کی پاسداری کرتے ہیں، ہم آئین کی پاسداری کرتے ہیں، یہ ملک ہمارا ہے، یہ صوبہ ہمارا ہے اور یہ اسمبلی بھی ہماری ہے لیکن نومبر دسمبر آنے والا ہے، پھر آپ یہ گلہ نہیں کرینگے کہ آپ کے علاقے میں گیس نہیں آئے گی، پھر ہم اٹھیں گے، بیٹھیں گے، احتجاج کرینگے، سردیاں ہونگی، سردیاں ہونگی اور سردیوں میں جب گیس نہیں آئے گی، تیل نہیں آئے گا تو ہمیں یہ پرواہ نہیں ہوگی کہ ہم جیل چلے گئے ہیں کیونکہ ہمیں اپنے حق کے لئے عوام نے منتخب کیا ہے، ہم یہ حق اسمبلی فلور پر مانگنا چاہتے ہیں، ہم یہ حق جرگے پر بھی مانگنا چاہتے ہیں، ہم آپ کو جرگے کا ممبر بنا کے مانگنا چاہتے ہیں، اگر ہماری کوئی بات نہیں سنے گا تو پھر ہم آئین کی پاسداری کرینگے، ریاست کی پاسداری کرینگے لیکن اپنے علاقے کے عوام کو اسی طرح نہیں چھوڑیں گے کہ ان کی بجلی کا ٹرانسفارمر خراب ہو، ان کے پانی کے مسائل ہوں اور میرے ضلع کے اور میرے اپنے ضلع کے اور میرے ڈویژن کے پیسوں پہ صوبہ چلے اور ہمیں نہ ملے، لیکن اللہ کرے کہ فنانس منسٹر ایک دو دن میں فیصلہ کرلیں اور ہمیں اپنا حق دے دیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے دو منٹ مجھے دیئے، اللہ کرے کہ آپ بھی اس میں جرگے کا ممبر بنیں اور اللہ کرے کہ ضلع میں اس صوبے میں اور بھی وسائل پیدا ہوں اور میں آپ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں سپیکر صاحب، دو Wells کامیاب ہو گئے ایک ہفتہ کے اندر، تیسرا بھی کامیاب ہوگا اور ایک Well ایک ارب روپے روزانہ ریونیو اس قوم کو دے گا، ایک ارب روپے روزانہ، اور ساٹھ Wells کے مالک ہیں، وہ علاقہ وہ ڈویژن جس میں سوا ایک سو بیس Wells

نکل سکتے ہیں لیکن آپ سے انصاف چاہیئے، آپ سے وہ انصاف چاہیئے کہ ان لوگوں کے مسائل حل ہوں ورنہ احساس محرومی بڑھ رہی ہے، آپ کو میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔

میاں نثار گل: ایک منٹ مجھے دینا، احساس محرومی بڑھ رہی ہے، لوگوں کی یہ سوچ ہے کہ اسلام آباد ہمارا، پشاور ہمارا، بی آر ٹی ہمارا لیکن جنوبی اضلاع اور سپیشلی کوہاٹ ڈویژن جس کو اپنا حق نہیں ملے گا تو پھر یہ حق رکھتے ہیں کہ وہ احتجاج کریں، یہ حق رکھتے ہیں کہ وہ تیل، گیس بند کریں، یہ حق رکھتے ہیں کہ وہ اس ایوان سے واک آؤٹ کریں لیکن میں منسٹر فنانس سے یہ توقع رکھتا ہوں، یہ میں پالش نہیں لگاتا، میں ان کی وہ نہیں کرتا لیکن ایک سیاسی آدمی ہے کہ جب وہ خزانے کے وزیر ہیں اور اس کے دفتر میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ مجھے ان خزانوں کا مالک بنادے، میں انصاف کرنے والا بھی رہونگا اور امانتدار بھی ہونگا اور یہ آیت میں نے اس کو پڑھ کے سنائی تھی کہ آپ خزانے کے مالک ہیں، ابراہیمؑ کی دعا پر عمل کریں، اللہ کرے گا کہ آپ کے اور بھی خزانے بڑھیں گے، اگر آپ اس دعا پر عمل نہیں کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ آپ کا خزانہ گھٹتا رہے اور آپ سے پانچ سال گزر جائیں۔ بہت شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ مسٹر محمود احمد خان صاحب، شارٹ بات کریں جی۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب، فنانس منسٹر صاحب کو خالی ریکویسٹ کریں گے، باقی بھائیوں نے بھی بات کی ہے، جناب سپیکر، لیز ڈیویلپمنٹ میں 666 اے ڈی پی نمبر ہے، 20-2019 میں، یہ پچھلی اے ڈی پی میں ایک سکیم آئی تھی جس میں سات سے آٹھ ڈسٹرکٹس تھے جن میں ڈسٹرکٹ ٹانک بھی تھا اور چیف منسٹر ڈی آئی خان آئے تھے، انہوں نے ادھر اعلان بھی کیا تھا کہ یہ میں پانی کے لئے دوں گا، اس کے لئے پی اینڈ ڈی نے کوئی رولز بنائے تھے، اس میں یہ لکھا تھا کہ Elected representatives کے ساتھ آپ مشاورت کر لیں، تو ہم نے مشاورت کے ساتھ جناب سپیکر، سی ٹی ون اور سی ٹی ٹو، جو ٹانک کا مین ایشو ہے پانی کا، اس کے حوالے سے ہم نے کہا ہے کہ جرمن کی ایک سکیم ہے تاکہ اس کو آپ سولرائز کریں اور سی ٹی ون اور سی ٹی ٹو کے لئے یہ پانی آجائے لیکن جناب سپیکر، یہ رولز 20 جنوری 2020 کو ایشو ہوئے تھے، پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے ایشو کئے تھے اور 17 اگست 2020 کو وہ رولز پھر چینج ہوگئے، میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں جناب

سپیکر صاحب، کہ ایم این اے بھی ہمارا ایم پی اے بھی ہمارا، کسی اور ڈسٹرکٹ والے ایم این اے کا کیا کام ہے جو ادھر آ کے مداخلت کرے؟ جناب سپیکر صاحب، فنانس منسٹر اس چیز کی وضاحت کر لیں کہ اگر ان کو شوق ہے کہ ادھر آ کے تختی لگانی ہے یا افتتاح کرنا ہے، یہ رولز میں ہے تو یہ بھی کلئیر کر دیں، جناب سپیکر، ایک صوبائی اے ڈی پی جسے ہم پاس کرتے ہیں، اس پر ہم نے ڈیڈ یک کمیٹی، میں خود بھی ڈیڈیک چیئر مین ہوں، ہم نے Priority میں کہا ہے کہ جو سی ٹی ون اور سی ٹی ٹو کا مسئلہ ہے، ہم اس پر سیاست نہیں کرنا چاہتے اور گرمی شیخان، یہ نوٹ کر لیں جناب سپیکر، یہ فنانس منسٹر، یہ اکیسویں صدی ہے، وہاں پر بجلی نہیں ہے جناب سپیکر، اس گاؤں کے لئے ہم نے کہا ہے کہ یہ پانی ہو جائے 20 کروڑ میں اور بجلی کا ایشو بھی حل ہو جائے لیکن جناب سپیکر، اس لئے کہ پسند و ناپسند، کسی اور جگہ سے انسٹرکشنز جناب سپیکر، ایشو ہوتی ہیں کہ یہ ایسے نہیں کرنا کہ جب تک میں نہیں ہونگا، مجھے فنانس منسٹر یہ وضاحت کر دیں کہ کم از کم دوسرے حلقے کا ایم این اے جو اس ڈسٹرکٹ سے تعلق بھی اس کا نہ ہو، وہ ادھر آ سکتا ہے، افتتاح کر سکتا ہے؟ ذرا یہ کلیئر کر دیں۔ دوسرا اس میں کیا ایشو ہے، ابھی تک جو ڈیڈیک سے بھی کلیئر ہو گیا، ابھی تک وہ ڈی سی اور کمشنر کے پاس گیا بھی نہیں، آخر اس میں ایشو کیا ہے، Unelected person کا اگر ہے کوئی Role اس اے ڈی پی میں تو وہ بھی وضاحت کر دیں۔ دوسرے حلقے کے ایم این اے کا کوئی Role ہے، وہ بھی وضاحت کر لیں۔ اگر کسی کو الیکشن لڑنے کا شوق ہے، بالکل آئے، ہم کسی کو منع نہیں کرتے کہ آپ نہ آئیں لیکن ایک صوبائی اسمبلی سے ہم اے ڈی پی پاس کرواتے ہیں جناب سپیکر، اپوزیشن کو جو شیئر ملتا ہے جناب سپیکر، اس میں یہ کہتے ہیں ہم سکیمیں دے دیں، آپ نے دی ہیں، ہم مانتے ہیں جو کمٹمنٹ ہوئی ہے، ہم نے پوری کی ہے، کوئی اور اس کو سکیم کیوں دے گا جناب سپیکر، ہمیں یہ وضاحت چاہیئے، ہم سے لوگ پوچھتے ہیں جناب سپیکر، پانی کا ایشو ہوتا ہے جناب سپیکر، ہمارے ٹانک سٹی کا روڈ ہے، 2017-18 میں Approval ایک روپیہ بھی ریلیز نہیں ہوا ابھی تک، کیوں نہیں ہوا؟ کیا وجہ ہے، Beautification کا فنڈ دو سال سے منظور ہوا ہے، ایک پائی بھی ریلیز نہیں ہوا، اس لئے نہیں ہوا جناب، کہ دوسرا ایم این اے آئے گا، جب وہ افتتاح کرے گا، باتیں کریں گے، قصے سنائیں گے جناب سپیکر، ہم یہ نہیں کہنا چاہتے، بے شک آپ دے دیں، وفاق سے 50 کروڑ دے دیں، میرے ضلع میں لگائیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، صوبے میں اس کو علیحدہ پیکج دے دیں لیکن جو چیز ہمارا حق ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈاپ کریں جی، وائنڈاپ۔

جناب محمود احمد خان: جو آپ نے کمٹمنٹ ہمارے ساتھ کی ہے، کم از کم اس کمٹمنٹ میں آئیں جناب سپیکر، میری یہ ریکویسٹ ہے فنانس منسٹر کو، جو پیسے پڑے ہیں، لیز ڈیویلپمنٹ، 11 کروڑ روپے اس میں ریلز ہو چکے ہیں، وہ پانی کا مسئلہ ہے، جلد سے جلد اس کو حل کیا جائے تاکہ لوگوں کو فائدہ پہنچ سکے، ایک سال سے وہ پیسے پینڈنگ پڑے ہیں اور جو لوکل گورنمنٹ کا روڈ ہے جو اربن ہے، اس میں ریلیز کر دیں، یہ دو ریکویسٹس ہیں جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب میر کلام، میر کلام صاحب، لیکن شارٹ، دو منٹ میں اپنی بات کریں۔

جناب میر کلام: تھینک یو جناب سپیکر، میں بالکل دو منٹ میں ختم کر لیتا ہوں۔ جناب سپیکر، ایک بات تو یہ ہے کہ 20-2019 کی اے ڈی پی، کے حوالے سے ہمارے مرجڈ ڈسٹرکٹس کے اریگیشن ڈیپارٹمنٹ یا کچھ اور ڈیپارٹمنٹس جو ہیں ان میں آج کے دن تک ریلیزز نہیں ہوئی ہیں جناب سپیکر، یہ 21-2020 کی اے ڈی پی آ گئی ہے، تو جناب سپیکر، یہ انتہائی افسوسناک بات ہے۔ دوسری بات یہ ہے، ٹائم کی کمی ہے، میں بالکل پوائنٹ پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ جناب سپیکر، اے آئی پی کے اندر حکومت نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ مرجڈ ڈسٹرکٹس کو سالانہ 100 ارب روپے دینگے جناب سپیکر، پہلے سال آپ نے 38 ارب روپے لگائے قبائلی علاقے میں، اسی سال آپ نے بجٹ میں 49 ارب کر دیئے، 51 ارب اس میں بھی کٹ کر دیئے جناب سپیکر، ہمیں خدشہ یہ ہے جناب سپیکر، ہمیں صوبائی حکومت کی نیت پر شک ہے، ہمیں ریاست کی نیت پر بھی شک ہے کہ وہ ایسا نہ ہو کہ ہمارے ساتھ اے آئی پی کا جو 100 ارب کا جو وعدہ کیا ہوا تھا مرجر کے وقت جناب سپیکر، کہ وہ 49 ارب جو بتایا گیا ہے بجٹ میں، وہ یہاں پر نہ لگایا جائے، چونکہ آج کے دن تک وہاں پر ہمیں کوئی ایسا پروگرام نظر نہیں آ رہا کہ وہ اربوں کا ہو، تو جناب سپیکر، باجوڑ سے لیکر جنوبی وزیرستان تک سارے کے سارے علاقے کا یہ گلہ ہے جناب سپیکر، یہ شکوہ ہے ہمارا آپ سے کہ آپ نے مرجر کے وقت ہمارے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا لیکن جناب سپیکر، جن چیزوں کی آپ کو ضرورت ہے وہ آپ کر لیتے ہیں لیکن جن چیزوں کی ہمیں ضرورت ہے آپ نہیں کرتے۔ جناب سپیکر، میں آخری بات کر لیتا ہوں کہ کل یہاں پر اس ایوان میں بات ہوئی جنوبی وزیرستان کے حالات کے حوالے سے کہ وہاں پہ وہ بم بلاسٹ ہوا ہے، جناب سپیکر، سیکورٹی فورسز کو جو نقصان پہنچتا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میر کلام صاحب، ایجنڈے پر بات کریں۔

جناب میر کلام: نہیں نہیں، جناب سپیکر، ایک منٹ، ایک منٹ پلیز جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایجنڈے پر بات کریں۔

جناب میر کلام: میں ریکویسٹ کرتا ہوں جناب سپیکر، ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایجنڈے پر بات کریں، اگر آپ نے ایجنڈے پر بات کرنی ہے تو ٹھیک ہے، فنڈز پر بات کرنی ہے، Sorry، تھینک یو، تھینک یو۔ جناب تیمور سلیم جھگڑا صاحب، (شور) تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب، جو نام لکھے گئے ہیں، جنہوں نے نام لکھے ہیں، وہ کمپلیٹ (شور) ہو گئے ہیں۔ تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سٹارٹ کریں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، ہم نے کافی، جیسے ڈاکٹر امجد نے کہا، ہم نے۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: House in order.

وزیر خزانہ: ہم نے کافی صبر و تحمل سے سنا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ نہیں سننا چاہ رہے ہیں، تیمور جھگڑا صاحب، (شور) تیمور جھگڑا صاحب، تیمور جھگڑا صاحب، آپ Continue کریں۔

(شور)

وزیر خزانہ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سٹارٹ کریں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، میں شروع کرتا ہوں قبائلی اضلاع سے کیونکہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قبائلی اضلاع سے شروع کریں۔

وزیر خزانہ: کیونکہ میں قبائلی اضلاع سے ہی شروع کرتا ہوں اور پہلے جناب سپیکر، پہلے جو کل مہمند میں واقعہ ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سب نے باتیں کی ہیں، آپ شروع کریں جی، سب نے باتیں کی ہیں۔

وزیر خزانہ: اس پہ بات ہوئی ہے اور مہمند کے ایم پی اے کو ہی ایشورنس۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سٹارٹ کریں، ہاؤس ان آرڈر، تیمور صاحب، آپ سٹارٹ کریں۔

وزیر خزانہ: جی سر، مجھے اپنی آواز نہیں آ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سٹارٹ کریں، آپ سٹارٹ کریں جی، آپ سٹارٹ کریں، آپ سٹارٹ کریں جی۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، چلیں کم از کم قبائلی اضلاع میں پہلی بار انہوں نے یہ تو مان لیا کہ 38 ارب روپے ہم لے بھی آئے اور لگا بھی دیئے ہم نے، جو کہ کبھی بھی ڈیویلپمنٹ میں قبائلی اضلاع میں نہیں لگے، پہلی چیز تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سٹارٹ کریں جی، آپ سٹارٹ کریں۔

وزیر خزانہ: جی، اس سال جو انہوں نے بات کی کہ 60 ارب روپے آئیں گے، یاد رکھیں یہ بھی میں Clarify کر دوں، یہ بھی میں Clarify کر دوں کہ اگر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور جھگڑا کو مائیک دیں۔

وزیر خزانہ: یار، ستا سو د مطلب خبره کومه کنه، یہ بھی میں Clarify کر دوں کہ جو قبائلی اضلاع کا ڈیویلپمنٹ پلان تھا، اس کے پہلے تین سال میں، پہلے تین سال میں قبائلی اضلاع کے ڈیویلپمنٹ پلان میں اوسطاً 60 ارب بھی آنے تھے اور یہ آپ کی گورنمنٹ کی محنت ہے کہ Last year بھی پیسے آئے، اس Year بھی آئے اور ان شاء اللہ جب تیسرا سال کمپلیٹ ہو گا تو ہم 200 ارب قبائلی اضلاع میں ڈیویلپمنٹ پہ لگا چکے ہونگے۔ (تالیاں) تو جہاں تک قبائلی اضلاع کا تعلق ہے کہ صوبہ اس کو Own کرتا ہے، وہاں پہ ہم سب نے اپنے اضلاع سے سیٹلڈ ایریا سے زیادہ ہم نے وہاں پہ Effort کرنی ہے اور وہاں پہ ہم Effort کرینگے۔ (تالیاں) اب اگر ہم یہ اس ٹاپک پہ آئیں، اس پہ پہلے بھی بات ہوئی جو یہ ڈیویلپمنٹ فنڈ کی تھی، ڈیویلپمنٹ فنڈز کہاں پہ لگ رہے ہیں، کہاں پہ نہیں لگ رہے ہیں، کس مقدار سے لگ رہے ہیں؟ اس میں دو تین چیزیں پہلے Clarify ہونی چاہئیں، سب سے لمبی بات جو اے این پی کے بابک صاحب نے کی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Continue کریں۔

وزیر خزانہ: جو بابک صاحب نے، یار، ماخبره کوله، واورئ کنه۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ رکن اسمبلی، جناب نثار مہمند وزیر خزانہ کے سامنے کھڑے ہوکر احتجاج کر رہے ہیں)

Mr. Deputy Speaker: House in order, House in order.

تیمور صاحب! آپ Continue کریں۔

وزیر خزانہ: جو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور جھگڑا صاحب، آپ Continue کریں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، جو بابک صاحب نے بات کی ڈیویلپمنٹ فنڈز کی، اسی کتاب میں سے ان کی تین چار سکیمیں نکال دیں، میرے خیال میں Generalization کی ضرورت نہیں ہے، Last year میں بھی اس Year میں بھی، اس Year میں مسئلہ جوان کا تھا، منگل تھانہ ٹونگری رَوڈ جو کہ اسی اے ڈی پی میں تھا اور جس کی فنڈنگ بھی ہو گئی، جب ہم ڈیویلپمنٹ پہ بات کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب نثار مہمند اور عوامی نیشنل پارٹی کے دیگر اراکین اسمبلی واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، میں Continue کرتا ہوں، میں پریس کو دوبارہ یہ کہتا ہوں، یہ اس دن بھی ہوا، یہ مسئلے بہت Important ہیں، ضروری ہیں، جو ٹریژری کے ممبرز ہیں وہ ساڑھے چار بجے سے اور ابھی تقریباً ساڑھے چھ بجے دو گھنٹے گورنمنٹ کی طرف سے کسی نے ایک بات نہیں کی، اپوزیشن کی ایک ایک بات سنتے رہے، کبھی واک آؤٹ ہو جاتا ہے، پھر اس وقت وہی لوگ جو بول چکے ہوتے ہیں وہ دوبارہ سے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں، ایک منٹ تیمور جھگڑا صاحب، میں Rule-227 کے تحت جناب نثار محمد خان صاحب کو Warn کرتا ہوں، اگر نیکسٹ ٹائم انہوں نے اس طرح کیا تو میں ان کو Sitting کے لئے آؤٹ کر دوں گا، یہ وارننگ ہے ان کے لئے۔ تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ: تھینک یو جی، تو میرے خیال میں اگر ہم نے یہ ضروری ٹاپکس ڈیبیٹ کرنے ہیں، ایک دوسرے سے سیکھنا ہے، عوام کے مسئلے اس ہاؤس کے سامنے کرنے ہیں تو ہم سب کو تھوڑا سا ایک دوسرے کو Example دینی پڑے گی اور میں اپوزیشن کے ان ممبرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کہ Consistently خالی اپوزیشن بنچز پہ نظر آتے ہیں کہ وہ بار بار بیٹھتے بھی ہیں، اپنی بات بھی کرتے ہیں اور بات سنتے بھی ہیں اور ان کا بھی جنہوں نے مختصر اَڈیبیٹ کو Add کیا اور امید یہ کرتا ہوں کہ اپنے باقی ساتھیوں کو بھی اس بات پہ سمجھائیں تاکہ اس ہاؤس کی پروسیڈنگز کے کوئی معانی ہوں۔ جناب سپیکر، ہم

Generalities پہ نہیں جا سکتے، بابک صاحب بڑے سینیئر ممبر ہیں، سب سے سینیئر ممبر بھی ہیں، اے ڈی پی میں بھی ان کی سکیمز ہیں، جائیکا میں بھی ان کے علاقے کے روڈز ہیں اور ایشین ڈیولپمنٹ بینک Portfolio میں بھی ان کے علاقے کے وہ روڈز ہیں، افسوس کہ وہ یہاں پہ ہیں نہیں کہ وہ سنیں یا تردید کریں یا Agree کریں کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ اپوزیشن کے کچھ ممبران صرف اخبار میں سرخی دینے کے لئے اپنی تقریر کر کے نکل جاتے ہیں، یہ Prove کرنے کے لئے کہ حکومت کچھ نہیں کر رہی، جناب سپیکر، گورنمنٹ نے بالکل، ایک بات جو کی گئی، بار بار کی گئی کہ پورا صوبہ گورنمنٹ نے چلانا ہے اور ایسے ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جن حلقوں سے اپوزیشن کے ممبرز الیکٹ ہوئے کہ وہاں پہ ہم پیسہ خرچ نہیں کرینگے، یہ نہیں ہو سکتا، یہ واقعی ایک کمٹمنٹ بھی ہے اور یہ شرط بھی ہے، ہم نے پورے صوبے میں پیسہ لگانا ہے، ہر ایریا میں پیسہ لگانا ہے، اپوزیشن کے ممبرز سے ریکویسٹ کرتا ہوں، ان کے حلقے میں چونکہ اگر یہ Principle establish ہو کہ فنڈز جو ہیں، وہ جنرل پبلک، وہ پبلک کے فنڈز ہیں، وہ نہ اپوزیشن ممبرز کے ہیں، نہ گورنمنٹ ممبرز کے ہیں، نہ ایم پی ایز کے ہیں، نہ ایم این ایز کے ہیں تو کچھ ایسی سکیمز ہونگی ان کے حلقوں میں جن سے شاید یہ Individually یا Personally agree کرتے ہوں، کچھ ایسی سکیمز ہونگی جن سے وہ Agree نہ کرتے ہوں، ہر چیز ہر ممبر کی مرضی کے مطابق نہیں ہو سکتی، گورنمنٹ نے اپنی Collective wisdom استعمال کرنی ہے اور جہاں پہ جو سکیم فنڈ نہیں ہوتی وہ ضروری ہے اور گورنمنٹ کے ریسورسز ہمیشہ Limited ہونگے، ان Limited resources میں ہم ہمیشہ کوشش کرینگے کہ جو سب سے ضروری اخراجات ہوں، ان کی طرف پیسے جائیں، اس میں جو Informal discussion جو Informal commitments ہوئی تھیں، لطف الرحمن صاحب بھی بیٹھے تھے تاکہ گورنمنٹ اور اپوزیشن کے درمیان Understanding پیدا ہو، اس سے گورنمنٹ پیچھے نہیں ہٹے گی، یہ کمٹمنٹ بھی میں دے دوں، مشتاق غنی صاحب نے بھی اس پہ اپنے Comments دیئے لیکن یاد رکھیں، آپ آئیں بیٹھیں کہ کونسے ایریا میں یا کونسے ڈسٹرکٹ میں کتنے فنڈز چھوٹی سکیمز کو ریلیز کئے گئے جن سے ایم پی ایز کا زیادہ انٹرسٹ ہوتا ہے، آپ کو نظر آئے گا کہ جب گورنمنٹ ایک سکیم، اگر ایک ایریا، اگر پشاور کی سکیم ہے، اسی کی مثال لے لیتے ہیں جناب سپیکر، آپ خود پشاور سے ہیں اور ہم سب نے Scarify کیا، جو Delaying tactics کورٹ میں جا کے، یہ بات صحیح تھی کہ جس طریقے سے سکیمز Structured تھیں، وہ According to policy نہیں تھیں لیکن جب وہ Re-structure

ہوئیں اور Re-approve ہوئیں تو یہ میں Ascertain کر سکتا ہوں کہ سب سے پہلے، پہلی Sitting میں ڈی سی آفس کے تھرو جو کمیٹی Approve کرتی ہے، سب سے پہلے وہ سکیمز Approve ہوئیں جو کہ اتفاقاً ان علاقوں میں Fall کرتی ہیں جہاں سے پشاور کے تین اپوزیشن ایم پی ایز کا تعلق ہے، تو یہ نہیں کہ گورنمنٹ صرف اپنے علاقے میں پیسے خرچ کرے گی، کہیں اور نہیں خرچ کرے گی لیکن دو یا تین یا چار ممبرز کا پورے ایک ایریا کو یرغمال بنانا کہ ہر ایریا میں خیبر پختونخوا کے غریب عوام بستے ہیں، ایک ہمیں یہ Recognize کرنا ہوگا کہ یہ نہیں کرنا چاہیئے اور دوسری چیز یہ ہمیں Recognize کرنا ہوگا کہ پیسے ہمیشہ جس مقدار سے ہمیں چاہیئے، اس مقدار سے نہیں ہونگے، ہمیں Prioritize کرنا ہوگا۔ جس طریقے سے پشاور میں اس دن اور یہ سیاست ہمیں ختم کرنا ہوگی، جیسے میرے خیال میں ایک اپوزیشن کے ایم پی اے نے کہا کہ ان کی Constituency میں ایک سکیم کا افتتاح ہو رہا ہے، اس افتتاح کو روکنے کے لئے انہوں نے وہ لوگ بھیجے، یہ تو اسی بات پر جو الزام وہ لگا رہے ہیں کہ ان کے حلقوں میں ان کا اپنا وہاں پہ کوئی کام نہیں ہو رہا، کام گورنمنٹ نے کرنا ہے، پیسے جو ہیں، وہ گورنمنٹ Collectively کوشش کرتی ہے کہ Fairly distribute کرے۔ یہ صرف وہ چند ثبوت، میں نے پشاور کی بات اس لئے کی کیونکہ Obviously یہاں پہ رہتے ہوئے مجھے زیادہ نالج ہے لیکن یہ سب کے ساتھ کہ پشاور کے ہر ایریا میں کام ہو رہا ہے اور یہ بھی سب دیکھ سکتے ہیں، پچھلی جو میٹنگ ہوئی ڈی سی آفس میں، اس میں کونسے ایریا کی سکیمز Approve ہوئیں؟ جناب سپیکر، اس میں جو ایک دو باتیں میں جلدی سے نثار گل صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں Clearly اس کا ایک راستہ نکالنا ہے جو کوہاٹ ڈویژن کے ایریا کے فنڈز ہیں، اس کے طریقہ کار پہ آپ بحث کر سکتے ہیں لیکن یہ بالکل صحیح بات ہے کہ کوہاٹ ڈویژن سے صوبے کے Kitty میں تقریباً 2 ارب روپے مہینے کے آتے ہیں اور اس کا ایک حصہ کوہاٹ ڈویژن میں لگنا ہے جو کہ ہمیشہ ماضی میں نہیں Fall ہوا، پچھلی میٹنگ میں بھی ان کو کہا تھا، چاہے ہمیں ایک میٹنگ لگے، دو لگیں، تین لگیں، یاد رکھیں کہ جو بھی مسئلے ہم Protest کی بجائے بیٹھ کے حل کریں کیونکہ گورنمنٹ کا یہاں پہ فل ارادہ ہے کہ کوہاٹ ڈویژن کے تمام اضلاع کے ساتھ، ان کا جو حق ہے وہ ان کو دیا جائے۔ جو ڈیڈ لک کی بات ہوئی ڈی آئی خان میں اور لکی مروت میں، اس کو بھی Take-up کر لیتے ہیں، جو وہاں پہ Individual مسئلے ہیں، ٹانک کے ایم پی اے بیٹنی صاحب بھی بیٹھے ہیں، یہ بھی ڈیل کرنے کی کوشش کر لیتے ہیں کہ کام نہ رکے، میرے خیال میں تختی A کی ہے یا B کی ہے یا C کی ہے، میں Personally ان

چیزوں میں Believe نہیں کرتا، میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ جب ایک کام ایک ایریا میں ہوتا ہے، ہم عوام کو اکثر افسوس سے ہمیں شک ہوتا ہے کہ شاید ان کو سمجھ میں نہ آئے کہ یہ کام کس نے کیا جس نے کیا ہے اس کو کریڈٹ ہمیشہ جاتا ہے، کبھی کسی نے تختی نہیں دیکھی یا تختی دیکھ کے خیبر پختونخوا کے ووٹرز جو ہیں وہ ووٹ نہیں دیتے، کنڈی صاحب نے خود بات کی کہ پرائم منسٹر اپنے حلقے میں بے شمار تختیاں لگانے کے باوجود پورے پاکستان میں ہار چکے ہیں۔ جناب سپیکر، پیسے ضرور کم ریلیز ہوئے ہیں۔ یہ ایک جو بہت سی جو شکایات کی جو Root cause ہے، بنیادی وجہ یہی ہے کہ لوگوں کی توقعات کے برعکس جو ڈیویلپمنٹ فنڈ میں جو پیسے ریلیز ہوئے، اس سے کم ہیں، اس کی وجہ صاف ظاہر ہے پہلے ڈیڑھ سال جو ہے، یہ گورنمنٹ ایک فنانشل کرائسز سے نکال رہی تھی اپنے آپ کو، جب ہم نے دسمبر 2019 میں تمام اے ڈی پیز میں Hundred percent releases کیں، اس کے بعد Unfortunately جب کورونا وائرس آگیا تو ہمیں کچھ ریلیزز واپس بھی لینا پڑیں، اب وہ سیچویشن بہتر ہو رہی ہے، پہلے کوارٹر میں ہم نے 25 پرسنٹ فنڈز Already ریلیز کئے ہیں اور ہم کوشش یہ کرینگے کہ یہ جو جو چھوٹی ڈیویلپمنٹ سکیمز ہیں جن سے ایسے Post economic crises میں Job creation ہوتی ہے کہ پورے صوبے میں ان کی فنڈنگ ہم چترال سے ٹانک اور ڈی آئی خان اور Across FATA، ایکس فاٹا ہم 100% کر دیں، اس کے لئے ہمیں تھوڑا سا کام کرنا ہے لیکن اگر یہ ہو جائے تو امید ہے کہ ان سکیمز میں جو Bottle neck ہے، جو لوگوں کو کم فنڈنگ کی ہے، جو پریشر محسوس ہو رہا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ جناب سپیکر، یہ دو تین باتیں کہہ کے میرے خیال میں جو Overall ایک Crux تھا ایشوز کا، وہ تو شاہد Already بیچ میں جو ہے وہ اس کا Reply مل گیا۔ ایشوز ہونگے کچھ، ہم نے Collectively کام کرنا ہے، کچھ ایشوز پہ گورنمنٹ اور اپوزیشن سے ہٹتے ہوئے ہم نے کام کرنا ہے۔ جب کنڈی صاحب بات کر رہے تھے، میں Actually سوچ رہا تھا، ہم نے اس بجٹ میں چونکہ فیڈرل گورنمنٹ کا جو نیا جو Public Financial Management Bill آیا ہے، اس کی وجہ سے جو ایک بڑا Game changing project ہے چشمہ رائٹ بینک، لفٹ کینال، وہ چونکہ 35 سال میں، حالانکہ کنڈی صاحب کی پارٹی کی بے شمار گورنمنٹ آئی تھی، کبھی اس کی پی ایس ڈی پی میں Approval نہیں ہوئی، چونکہ Approval نہیں ہوئی تھی، وہ Legally پی ایس ڈی پی کا حصہ نہیں بن سکتا لیکن میرے خیال میں اتنا Game changing project ہے کہ اگر آپ نے Actually، آپ نے کہا کہ ساؤتھ Unfortunate علاقہ ہے،

میرے خیال میں ہمیں مل کے اور یہاں پر آپ کی Help چاہیئے کہ وہ جو پراجیکٹ ہے اس کا جو پی سی ون بننا پلاننگ کمیشن میں ہے اسلام آباد میں، لیکن اس کی ہم Oversight کریں تاکہ اس بار وہ بنے کیونکہ اس کا فائدہ پورے صوبے کو ہوگا اور پھر خاص طور پر ڈی آئی خان ڈویژن کو خاص طور پہ ہوگا، تو میرے خیال میں کبھی کبھی ایک ایک دو روپے کی Oversight کی بجائے ہمیں یہ بھی کچھ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کونسے وہ بڑے پراجیکٹس ہیں یا کونسے وہ بڑے اقدام ہیں جن سے صوبے کی تقدیر بدل جائے گی، تو جب ہم ڈیویلپمنٹ فنڈز کی بات کرتے ہیں، ہمیں اس کی بات ضرور کرنی چاہیئے لیکن جب جناب سپیکر، آپ یہ سوچیں کہ یہ ایک ایسا پراجیکٹ ہے جس کا فائدہ صوبے کو ہے Reflected یہ پی ایس ڈی پی میں لیکن اس ہاؤس کے ممبران کو اس کی Oversight کرنی چاہیئے، ہمیں اس بات غرض نہیں ہونی چاہیئے کہ اگر میرے حلقے میں میرا ایم این اے کوئی اچھا پراجیکٹ تجویز کردے اور وہ اسی فنڈ سے اسی گاؤں میں ہو جہاں پہ میں نے ووٹ لیا ہے، اگر وہ میرے اور اس کے فائدے میں، چونکہ میں یہ Firmly believe کرتا ہوں کہ فنڈز نہ ایم پی اے کے ہیں نہ ایم این اے کے ہیں، ہمیں اپنے علاقے کی ترقی کے لئے جو فنڈز Available ہیں وہ لگانے چاہئیں۔ جناب سپیکر، میں دیکھتا ہوں کہ اگر کوئی بڑا پوائنٹ رہ گیا میرے خیال میں جو Overall ہم کہنا چاہتے تھے کہ ڈیویلپمنٹ فنڈز پہ سیاست بہت ہوگئی کیونکہ ہر بندہ اور خاص طور پر اپوزیشن، گورنمنٹ، ہم سب ایک ایریا سے الیکٹ ہوئے، ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم وہاں پہ Maximum development کام کرلیں، جتنے بھی ہم پیسے لگالیں، کبھی یہ اتنے نہیں ہونگے، جتنی ہمارے اوپر ڈیمانڈ ہوگی، پاکستان ایک ترقی یافتہ ملک نہیں ہے، جب وسائل محدود ہیں ضروریات زیادہ ہیں، ہمیں پرائیویٹائزیشن کرنا پڑے گی، اس حکومت کی کمٹمنٹ ہے، End میں میں یہ ضرور کہتا ہوں، اس حکومت کی کمٹمنٹ ہے، اپوزیشن چاہے جو بھی کہے، ایک Positive note پہ End کرتے، اس حکومت کی کمٹمنٹ ہے کہ ہم پورے صوبے میں ڈیویلپمنٹ کریں گے، ریکارڈ ڈیویلپمنٹ کرینگے، ان ایریاز سے جہاں پہ اپوزیشن الیکٹ ہوئی، بیٹنی صاحب نے خود کہا تھا، چیف منسٹر صاحب نے ٹانک میں اعلانات کئے تھے، ٹانک میں نہ گورنمنٹ کا ایم پی اے ہے نہ ایم این اے ہے لیکن ٹانک اس صوبے کا حصہ ہے، اسی طرح ہمیں چترال میں، ہمیں قبائلی اضلاع میں ہمیں پشاور ویلی میں، ہزارہ میں، یوسف صاحب نے کہا کہ ہزارہ Ignored ہے، یاد رکھیں کہ جب ٹورسٹ روڈ کی سکیم Approve ہوئی، 05 ارب روپے کی، تو اس میں پشاور ویلی نہیں تھی، اس میں کوہاٹ ڈویژن نہیں تھا، اس میں ہزارہ ہی تھا اور ملاکنڈ ڈویژن تھا

کیونکہ یہ وہ ایریاز ہیں جہاں پہ ٹورازم باقی صوبے سے زیادہ Potential ہے اس میں، تو ہم نے ان شاء اللہ دو سال گزر گئے، دو سال میں ہم نے اپنی پلاننگ کی، یہ بھی یاد رکھیں کہ 6 مہینے میں ماشاء اللہ ہم نے اور اس کو ضرور Recognized کرنا چاہیئے کہ جو Risks ہم نے لئے، اس سے اور جو سٹریٹیجی پرائم منسٹر عمران خان صاحب نے اپنائی، اس سے پاکستان ان چند ممالک میں ہے جہاں پر ہم نے کورونا وائرس کو کنٹرول بھی کر لیا، اس کا ایک Economic impact آیا لیکن کنٹرول بھی کر دیا اور اس کے بعد ہماری اکانومی Recover کرنا بھی لگ گئی جناب سپیکر، صرف یہ Comparison کر لیں اور یہ میں چاہتا ہوں، اگر یہ Facts صحیح ہیں تو اپوزیشن فلور آف ہاؤس اس پہ بات کو Recognize کرے، پاکستان کی اکانومی آج دوبارہ Grow کر رہی ہے اور ہم فنڈز دینے کا سوچ سکتے ہیں، آج میں پڑھ رہا تھا انڈیا کی اکانومی ایک کوارٹر میں 25 پرسنٹ Reduced ہوئی، باوجود اس کے انڈیا نے دنیا کا سب سے سخت لاک ڈاؤن کیا اور اس لاک ڈاؤن کے باوجود جو کل کے انڈیا کے فگرز رپورٹ ہوئے، 80 ہزار کیسز ایک ہی دن میں اور پرسوں 90 ہزار کیسز، مطلب تین دن کے انڈیا کے کیسز لیں اور پاکستان کے سارے کیسز کے برابر ہیں، پچھلے تین دن میں، تو ہمیں شکر ادا کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ کا کہ انہوں نے اتنی مہربانی دکھائی ہے، اس مشکل ٹائم میں، اس مشکل وباء میں پاکستان کو بہت حد تک بچایا ہے، اب ہم فوکس کر سکتے ہیں دوبارہ ڈیویلپمنٹ پہ، ہم نے ان شاء اللہ اگلے تین چار مہینے میں تمام صوبے میں صحت کارڈز بانٹنے ہیں، صحت انشورنسز بانٹنے ہیں تمام صوبے میں، ہم نے اسی طرح تمام صوبے میں چاہے وہ انفراسٹرکچر کی ڈیویلپمنٹ ہو، ہیلتھ یا ایجوکیشن میں انویسٹمنٹ ہو، یہ سب کرنا ہے، جو Flaws ہیں، Flaws بہت ہیں، کوہاٹ ڈویژن کے ساتھ ایک وہ کرنا ہے، ہم نے ساؤتھ میں انویسٹمنٹ کرنی ہے، ہم نے فنڈز کی یوٹیلائزیشن جو ہوتی ہے، اس میں مزید Efficiency لانی ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ اس گورنمنٹ کا ٹریک ریکارڈ صرف پچھلے دو سال میں نہیں پچھلے سات سال کا لے لیں تو آپ کو بتائے گا کہ ان شاء اللہ جیسے پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ نے خیبر پختونخوا کے عوام کو پچھلے سات سال میں مایوس نہیں کیا جناب سپیکر، ان شاء اللہ اگلے تین سال میں بھی مایوس نہیں کرے گی اور ریکارڈ ڈیویلپمنٹ کریں گے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 a.m. of Friday, 11th September, 2020.

(اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 11 ستمبر 2020ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)